کلمہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بجواب کلمہ علی ولی اللہ

تصنیف:
مناظر اہلسنت الحافظ مفتی محمد شفیع رضوی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بجواب کلمہ علی ولی اللہ

مفتی محمد شفیع رضوی

اشاعت اول ______ 1100

اشاعت دوم ______ 1100

صفحات ______ 144

ھدیہ ______ 40 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مربی و محسن من!

فخر السادات، منبع فیوض و برکات، جامع الحسنات، استاذ الحفاظ، حاجی الحرمین الشریفین، شہنشاہ ولایت حضرت قبلہ پیر سید ولایت حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے جنہوں نے اسی کلمہ حقہ کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں تمام زندگی صرف کی اور قصبہ شادیوال میں ایک شقی القلب کے ہاتھوں سر مبارک پر ٹولہ (آلۂ قتل) کا گہرا زخم کھانے کے باوجود بھی ثابت قدم رہے۔ اور زندگی بھر گجرات میں انجمن خدام الصوفیہ و دارالعلوم کی سرپرستی فرماتے رہے۔

؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

تقریظ

از

غزالی زمان رازی دوران، مفسر قرآن، محدث پاکستان مفکر اسلام

حضرت العلام مولانا **سید احمد سعید کاظمی** صاحب

بانی و مہتمم "انوار العلوم" ملتان،

سابق شیخ الحدیث ساولپور یونیورسٹی

صدر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع عمر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی زیر نظر کتاب کو بعض مقامات سے دیکھا۔ مؤلف ممدوح نے نہایت محنت سے اس کتاب کو تالیف فرمایا ہے اور جس مسئلہ پر خامہ فرسائی کی ہے وہ اس دور میں نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف ممدوح کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو قبول عام کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

فقیر احمد سعید کاظمی غفرلہ

۳ / جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

تقریظ

از

پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب رشد وہدایت ماہتاب علم و حکمت

ابوالعظمت حضرت صاجزادہ پیر سید **محمد باقر علی** شاہ صاحب

مدفیوضہم زیب آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

و پروردہ ، نگاہ شیر ربانی ترجمان مسلک امام ربانی

حضرت صاجزادہ سید عظمت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی

المعروف چن جی سرکار حضرت کیلیانوالہ شریف

مناظر اہلسنّت قاطع رفض وبدعت حضرت مولانا علامہ مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع عمر ڈسکہ کی تصنیف "کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" بجواب "کلمہ علی ولی اللہ" دیکھنے اور پڑھنے کا موقعہ ملا۔ دلائل بینات اور مذہب حقہ اہلسنّت کی تائید میں یہ کتاب بے مثل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم مع صحابہ کرام واھل بیت اطہار کے صدقہ میں مولانا کی اس سعی جمیلہ کو عظیم شہرت و برکت اور اجر کثیر عطا فرمائے۔ یہ کتاب اپنی افادیت میں منفرد مقام کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بھٹکے ہوئے ذہنوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ۔

سید عظمت علی شاہ

سید باقر علی شاہ

حضرت کیلیانوالہ شریف

۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

جب سے مملکت اسلامیہ ایران میں شیعی انقلاب آیا ہے پڑوسی ملک ہونے کی حیثیت سے اسلامی ملک پاکستان میں بھی اہل تشیع حضرات فعال تر ہوگئے ہیں اور ان کی تقریر و تحریر کا لہجہ بھی انقلابی نظر آتا ہے۔ کبھی تحریک فقہ جعفریہ، کبھی انکار زکوٰۃ اور جمہور مسلمانوں سے علیحدہ یوم عید اور کبھی مسلمانوں کے اجماعی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کو ناکافی سمجھتے ہوئے کلمہ "علی ولی اللہ" کا پرچار کرکے امت واحدہ میں افتراق وانتشار کی مذموم کوششیں کی جارہی ہیں بلکہ امامیہ مشن انار کلی لاہور کی مطبوعہ کتاب "کلمہ علی ولی اللہ" کے صفحہ ۴ پر یہاں تک لکھ دیا کہ "کیا منافقین بھی اسی کلمہ مذکورہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا اقرار نہیں کرتے تھے؟ کیا اس زمانے میں احمدی حضرات بھی اس کلمہ مذکورہ کا اقرار نہیں کرتے۔" مصنف کا انداز تحریر اور کلمہ پاک سے انحراف کے لیئے طنزیہ شوخ پن محتاج بیان نہیں۔ قانونی محاسبہ تو حکام بالا ہی کرسکتے ہیں اور علماء کرام کا منصب تو تبلیغ دین ہی ہے۔ علماء کرام کا ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر کلمہ پاک کی شرعی حیثیت واضح کرنا مقصود ہے تاکہ انتشار کی راہیں مسدود ہوجائیں اور ہر جگہ اتحاد ملی کا مظاہرہ ہو۔ کسی کی دل آزاری یا مناظرانہ تعلی مقصد نہیں ہے۔ وما توفیقی "الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب"

مفتی محمد شفیع جامع عمر ڈسکہ

یکم ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

از قلم حقیقت رقم محقق العصر

حضرت علامہ مولانا محمد اسلم صاحب رازی

(ایم اے اسلامیات)

دنیائے اہلسنت کے عظیم فرزند اخلاق نبوی کے پیکر، منکسر المزاج، ملک و قوم کے سچے ہمدرد و اخلاص کے مظہر بطل حریت تاجدار اقلیم مناظرہ۔ مفکر عصر حاضرہ حضرت مولانا حافظ مفتی محمد شفیع صاحب رضوی کی ذی وقار و پر بہار شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کو مسلمانان اہلسنت کے علاوہ دیگر مکاتب فکر میں بھی انتہائی مقبولیت حاصل ہے۔

ابتدائی حالات:۔ حضرت مفتی صاحب کی ولادت 1943ء میں ضلع گجرات میں لالہ موسیٰ کے قریب واقع موضع سکھ چین میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم جناب صوفی شیر محمد صاحب مرحوم، امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ (آف علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ) کے نامور خلیفہ حجتہ السلف بقیۃ الخلف الحاج حضرت پیر حیات محمد صاحب مخدومی رحمتہ اللہ علیہ سیالکوٹی کے مرید تھے اور آپ کا تعلق کشمیری برادری سے ہے۔

حضرت قبلہ پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی اپنے مخلص مرید پر جو خصوصی توجہ تھی اسکا اثر حضرت مفتی صاحب کی شخصیت میں نمایاں ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں موضع سکھ چین میں ہی حاصل کی۔ چونکہ قدرت نے آپ کا انتخاب روز ازل سے ہی دینی خدمات کے لیے کیا تھا اس لیے آپ کا طبعی میلان زیادہ تر دینی تعلیم کی طرف ہی تھا۔ بایں ہمہ دنیاوی تعلیم سے بھی نابلد اور بے بہرہ نہیں ہیں۔

تحصیل علم:۔ فرمان نبوی کے مطابق کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے" ابتدائی تعلیم کے بعد حفظ قرآن پاک کی غرض سے آپ حضرت مولانا محبوب عالم صاحب لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا محبوب عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک مشفق و قابل استاد ہونے کے علاوہ ایک کامل صوفی اور درویش بھی تھے۔ جوہر قابل پاکر مہربان استاد نے آپ کی طرف خصوصی توجہ دی اور انتہائی شفقت و مہربانی کے ساتھ قرآن عظیم کی یہ عظیم دولت آپ کے سینے میں جمع فرمادی۔ درس نظامی کی کچھ کتابیں آپ نے صاحب تصانیف کثیرہ محقق عہد حاضرہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب قادری سے جہلم میں پڑھیں اور تکمیل درس نظامی کے لیے ساہیوال کا سفر بھی کیا اور یوں ترک وطن اور ہجرت والی سنت پر بھی عمل کیا۔

تحصیل علم حدیث کا شوق آپ کو لاہور لے آیا۔ یہاں برصغیر پاک و ہند کی عظیم و معروف دینی درس گاہ دارالعلوم حزب الاحناف میں اقامت گزیں ہو کر آپ نے استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ سید ابو البرکات احمد رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذتہ کیئے اور دورہ حدیث کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی۔

منزل بہ منزل:۔ دورہ حدیث پاک کی تکمیل کے دوران ہی حضرت شیخ العلماء رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی خداداد قابلیت کا مشاہدہ فرما کر آپ کو فتاویٰ نویسی کی مشق کروانا شروع کر دی یوں یہ گوہر تابدار حافظ سے مولانا اور مولانا سے مفتی کی منزل پر متمکن ہو گیا۔ دارالعلوم حزب الاحناف میں قیام اور زمانہ طالب علمی میں ہی لفظ مفتی آپ کے نام کا حصہ بن گیا اور سند فراغت پر حضرت سید ابوالبرکات صاحب رحمتہ اللہ

علیہ نے اپنے قلم سے آپ کے نام کے ساتھ مفتی لکھا۔

حزب الاحناف سے فراغت کے بعد آپ نے میدان مناظرہ میں قدم رکھا ابتدائی دور میں جملہ مخالفین اہلسنّت گستاخاں مصطفیٰ و دشمنان صحابہ و اہل بیت سے درجنوں کامیاب اور بھرپور مناظرے کر کے مخالفین اہل حق کے وہ چھکے چھڑائے کہ اب بھی باطل آپ کے نام سے لرزتا ہے۔ آج کل حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی ہر طرف سے منہ موڑ کر ناموس صحابہ و اہل بیت کے تحفظ کی خاطر ہمہ وقت مصروف ہیں اور اس سلسلہ میں اپنوں کی مخالفت اور بیگانوں کی حمایت سے بے نیاز ہو کر اہلسنّت کا یہ بطل جلیل شمشیر علم ہاتھ میں لیے دفاع ناموس صحابہ و اہل بیت کے لیے دشمنان صحابہ و اہل بیت کے سامنے سینہ تانے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنکر کھڑا ہے۔

نیا دور:۔ علوم دینیہ کی تحصیل و تکمیل کے بعد آپ نے میدان خطابت میں قدم رکھا۔ ایوبی آمریت کے دور میں ضلع گوجرانوالہ کے نواحی قصبہ ایمن آباد کی مرکزی جامع مسجد اہلسنّت و جماعت میں باقاعدہ طور پر آپ کا تقرر ہوا اور آپ نے خدمت دین و تبلیغ حق کا آغاز فرمایا۔

چند سال قصبہ ایمن آباد میں فریضہ خطابت کی بجا آوری اور انجام دہی کے بعد 1971ء میں احباب اہل سنت کے اصرار پر آپ قصبہ قلعہ دیدار سنگھ تشریف لائے۔ علاقے بھر میں مفادات طوفانی دورے کئے۔ مذہب حق اہل سنت کا بھرپور دفاع کیا۔ تقریر و تحریر، بحث و مباحثے، جلسے اور جلوس، گفتگو اور مناظرہ الغرض ہر طریقے سے گستاخاں رسول اور دشمنان صحابہ و اہل بیت کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔ پھر کچھ عرصہ قیام کے بعد 1975ء میں اپنے ہی دوستوں کی نوازشات و عنایات اور حضرت ابوالکلام خطیب پاکستان صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے آپ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں جامع مسجد عمر میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔

قلعہ دیدار سنگھ میں علمائے اہل سنت کی ناقیام پذیری اور آئے دن کی تبدیلیوں کے باعث اہل سنت کا مرکز کمزور ہوتا جا رہا تھا مخالفین اہل سنت دندناتے پھر رہے تھے اور باوجود دیگر مقامی سنی علماء و خطباء کی انتھک کوششوں کے بات بنتی نظر نہیں آرہی تھی۔ چمنستان

اہل سنت کو کسی دیدہ بینا رکھنے والے جوان ہمت اور پر عزم محافظ کی ضرورت تھی۔ انتہائی سوچ و بچار اور غور و فکر کے بعد احباب اہل سنت کا ایک وفد حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ڈسکہ حاضر ہوا اور کوشش بسیار کے بعد آپ کو قلعہ دیدار سنگھ تشریف آوری پر مجبور کر کے رضامند کر لیا۔ حضرت کی آمد قصبہ و علاقہ کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے کیونکہ ؂

انہیں کے دم قدم سے ہے بہار چمن

آپ کے قدم رنجہ فرمانے سے سنیت پر چھائی ہوئی اداسی کی کیفیت دور ہو گئی اور بزم سنیت میں دوبارہ رونقیں لوٹ آئی ہیں۔

درس و تدریس:۔ تحصیل و تکمیل علوم دینیہ کے بعد آپ نے درس و تدریس کی طرف توجہ دی اور کچھ عرصہ تک جامعہ نعیمیہ لاہور میں تشنگان علم کی پیاس بجھاتے رہے اسی دوران میں حضرت مولانا غلام قادر صاحب اشرفی رحمتہ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور اپنے مدرسہ واقع لالہ موسیٰ کے لیے بطور صدر مدرس آپ کو ہمراہ لے گئے۔ یہاں آپ کی موثر اور انوکھی طرز تدریس نے وہ شہرت حاصل کی کہ دور دراز مقامات کے طلبا بھی حصول علم کے لیے آپ کے پاس آنے لگے۔ کچھ عرصہ بعد خطابت کی مصروفیات کے باعث باقاعدہ درس و تدریس کا سلسلہ تو جاری نہ رہ سکا تاہم قلعہ دیدار سنگھ اور ڈسکہ میں وقتاً فوقتاً تشنگان علم آپ کی خدمت میں باریاب ہو کر اس سرچشمہ فیض سے اکتساب فیض کر کے اپنی پیاس بجھاتے رہے۔

جامعہ علی المرتضیٰ کا قیام:۔ اسی جذبہ خدمت دین اور علوم اسلامیہ کی اشاعت کی غرض سے 1994ء میں قلعہ دیدار سنگھ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر موضع لوکھر میں جامعہ علی المرتضیٰ کے نام سے آپ نے ایک عظیم دینی درس گاہ کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا ہے جو دو کنال زمین پر مشتمل ہے اور تعمیر کے مراحل طے کر رہی ہے۔

انداز بیان:۔ آپ ایک منجھے ہوئے۔ بیدار مغز اور سیاسی سوجھ بوجھ والے عالی شان خطیب ہیں طبیعت اگرچہ مناظرانہ ہے تاہم انداز بیان میں سادگی اور دلکشی ہے۔ خطاب علمی اور فنی نکات سے لبریز ہوتا ہے پنجابی زبان کے علاوہ اردو زبان کے رفیع المرتبت خطباء میں آپ کا شمار ہوتا ہے جو کہ خطیب پاکستان ابوالکلام حضرت صاجزادہ سید پیر فیض الحسن رحمتہ اللہ کی سنگت وصحبت کا نتیجہ ہے۔

بیعت و خلافت:۔ دینی و دنیاوی علوم کی تکمیل کے علاوہ آپ نے طریقت کی منزلیں بھی طے کی ہیں۔ آپ امیر ملت حضرت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے لاڈلے اور منظور نظر خلیفہ حضرت الحاج سید پیر ولایت حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ گجراتی کے ارادت مند اور مرید ہیں اور دفاع صحابہ و ناموس اہل بیت کا درس بھی حضرت مفتی صاحب نے اپنے مرشد برحق سے حاصل کیا جن پر شادیوال میں ناموس صحابہ و اہل بیت کا تذکرہ کرتے ہوئے حملہ کیا گیا اور آپ کے سر پر ٹوکے کا وار ہوا مگر قدرت نے آپ کو بچالیا اور محفوظ رکھا۔ حضرت پیر سید ولایت حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو خلعت خلافت سے نوازا جس کا تذکرہ حضرت صاجزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کے موقعہ پر بھی کیا علاوہ ازیں آستانہ عالیہ چورہ شریف اور دربار عالیہ آلو مہار شریف سے بھی آپ کی دستار بندی کر کے آپکو بیعت و خلافت مرحمت فرمائی گئی۔

ملکی سیاست میں حصہ:۔ حضرت ابوالکلام صاجزادہ سید فیض الحسن رحمتہ اللہ علیہ سے دیرینہ تعلقات کے باعث آپ کو ملکی سیاست میں تاریخ ساز کردار ادا کرنے کا موقعہ میسر رہا 1969ء میں جمعیت علماء پاکستان کے سٹیج سے آپ نے سیاست کی پرخار وادی میں قدم رکھا۔ اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران جمعیت علماء پاکستان کے سٹیج پر جگہ جگہ عوامی جلسوں سے خطاب فرمایا۔ اپنی بالغ نظری اور سیاسی بصیرت کے باعث صوبہ پنجاب کے جمعیت علماء پاکستان کے نائب ناظم مقرر ہوئے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران جماعتی پالیسی کے تحت

پیپلزپارٹی کی اس وقت کی حکومت کی حمایت کا اعلان کیا۔

1977ء میں آپ ضلع سیالکوٹ کے ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف مقرر ہوئے اور 1978ء میں آپ نے دوست و احباب کے مشورے سے عوامی علماء کونسل کی بنیاد رکھی اور اس کے پہلے کنوینئر مقرر ہوئے۔

ضیاء مرحوم کے دور حکومت میں آپ نے اپنی کتاب کلمہ اسلام تحریر فرما کر شائع کی جس پر ڈسکہ کے ایک ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس نے انتقامی غرض سے اپنے بیٹے کی وساطت سے آپ کو ذوالفقار تنظیم میں ملوث کرا دیا۔ بالآخر اپریل 1983ء کو نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد عمر ڈسکہ سے مارشل لاء کے تحت حکومت وقت کے اہل کاروں نے آپ کو گرفتار کر لیا۔ کچھ عرصہ تک آپ کو رسوائے زمانہ عقوبت خانہ شاہی قلعہ لاہور میں رکھا گیا۔ اس طرح آپ نے زنجیروں اور بیڑیوں کے زیور زیب تن کر کے شہید آزادی ہند حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمتہ اللہ کی یاد تازہ کر دی ایک مدت تک آپ کو کوٹ لکھپت جیل میں رکھا گیا۔ دسمبر 1984ء میں فوجی عدالت نے آپ کو سزائے موت دی جو کہ 5 مارچ 1985ء کو سزائے عمر قید میں تبدیل ہو گئی۔ لیکن بزرگوں کی دعاء' اعزہ و اقارب اور بالخصوص آپ کے چھوٹے بھائی قاری منظور احمد صاحب جماعتی کی شبانہ روز کوششوں' نیز آپ کی بے گناہی کے باعث 1988ء میں آپ کو باعزت طور پر رہائی حاصل ہو گئی۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب پیپلزپارٹی کی موجودہ قیادت نے اسلامی سزاؤں کو ظالمانہ اور وحشیانہ قرار دیا تو تحفظ اقدار اسلامی اور حمیت دینی کے باعث آپ نے پیپلزپارٹی کے تعلق کو خیرباد کہہ کر دوست و احباب کے مجبور کرنے اور اپنی سیاسی بصیرت کے پیش نظر ڈسکہ قیام کے دوران ہی ضلع سیالکوٹ میں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کر دیا اسطرح آپ نے پیپلزپارٹی سے مکمل قطع تعلقی کر لی۔

امن و سلامتی کے اس دل دادہ نے جب ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی اور قتل و غارت گری کے خلاف قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی کی زیر قیادت ملی یکجہتی کونسل کا پیغام سنا تو غیر مشروط تعاون کرنے لگے۔ علاوہ ازیں تحفظ و دفاع ناموس رسالت کے لیے علاقے بھر کے دورے کیئے اور تقریری و تحریری طور پر عوام کی ہر ممکن راہنمائی فرمائی اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

شان مومنانہ:۔ حضرت مفتی صاحب کے روز و شب قرآنی اصول زیست کا حسین مرقع ہیں۔ باوجود انتہائی مضبوط قوت فیصلہ اور سیاسی و مذہبی سوجھ بوجھ اور بصیرت و شعور کے ہر جماعتی اور سیاسی فیصلہ اس قرآنی اصول کے مطابق کرتے ہیں کہ "امرهم شوری بينهم" یعنی انکے تمام فیصلے باہمی مشورے سے ہوتے ہیں۔

دوست و احباب سے مشورہ کئے بغیر اور رفقائے کار کو اعتماد میں لئے بغیر نہ کوئی فیصلہ کرتے ہیں اور نہ کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔ دوستوں کے لیے انتہائی نرم اور دشمنوں کے لیے سخت مگر غیر جارحانہ پالیسی پر گامزن ہیں۔ گویا بقول علامہ اقبال ؂

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اولاد حضرت:۔ تعارفی مضمون میں اگر حضرت والا کی اولاد کا تذکرہ نہ آئے تو یہ مضمون ادھورا رہے گا لہذا حضرت مفتی صاحب کی اولاد کا مختصر تذکرہ یوں ہے کہ بڑے صاجزادے محمد اکرم صاحب میدان خطابت میں قدم رکھ چکے ہیں۔ ان سے چھوٹے جمال الدین لاہور میں مصروف کار ہیں تیسرے صاجزادے محمد احمد زیر تعلیم ہیں ان سے چھوٹے محمد عمران ہیں جو قرآن پاک کے حافظ ہیں اور سب سے چھوٹے صاجزادے محمد عرفان بھی تاحال زیر تعلیم ہیں۔

"کتاب کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایک نظر"

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہر مصنف کی تصنیف' ہر مقرر کی تقریر' ہر خطیب کے خطاب' ہر ادیب کے ادب اور ہر محرر کی تحریر کے پس منظر میں کچھ ایسے عوامل و عناصر کار فرما ہوتے ہیں جو اسکے مافی الضمیر کو الفاظ و فقرات اور جملوں کا روپ دھارنے پر اکساتے ہیں اور یوں منتشر خیالات ایک جگہ مجتمع ہو کر تخلیق ادب کا سبب بنتے ہیں۔ بالکل یہی کیفیت ہماری پیش نظر کتاب کلمہ اسلام "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی ہے اس کے منظر پر نظر ڈالیں تو پس منظر میں کچھ ایسے محرکات کا سراغ ملتا ہے اور ایسے عوامل کی بود و باش کے احساس کے علاوہ نشاندہی بھی ہوتی ہے جنھوں نے حضرت مصنف مدظلہ العالی کے قلم کو متحرک کیا اور یوں یہ کتاب پردہ عدم اور نہاں خانہ فکر سے منصہ شہود کی زینت بنی۔

برادر ہمسایہ ملک ایران میں جب شاہ کی حکومت کے خاتمے کے نتیجے میں شیعہ انقلاب رونما ہوا تو اسکے اثر سے سرزمین پاکستان کے باشندے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ایک مخصوص مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں نے اچانک کروٹ بدلی پر سکون مذہبی دنیا میں اچانک ہلچل مچی اور طغیانی آگئی۔ گوناں گوں نوعیت زاویہ خیال سے مزین لٹریچر نے جنم لیا ہر ایرے غیرے نے قلم برداشتہ بے سوچے سمجھے جو جی میں آیا لکھ کر خود کو مصنفین کی صف میں کھڑا کرنے کی کوشش کی۔

اسی قسم کی ایک کتاب بنام "کلمہ علی ولی اللہ" امامیہ مشن لاہور کی طرف سے شائع کی گئی۔ جس کے مصنف مولانا علی حسنین شیفتہ ہیں جو خیر سے ایم۔ اے اور تاج الافاضل کے بھاری بھرکم لاحقے سے مزین ہیں۔ موصوف نے اپنے دیگر ہم مکتب اہل قلم کی اتباع میں دلائل و تحقیق سے تہی دامنی کو تعلیوں اور شیخیوں کے دبیز پردوں میں چھپانے کی کوشش کی ہے۔ پوری کتاب ذاکرانہ ظرافت لاف زنی و شیخی اور منت سماجت الغرض مجالس محرم کا کامل نمونہ ہے۔ یتیم فی العلم شیفتہ صاحب کہیں بھی اپنے مدعا کو ثابت نہیں کر پائے اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ آنجناب خود بھی اپنی تحریر سے مطمئن نظر نہیں آتے۔

گرامی قدر ناظرین! یہ تھے وہ اسباب و علل اور حالات و محرکات جن کی وجہ سے حضرت مفتی صاحب کے رہوار قلم نے میدان قرطاس میں قدم رکھا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس موضوع پر ملک پاکستان میں لکھی جانے والی یہ پہلی لاجواب کتاب ہے جس نے فریق ثانی کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ "تک تک دیدم و دم نہ کشیدم" حضرت مصنف والا مرتبت نے فریق ثانی کی امہات الکتب سے لاثانی شواہد پیش کئے ہیں اور نہایت شائستگی و متانت سے شستہ انداز میں اس دعویٰ پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں کہ شیفتہ صاحب بمعہ پورے شیعہ مکتبہ فکر کے دوازدہ ائمہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی ایک کی زبانی بھی وہ کلمہ اسلام ثابت نہیں کر سکے اور نہ انشاء اللہ کر سکتے ہیں جو آج کل امام بارگاہوں اور مجالس میں دہرایا جاتا ہے۔ وادعوا شهداء كم من دون الله ان كنتم صدقين

حضرت مفتی صاحب نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہے کہیں بھی غلط بحث یا خارج از موضوع حوالہ جات کا اندراج کر کے رعب جمانے اور کتاب کی ضخامت بڑھانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

فن مناظرہ سے مکمل آگاہی۔ پوری قدرت و دسترس اور وسیع تر تجربہ کے باوجود پوری کتاب میں کہیں بھی ایچ پیچ ڈالنے کا شائبہ تک نہیں اور اپنے مدمقابل شیفتہ صاحب کی طرح اگر، مگر، چونکہ، چنانچہ، اور، یعنی کہ، گویا، وغیرہ سے مطلب برآری کی کوشش بھی نہیں کی۔ بلکہ اپنے انداز خطابت کی طرح انتہائی سلاست و روانگی اور سلیس زبان میں گفتگو کی ہے۔ لیکن بایں ہمہ کتاب مرقع ادب کی حیثیت رکھتی ہے۔

دلائل براھین کی روشنی میں حضرت مصنف مدظلہ العالی نے یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دی ہے کہ صرف "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہی وہ کلمہ ہے جو بانی اسلام پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ و اہل بیت کو تعلیم فرمایا اور امت مسلمہ اسی کلمہ کو ورد زبان کئے ہوئے ہے۔

انتہائی سادہ صاف اور واضح طرز گفتگو اور تحریر کے باوجود کہیں کہیں مناظرانہ گرفت کی جھلکیاں بھی نمایاں ہیں جو مصنف کی جودت طبع اور میلان فطری و رجحان طبعی کی

نشاندہی کرتی ہے بطور نمونہ صفحہ 23 کی ایک عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

"شیفتہ صاحب خدا لگتی کہنا کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنی ماں ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ سے بھی ناراض تو نہیں ہو گئے کہ انہوں نے بروقت آپ کے پسندیدہ کلمہ "علی ولی اللہ" کی وکالت کیوں نہیں کی۔"

کئی مقامات پر فریق مخالف کی طرف سے پیش کردہ روایات کو اصول درایت اور جرح و تعدیل کی رو سے ناقابل استشہاد ثابت کر کے رد کر دیا ہے اور کئی ایک راویوں کی شخصیت کا متنازعہ ہونا بھی ظاہر کیا ہے۔ علاوہ ازیں مسئلہ اذان پر مشتمل تحقیقی اضافہ بھی کیا ہے۔

بعض بعض مقامات پر رنگینئ عبارت کی خاطر موقع و محل سے ہم آہنگ اور مناسبت رکھنے والے اشعار بھی درج کیے ہیں جو مصنف کی شعری ادب سے آگاہی اور ذوق کے آئینہ دار ہیں۔

الغرض پوری کتاب رنگا رنگ خوبیاں اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ اور بلا مبالغہ اس مقام کی حقدار ہے کہ ہر گھر میں رکھی جائے اور دینی مدارس کے نصاب میں شامل کی جائے تاکہ نئی نسل کی صحیح راہنمائی اور درست خطوط پر تعمیر ہو سکے اور اسے اس فتنہ رفض سے بچایا جا سکے۔ ؎

اللہ کرے ہو زور قلم اور زیادہ

آخر میں دعا ہے کہ مولیٰ کریم جل مجدہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طفیل حضرت مصنف دام ظلہ کی سعی و کوشش کو منظور فرمائے اور امت مسلمہ کے لیے ذریعہ خیر و برکت بنائے۔ آمین بجاہ نبی کریم علیہ السلام ؎

ایں دعا ازمن و از جملہ جہاں امین باد

اشحات قلم

خادم العلم و العلماء ابو الحامد **محمد اسلم رازی**

ایم۔ اے اسلامیات

خطیب جامع مسجد بہار مدینہ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ طبع دوم

مجھے اپنی تصنیف "کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بجواب کلمہ علی ولی اللہ" کا حرف اولین لکھتے وقت یہ وہم و گماں بھی نہ تھا کہ شیعت کے خلاف میری اس پہلی تصنیف کو خدا کے فضل و کرم سے علماء و مشائخ اور عوامی حلقوں میں اتنا شرف قبولیت حاصل ہوگا اور مخالف حلقوں میں اتنی کھلبلی مچ جائیگی ایک طرف کتاب ہاتھوں ہاتھ نکل گئی اور دوسری طرف مخالفین نے مجھے جان سے ختم کردینے کی کوشش میں کوئی کمی نہ رہنے دی۔ مارشل لاء کا دور تھا کئی ضلعوں میں میرا داخلہ بند کرا دیا گیا دو ماہ کے لیے سیالکوٹ سے ضلع بدر کیا گیا موضع مندرانوالہ نزد ڈسکہ جو کہ اس وقت شیعت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا وہاں سے رات کو خطاب کے بعد واپسی پر مجھ پر فائرنگ کی گئی خدا نے محفوظ رکھا۔ سچ ہے کہ مارنے والوں سے بچانے والا زیادہ قوی ہے۔ ان سب حربوں میں ناکامی کے بعد ایک نئی سازش کے تحت شاہی قلعہ لاہور میں مشہور زمانہ الذوالفقار تنظیم کے تحت محبوس ڈسکہ کے ایک شیعہ نوجوان سے یہ بیان دلوایا گیا کہ اس کو الذوالفقار تنظیم میں شامل کرکے ہمسایہ دشمن ملک انڈیا میں دہشت گردی کی ٹریننگ کے لیے مفتی محمد شفیع نے بھیجا تھا اور مفتی صاحب ہی ہمارے سرپرست ہیں بس پھر کیا تھا۔ 22 اپریل 1983ء کو نماز جمعہ کے بعد جامع عمر ڈسکہ سے ملحق میری رہائش گاہ سے پولیس کی بھاری جمعیت نے مجھے گرفتار کرلیا اور بدنام زمانہ عقوبت خانہ شاہی قلعہ لاہور میں پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر بند کردیا گیا جہاں تاریک و بند کوٹھڑی جس میں صرف چھ فٹ لمبی اور تین فٹ چوڑی جگہ میں مجھے رہنا پڑا اور وہاں زمانہ قدیم سے چلا آنے والا پالتو قسم کا مکھیوں سے جسامت میں بڑا مچھر اور قید تنہائی دروازہ پر رائفل بردار پہرہ دار جسے مجھ سے گفتگو کرنے کی اجازت نہ تھی۔ حتیٰ کہ اوقات نماز پوچھنے پر بھی منہ پھیر کر ٹہلنا شروع کردیتا ہر تین گھنٹہ بعد نیا پہرہ دار سنتری آتا اور آکر سب سے

پہلے باہر لگے ہوئے تالے کو چیک کرتا کہ کہیں تالہ کھلا تو نہیں رہ گیا رات اور دن میں تمیز صرف تشدد سے اٹھنے والی ہولناک چیخوں اور آہ و بکا سے ہی ہوتی تھی اور اس دوران کسی عزیز رشتہ دار یا دوست احباب کو بھی مجھ سے ملنے کی اجازت نہ تھی اور ادھر شیعہ قوم پوری تندہی کے ساتھ میرے خلاف حرکت میں آچکی تھی دوران تفتیش شیعہ افسران بالا بار بار شاہی قلعہ میں چکر لگاتے اور تفتیشی افسروں سے کہتے کہ اس پر ایسا کیس بناؤ کہ یہ سزائے موت سے نہ بچ سکے ادھر اخبارات میں میرے متعلق یہ جھوٹی خبریں لگوائی گئیں کہ الذوالفقار تنظیم کا جنرل سیکرٹری گرفتار کر لیا گیا۔ کئی ماہ اس اذیت ناک ماحول میں گزارنے کے بعد مجھے کوٹ لکھپت جیل لاہور بھیج دیا گیا جہاں سزائے موت کی کوٹھی میں بند کیا گیا چوبیس گھنٹوں میں صرف آدھ گھنٹہ کے لیے کوٹھڑی سے باہر نکالا جاتا اور وہ بھی اس طرح کہ پاؤں میں بیڑی تو چوبیس گھنٹے رہتی ہی تھی اور جو آدھ گھنٹہ کے لیے باہر نکالا جاتا تو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں بھی لگا دی جاتیں حتیٰ کہ نماز عید پڑھنے کے لیے بھی بیڑیاں اور ہتھکڑیاں نہ اتاری گئیں جیل میں جاکر یہ فائدہ ضرور ہوا کہ عزیز و اقارب اور بچوں کی شکلیں دیکھنا نصیب ہو گئیں۔ ملاقات کے لیے آنے والے عزیز و اقارب کی بار بار تلاشی کے بہانے وہ تذلیل کی جاتی الامان و الحفیظ خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ان تمام صبر آزما مرحلوں میں میرے پائے استقامت میں لغزش نہ آنے دی۔ جیل کے اندر ہی سپیشل ملٹری کورٹ قائم کی گئی جہاں الذوالفقار تنظیم کا کیس چلایا گیا مجھے بھی چونکہ اسی تنظیم میں ملوث گردانا گیا تھا اس لیے میرے کیس کی سماعت بھی ان کے ساتھ ہی ہوئی چارج شیٹ پڑھی تو حیران رہ گیا چودھری ظہور الٰہی مرحوم کے قتل اور ہوائی جہاز اغواء کے علاوہ نہ معلوم کتنی باتوں کی سازش میں مجھے بطور جنرل سیکرٹری الذوالفقار شامل کر کے سزائے موت سنا دی گئی۔ اسی دوران میرے بھائی مولانا قاری منظور احمد جماعتی کو اغواء بھی کیا گیا گویا مجھے حقانیت کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" بیان کرنے کی سزا دی جا رہی تھی جس پر میں صابر شاکر تھا اس امید سے کہ میرے لئے یہ روز جزاء یقیناً باعث اجر و نجات ہوگا سزائے موت کے کئی ماہ بعد میری سزا عمر قید پچیس سال تبدیل کر دی جس کے بعد پہلے مجھے بہاولپور جیل اور پھر ساہیوال بھیج دیا گیا اور پھر آخر میں واپس کوٹ لکھپت جیل لاہور بھیج دیا گیا۔ 1988ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے جب سیاسی قیدیوں کو رہا کیا تو میں بھی رہا ہو

گیا جیل کی زندگی میں جہاں اور بہت کچھ دیکھنے اور سمجھنے کو ملا وہاں یہ بات خاصی تکلیف دہ تھی کہ جیل کا عملہ و افسران جو مسلک اہلسنت تعلق نہ رکھتے تھے آپس میں انتہائی منتظم اور اگر ان کے مسلک کا کوئی قیدی ہوتا تو اس کی ہر طرح اعانت کرتے اور محرم میں تو یہاں کی جیلیں شیعہ امام بارگاہوں کا نقشہ پیش کرتی ہیں ماہ محرم کی آمد سے قبل ہی جیل کے اندر تیاریاں شروع کر دی جاتی ہیں اعلان کیا جاتا ہے کہ جو شیعہ ہے اس کی ابتداء محرم سے لیکر دس محرم تک مشقت معاف ہوگی اس کے بعد شیعہ قیدی بھولے بھالے سنی قیدیوں کو اکسا اکسا کر دیکھو بھائی دس دن کی مشقت بھی معاف اور ذکر شہادت سننے کا ثواب بھی تم نے کون سا شیعہ ہونا ہے بس ہم تو تمہارے فائدہ کی بات کرتے ہیں کہ دس دن آرام سے گزر جائیں گے پھر ان سب کو جیل میں علیحدہ بارک مل جاتی ہے باہر سے جیل کے اندر شیعہ قیدیوں کے لیے علماء و ذاکرین کو بلایا جاتا ہے جو انہیں ذکر حسین رضی اللہ عنہ اور محبت اہل بیت کے نام پر بغض صحابہ کا بھرپور درس دیتے ہیں جیل کے اندر دس محرم کو ماتمی جلوس نکلتے ہیں رات کو جیل کی بارک میں نسلی شیعہ نئے آنے والے سنیوں کی ذہن سازی کرتے ہیں افیون و چرس کے دور چلتے ہیں اور نشہ میں دھت شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی کرتے ہیں کمزور ذہن کے برائے نام سنی قیدی یہ سوچ کر کہ اگر احتجاج کیا تو دس دن کی سہولت ختم اور جیل کی مشقت کرنی پڑیگی دنیاوی آسائشوں کے چکر میں یہ سب کچھ سنتے اور برداشت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ دس دن بعد جب جیل کی آسائشیں چھنتی ہے تو عقیدہ کی دولت بھی چھن چکی ہوتی ہے۔

ایک طرف شیعہ قوم کا جیل کے اندر اور باہر اتفاق و اتحاد اور دوسری طرف سنی قوم کی بے حسی پر میں اکثر سوچتا کہ الٰہی اس سستی و بے ہمتی کا علاج کیا ہوگا آخر اس نتیجہ پر پہنچتا کہ تم نے تو خود کو اس کام کے لیے پیش کیا تھا اسے جاری رکھو اگر اب قدم پیچھے ہٹایا تو دوسروں کے لیے نشان عبرت بن جاؤ گے کہ دیکھو وہ بھی چھوڑ گیا بالآخر جیل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ خدا نے زندگی بخشی سزائے موت سے بچ گیا تو اس کتاب کی اشاعت مزید اضافہ کے ساتھ کرونگا جیل سے رہائی کے بعد اپنی مایوسیاں ساتھ لیئے باہر آیا دیکھا تو فضا بدلی ہوئی تھی ہر طرف جلسے جلوس اور کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے گونج رہے تھے اور ہزاروں نوجوان سپاہ صحابہ کے رنگین جھنڈے اٹھائے صحابہ کی عظمت پہ مرمٹنے کا اعلان کر رہے

تھے۔ شیعہ فرقہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا و طنز کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا بل میں چوہے کی طرح دبکا بیٹھا تھا۔ دل خوش ہوا چلو مجھ سے گر نہ ہو سکا کسی نے تو کر دکھایا ٹھیک ہے۔ علماء دیوبند اور علماء بریلی میں مسلکی طور پر کچھ ہلکے اور کچھ شدید قسم کے اختلافات موجود ہیں مگر عظمت صحابہ کے لیے ان کی قربانیاں دشمنان صحابہ کو ناکوں چنے چبوا رہی ہیں۔ ڈسکہ سے قلعہ دیدار مصطفیٰ آیا تو یہاں بھی سپاہ صحابہ کو رواں دواں پایا اور یہ دیکھ کر میں حیران ہوا کہ سپاہ صحابہ کے نوجوانوں میں رواداری اور دلجوئی کروٹیں لے رہی ہے یہاں آ کر سپاہ صحابہ کے نوجوان کارکن اور ضلع گوجرانوالہ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ملک کفایت اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی تو دل نے یقین کر لیا کہ سپاہ صحابہ کے قائدین کا نعرہ شیعہ کے علاوہ سب مسلمان بھائی ہیں کو سپاہ صحابہ کے نوجوان اپنی طرف سے عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ علماء دیوبند سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان میری اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرے گا ایصال ثواب کی محفلوں میں شریک ہوگا اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس میں بھرپور تعاون کریگا یہ سپاہ صحابہ کے قائدین کا عدم تعصب اور کارکنوں کا خلوص ہی تو ہے۔ بہرحال جیل میں جو عزم کیا تھا کہ کتاب ہذا مزید اضافہ کے ساتھ شائع کرونگا اسے عمل جامعہ پہنانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ عزیزم ملک کفایت اللہ صاحب کے ساتھ ادارہ اشاعت المعارف فیصل آباد سے جناب عبدالغفار سلیم صاحب تشریف لائے کہ یہ کتاب ہم شائع کرنا چاہتے ہیں اگرچہ کتاب ہذا کی کتابت کی کاپیاں تیار تھیں مگر انہوں نے جدید طریقہ کتابت کے ساتھ خوبصورت اور اعلیٰ ٹائیٹل کے ساتھ شائع کرنے کے عزم کا اظہار کیا میں نے اس اشاعت میں مسئلہ اذان پر چند صفحات کا اضافہ بھی کر دیا ہے امید ہے تحقیق کی دنیا میں یہ صفحات بھی حسب سابق اپنی مثل آپ ہونگے امید ہے احباب اہلسنت اپنی دعاؤں کے ساتھ حوصلہ افزائی فرماتے رہیں گے۔

مفتی محمد شفیع

خطیب جامع مسجد شہیدیہ چوک فاروق اعظم قلعہ دیدار مصطفیٰ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دلائل کے استنباط کے لیے مسلمانوں کے لیے سب سے پہلا درجہ خدا کی مقدس ترین کتاب قرآن حکیم کا ہے اور پھر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کتب احادیث میں مبرہن ہے۔ اس کے بعد ہی دلائل کی دوسری اقسام ہیں جن میں "انی لمی الرامی" وغیرہ سب شامل ہیں۔ اسی ترتیب کے ساتھ پہلے قرآن و حدیث و اجماع اور پھر اقوال صحابہ کرام، آئمہ کرام رضی اللہ عنہم اور شیعہ حضرات کی کتب معتبرہ سے اپنا نکتہ نظر پیش کیا جائے گا' انشاء اللہ العزیز۔

یثبت اللہ الذین امنوابالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

(پارہ نمبر 13 سورہ ابراہیم)

(ترجمہ از اعلیٰ حضرت مولینا شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی" مطبوعہ تاج کمپنی' لاہور)

مفسرین کرام کے نزدیک اس آیت پاک میں قول ثابت سے مراد کلمہ ایمان ہے۔ چنانچہ صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی تفسیر کنز الایمان میں "القول الثابت" کی تفسیر میں حاشیہ نمبر 68 میں فرماتے ہیں: "یعنی کلمہ ایمان' کہ قول ثابت سے مراد کلمہ ایمان ہے۔"

تفسیر حسینی:

وگفتہ اند قول ثابت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ است وخدا براں ثابت می دارد مر مومناں را۔

اور مفسرین فرماتے ہیں کہ قول ثابت کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس کلمہ پر صرف مومنوں کو ہی ثابت رکھتا ہے۔ (تفسیر حسینی مطبع دہلی)

وهو كلمته الايمان لانه ثابت بالحجج و الادلته

قول ثابت سے مراد کلمہ ایمان ہی ہے کیوں کہ یہ بات نہایت مضبوط دلائل سے ثابت ہے۔

(تفسیر مجمع البیان مصنفہ الشیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی شیعہ ج 6 ص 314)

بخاری شریف

عن البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال المسلم اذا سئل في القبر يشهد ان لا اله الا الله و ان محمد ارسول الله فذالك قوله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ وان محمد الرسول اللہ پس اللہ تعالیٰ کے قول يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الاخرة سے یہی مراد ہے۔

(بخاری شریف ج 2 ص 682 اصح المطابع دہلی)

اور اسی حدیث شریف کے حاشیہ بخاری ج 2 ص 682 پر ہے:

انما حصل لهم الثبات في القبر بسبب

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کو قبر میں کلمہ پاک پر ثابت رہنا دنیا میں اس

مواظبتهم فی الدنیا علی هذا القول | مہ پاک کو پڑھتے رہنے کے سبب سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

شیعہ حضرات کی مشہور قرآنی تفسیر مجمع البیان کا حوالہ آپ پہلے پڑھ چکے۔ آیئے اب ایک اور معروف شیعہ مصنف کی کتاب سے اسی آیت پاک کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

کتاب شیرازی میں ابو ہریرہ اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے آیت یثبت اللہ الذین امنوا کے متعلق روایت ہے کہ قول ثابت سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار ہے حیات دنیا میں۔

(مجمع الفضائل اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ص 438 شمیم بکڈپو کراچی)

آیت نمبر2:

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ٥ | بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔ (پارہ نمبر14 سورۃ النحل)

(1) گویند عدل کلمہ شہادت است۔ | مفسرین فرماتے ہیں کہ عدل کلمۂ شہادت ہے۔ (تفسیر حسینی مطبع دہلی)

(2) مشہور شیعہ مفسر علی بن ابراہیم قمی اسی آیت پاک کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

العدل شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد ارسول اللہ | عدل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی ہے۔

(تفسیر قمی ج1ص 388 مطبع نجف اشرف

(3) عن اسمعیل الحریری قال قلت لا بی عبداللہ | اسماعیل الحریری صاحب فرماتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا

علیہ السلام فما یعنی بالعدل قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ قلت و الاحسان قال شہادۃ ان محمدا رسول اللہ

کہ عدل سے کیا مراد ہے فرمایا لا الہ الا اللہ کی شہادت میں نے کہا اور احسان سے کیا مراد لیا گیا ہے فرمایا محمد رسول اللہ کی شہادت دینا۔

(تفسیر عیاشی مصنفہ علامہ محمد بن مسعود بن عیاش المعروف عیاشی شیعہ ج 2، ص 267، مطبوعہ تہران)

(4) و عیاشی از حضرت صادق روایت کردہ کہ عدل شہادۃ توحید است و احسان شہادت رسالت است۔

صاحب تفسیر عیاشی نے امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ عدل توحید کی گواہی ہے اور احسان رسالت کی گواہی دینا ہے۔

(حیات القلوب ج 3 ص 184 مطبع ایران علامہ مجلسی شیعہ)

پانچ ارکان اسلام اور کلمہ

(از کتب احادیث اہلسنّت)

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتا الزکوۃ والحج وصوم رمضان۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں کو بنایا گیا ہے۔ (1) لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔ (2) نماز قائم کرنا۔ (3) زکوۃ دینا۔ (4) حج کرنا۔ (5) اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

(بخاری شریف ج 1 ص 6 مطبع اصح المطابع دہلی)

حدیث: مسلم شریف میں ہے:

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا۔

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور بیت اللہ شریف کا حج کرے، اگر تجھے طاقت ہو اس کی طرف راہ چلنے کی۔

(مسلم شریف مطبوعہ سراج الدین لاہور ج ا ص 47)

سنن نسائی میں ہے:

قال ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اسلام یہ ہے) کہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر طاقت ہو تو بیت اللہ شریف کا حج کرے۔

(سنن نسائی شریف مطبع نور محمد کراچی ج 2 ص 232)

پانچ ارکان اسلام اور کلمہ

(از کتب معتبرہ اھل تشیع)

فلما اذن لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الخروج من مکۃ الی المدینتہ بنی الاسلام علی خمس شھادہ ان

لا الہ الا اللہ وان محمدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت و صیام شہر رمضان۔

ترجمہ:

پس جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا اذن ملا تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی لا الہ الا اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم عبدہ ورسولہ کی گواہی دینا' نماز قائم کرنا' زکوۃ دینا' بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ (اصول کافی ج ا ص 377 مطبع نو کشور)

یاد رہے کہ اصول کافی شیعہ حضرات کی چار معتبر حدیث کی کتابوں میں سے اول درجہ کی کتاب ہے جس کے پہلے صفحہ پر تحریر ہے کہ امام العصر امام غائب نے اس کتاب کے حق میں فرمایا ھذا کاف لشیعتنا (یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لیئے کافی ہے)

عن علی علیہ السلام انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الایمان معرفۃ بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان وجاء جبریل علیہ السلام الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی صورۃ اعرابی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرفہ فقال یا محمد ما الایمان قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان تومن باللہ والیوم الاخروالملئکتہ و الکتاب والنبیین والبعث بعد الموت قال صدقت یا محمد ما الاسلام قال ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت قال صدقت۔

ترجمہ:

حضرت علی علیہ السلام نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دل کی معرفت اور زبان کے اقرار اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے اور جبریل علیہ السلام ایک اعرابی کی شکل میں آئے اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو نہ پہچانا انہوں نے

کہا اے محمد ایمان کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لائے اس نے کہا آپ نے سچ کہا اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو شہادت دے لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور تو نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔

رواہ صدوق فی جامع الاخبار

(عربی عبارت و ترجمہ منقول از مسند اہل بیت ص 14 سبحان اکیڈمی لاہور)

قطب راوندی از حضرت صادق روایت کردہ است کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم در بعضے از سفرہا در اثناء راہ فرمود باصحاب خود کہ مردے ازیں درہ ہا پیدا خواہد شد کہ سہ روزاست کہ شیطن نزدیک او نرفتہ است و براو دست نرفتہ است پس در آں زودی اعرابی پیدا شد از لاغری پوستش بر استخوانش چسیدہ بود و چشمائش در سرش فرورفتہ بودو لبہائش سبز شدہ بود از بسیاری خوردن علف چوں با اول لشکر رسید احوال حضرت را پرسید تا آنکہ بخدمت حضرت رسید و گفت برمن عرض کن اسلام را حضرت فرمود بگوا شہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ پس او شہادت گفت و گفت اقرار کردم حضرت فرمود کہ باید نماز ہائے پنجگانہ رابجا آوری و روزہ ماہ مبارک

قطب راوندی نے جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے ایک سفر میں اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان دروں سے ایک شخص ظاہر ہوگا کہ تین روز سے اس کے پاس شیطن نہیں گیا ہے اور اس پر قابو نہیں پا سکا اسی اثناء میں ایک شخص نمودار ہوا جس کا جسم نہایت لاغر تھا کہ اس کی ہڈیوں سے چمڑا لپٹا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں اندر گھس گئی تھیں۔ اس کے ہونٹ زیادہ گھاس کھانے سے سبز ہو رہے تھے جب وہ حضرت کے لشکر کے قریب پہنچا حضرت کو دریافت کیا اور آخر خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے حضرت نے فرمایا کہو اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ۔ اس نے کلمہ پڑھا اور اقرار کیا۔ پھر حضرت نے فرمایا تجھ کو چاہئے کہ نماز

رمضان رابعمل آوری گفت اقرار کردم
پس فرمود کہ آیا حج خانہ کعبہ میکنی و زکو
ۃ ادا میکنی و غسل جنابت رابجای آوری
گفت اقرار کردم پس چوں پارہ را آمدند
شترا عرابی در عقب ماند حضرت ایستاد و
احوال اور اپرسید چوں مردم بر گشتند کہ
اور اطلب کنند باخر لشکر رسیدند کہ پائے
شتراو بسوراخ موشے فرورفتہ وبسردر آمدہ
و گردن اعرابی و گردن شتر ہر دو شلستہ و
اعرابی برحمت ایزدی واصل گردیدہ
وشترش ہلاک شدہ است چوں او ایشاں
راانحضرت عرض کردند فرمود کہ خیمہ زدند
و اعرابی را دراں خیمہ غسل دادند پس
حضرت داخل خیمہ شدواورا کفن کردپس
از حضرت حرکتے شنیدندوچوں حضرت از
خیمہ بیروں آمد از جبین مبارکش عرق میر
یخت و فرمود کہ ایں اعرابی گرسنہ مردہ
بود و اوازاں جماعتست کہ ایمان آوردندو
ایمان خود راستمی وگناہے مخلوط نگردانند
پس مبادرت کردند حور العین از برائے او
بمیوہ ہائے بہشت و در دہان او میگزاشتند و
ہریک از ایشاں می گفتند یا رسول اللہ
مراازناں ایں اعرابی بگرداں در بہشت۔

پنجگانہ ادا کرتا رہے۔ ماہ رمضان
المبارک کے روزے رکھے اس نے کہا
میں نے اقرار کیا۔ پھر فرمایا کہ خانہ کعبہ کا
حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے اور غسل
جنابت بھی کرتا ہے اس نے ان سب کا
اقرار کیا۔ پھر وہاں سے حضرت آگے
روانہ ہوئے تھوڑی دور چلے ہوں گے
کہ اس اعرابی کا اونٹ پیچھے رہ گیا۔
حضرت ٹھہر گئے اور اعرابی کا حال دریافت
کیا لوگ واپس پیچھے چلے کہ اس کو
دیکھیں جب لشکر کے آخر تک پہنچے دیکھا
کہ اعرابی کے اونٹ کا پیر ایک سوراخ
میں پھنس گیا ہے اور اونٹ گرا پڑا ہے
اس کی اور اعرابی دونوں کی گردنیں شکستہ
ہو گئیں اور اعرابی رحمت ایزدی سے
واصل ہو چکا ہے اور اونٹ بھی ہلاک
ہوگیا ہے لوگوں نے جاکر حضرت سے
اس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا ایک
خیمہ برپا کرو اور اس میں اس اعرابی کو
غسل دو جب اس کو غسل دیا جا چکا تو
حضرت نے خیمہ میں جاکر اس کو کفن
پہنایا۔ لوگوں نے حضرت کی حرکت کی
آواز سنی اور جب حضرت خیمہ سے باہر
آئے تو آپ کی جبیں مبارک سے پسینہ
کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ حضرت نے

فرمایا یہ اعرابی بھوک کے سبب سے مر گیا ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم اور گناہ سے آلودہ نہیں کیا لہٰذا اس کے دہن میں بہشت کی خوشبو ڈالنے میں حوریں ایک دوسرے پر سبقت کر رہی تھیں اور کہتی تھیں یا رسول اللہ مجھ کو بہشت میں اس اعرابی کی زوجیت میں قرار دیجئے۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 792)

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 839)

خط کشیدہ عبارت جو شیعہ ترجمہ کی ہے میں اس نے کلمہ پڑھا اور پھر اس کے آگے خط کشیدہ عبارت' یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم اور گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بھی وہی کلمہ درست ہے جو شہادتین یعنی توحید و رسالت کی گواہی پر مبنی ہو۔ اور اس سے بعض کم علم ذاکروں کے اس قول کی حقیقت بھی منکشف ہو جاتی ہے جو آئے دن اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس بات پر زور دیتے رہتے ہیں کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے آدمی صرف مسلمان ہوتا ہے مومن نہیں بن سکتا۔ امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ کے یہ الفاظ اعرابی سے متعلق کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم اور گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔ شیعہ مجتہدین اور ذاکرین کے لیئے لمحہ فکریہ ہے اور ان کو ان کے اپنے اسلام و ایمان میں غور کی دعوت دے رہے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆
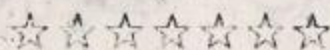
اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیہہ ویلم کے ایک اسقف کا ہے۔ چنانچہ کتاب مجمع الفضائل جو کتاب مناقب ابن شہر آشوب کا اردو ترجمہ ہے اور مترجم بھی حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ' بانی و منتظم جامعہ امامیہ شیعہ کراچی ہیں' اس کتاب میں ہے کہ:

زید بن صوحان اور صعصعہ بن صوحان اور اصبغ بن نباتہ' جابر بن شرحبیل سے مروی ہے کہ فارس کے دیہہ ویلم میں ایک اسقف رہتا تھا جس کی عمر ایک سو بیس سال تھی اس سے کہا گیا کہ ایک شخص' علی' ناقوس کی تفسیر بیان کرتا ہے۔ اس نے کہا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ میں نے یہ صفت ازاع البطین کی پڑھی ہے۔ جب امیر المومنین کے پاس آیا تو وہ صفتیں آپ میں دیکھیں جو انجیل میں درج ہیں۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے ابن عم کے وصی ہیں۔ امیر المومنین نے فرمایا تو ایمان لانے کے لیئے آیا میں تیری رغبت ایمان کو زیادہ کروں گا۔ اچھا تو اپنی زرہ اتار اور وہ چیز دکھا جو تیرے دونوں کندھوں کے درمیان ہے یہ سن کر اس نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اس کے بعد اس نے ایک چیخ ماری اور مر گیا حضرت نے فرمایا وہ اسلام میں بہت کم زندہ رہا اور اللہ کے جوار میں بہت رہے گا۔ (مجمع الفضائل ج 2 ص 293)

یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ایک عیسائی کو جو کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے ہیں تو شہادتین اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کا ہی اقرار لیتے ہیں۔ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ کے الفاظ آپ نے اس کو تعلیم نہیں فرمائے یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ کلمہ شہادت پڑھنے سے پہلے جب تک وہ مسلمان و مومن نہیں ہوا تھا تو وصی وغیرہ کے الفاظ سے اپنے عقیدہ کا اظہار کرتا تھا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ توحید و رسالت کا اقرار ہی مسلمان ہونے کی نشانی ہے اور علی المرتضیٰ جیسی متقی اور پرہیز گار شخصیت نے کلمہ توحید و رسالت میں علی ولی اللہ یا وصی رسول اللہ جیسی کسی قسم کی ملاوٹ کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کلمہ کی تبلیغ فرمائی؟

قریش کو دعوت اسلام

فخرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقام على الحجر فقال يا معشر قريش يا معشر العرب ادعوكم الى شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وآمركم بخلع الانداد والاصنام فاجيبوني۔

ترجمہ: پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے گروہ قریش، اے گروہ عرب! میں تمہیں لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کی گواہی کیطرف بلاتا ہوں اور تمہیں حکم دیتا ہوں کہ کسی کو خدا کے برابر سمجھنے اور بت پرستی سے باز آجاؤ اور میری بات مانو۔ (تفسیر قمی علامہ علی بن ابراہیم قمی شیعہ ج ۱ ص 379 مطبع النجف)

☆☆☆☆☆☆☆

پس بمسجد آمد و بر حجر اسمٰعیل ایستاد و بصدائے بلند ندا کرد اے گروہ قریش و اے طوائف عرب شمارا می خوانم بسوئے شہادت بوحدانیت خدا و ایمان آوردن بپیغمبری من و امری کنم شمارا کہ ترک کنید بت پرستی را و اجابت نمائید مرا در آنچہ شمارا باں می خوانم تا پادشاہان عرب گردید و گروہ عجم شمارا فرماں بردار شوند و در بہشت پادشاہاں باشید۔

پھر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور حجر اسمٰعیل کے پاس کھڑے ہو کر باآواز بلند ندا کی کہ اے گروہ قریش اور عرب کے لوگو میں تم کو خدا کی وحدانیت کے اقرار اور اپنی پیغمبری کی شہادت کی دعوت دیتا ہوں اور بت پرستی ترک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ میری بات مانو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اس کو قبول کرو تو عرب و عجم کے بادشاہ بن جاؤ گے اور بہشت میں بھی سلطنت

حاصل ہوگی۔

(حیات القلوب فارسی مطبوعہ تہران قم، مصنفہ علامہ مجلسی شیعہ ج 2 ص 375)

(حیات القلوب اردو مطبوعہ امامیہ کتب خانہ لاہور ج 2 ص 427)

☆☆☆☆☆☆☆

پس وحی نمود کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروبسوئے مردم و امر کن ایشاں راکہ بگویند لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 4)

ترجمہ: پھر وحی کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے پاس جاؤ اور کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اقرار کریں۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 43)

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو بوقت اسلام کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھایا:

وچوں داخل خانہ خدیجہ شداز شعاع خورشید جمالش خانہ منور شد خدیجہ گفت یا محمد ایں چہ نور است کہ در تو مشاہدہ می کنم فرمود کہ ایں نور پیغمبری است بگو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ خدیجہ گفت سالہا است کہ من پیغمبری ترامی دانم پس شہادت گفت وباں حضرت ایمان آورد۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 371)

اور جب حضرت خانہ خدیجہ میں داخل ہوئے آپ کے خورشید جمال کی شعاعوں سے سارا مکان منور ہوگیا۔ خدیجہ نے عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نور کیسا ہے جو میں آپ میں دیکھ رہی ہوں۔ فرمایا یہ نور رسالت ہے۔ کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہوں نے کہا کہ میں برسوں سے آپ کی پیغمبری کا حال جانتی ہوں۔ پھر کلمہ شہادتین پڑھ کر ایمان لائیں۔

(حیات القلوب ۔دو ج 2 ص 423)

☆☆☆☆☆☆☆

تب پہلے سب سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زوجہ محترمہ اپنی خدیجہ سے فرمایا کہ جس امید میں رات و دن رب ذوالمنن سے تم کو استدعا تھی۔ اب وہ وقت کامل اور مراد تمہاری حاصل ہے چاہئے کہ بصدق دل ایمان لاؤ اور مجھ کو رسول برحق اور فرستادہ خداوند خالق جانو۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ مژدہ جانفزا سن کو اسی دم مشرف باسلام ہوئیں اور شربت خوشگوار کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے کام و زبان اپنی کو ذائقہ ایمان کا بخشا۔ پھر حضرت نے ظاہراً حضرت علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ سے بھی یہی فرمایا چوں کہ وہ جناب روز و شب خدمت ان حضرت میں رہتے تھے اور عہد طفولیت سے خو کردہ الطاف سید ابرار اور فرماں بردار رسول مختار کے تھے۔ لہٰذا اس شیر کبریا نے بھی صدق دل سے اقتداء کیا۔

(غزوات حیدری اردو ترجمہ حملہ حیدری مرزا باذل شیعہ ص 29 مطبع نو لکشور لکھنؤ)

☆☆☆☆☆☆☆

جب گھر میں داخل ہوئے تو سب گھر منور ہو گیا۔ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یہ کیسا نور ہے۔ فرمایا یہ نور نبوت ہے کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جناب خدیجہ نے یہ کہا اور اسلام لے آئیں۔ (ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج ا ص 18)

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کر ایمان بخشا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا ایک طویل واقعہ شیعہ محدثین نے بزبان امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ تحریر کیا ہے۔ نے بقدر موافقت مضمون تحریر کیا جاتا ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ابوذر .... فتبعته فدفعنی الی بیت فیه حمزة علیه السلام فسلمت علیه وجلست فقال لی ما حاجتک فقلت هذا النبی المبعوث فیکم فقال وما حاجتک الیه قلت اومن به و اصدقه و اعرض علیه نفسی ولا یامرنی بشیء الا اطعته فقال تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله قال

فشهدت قال قدفعنی حمزة الی بیت فیه جعفر علیه السلام فسلمت علیه وجلست فقال لی جعفر علیه السلام ما حاجتک فقلت هذ النبی المبعوث فیکم قال وما حاجتک الیه فقلت اومن به و اصدقه واعرض علیه نفسی ولا یا مرنی بشیء الا اطعته فقال تشهد از لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله قال فشهدت فدفعنی الی بیت فیه علی فسلمت وجلست فقال ما حاجتک فقلت هذا النبی المبعوث فیکم قال وما حاجتک الیه قلت اومن به و اصدقه واعرض علیه نفسی ولا یا مرنی بشی 'الا اطاعته فقال تشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسولالله قال فشهدت فد فعنی الی بیت فیه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فسلمت وجلست فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ماحاجتک قلت النبی المبعوث فیکم قال وما حاجتک الیه قلت اومن به و اصدقه ولا یا مرنی بشی 'الا اطعته فقال تشهد ان لا اله الا الله وان م مدا رسول الله فقلت اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقال لی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یا ابا ذر انطلق الی بلا دک فانک تجد ابن عم لک قد مات ولیس له وارث غیرک فخذ ماله و اقم عند اهلک حتی یظهر امرنا قال فرجع ابو ذر فاخذ المال واقام عند اهله حتی ظهر امر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر میں آنجناب ابو طالب کے پیچھے روانہ ہوا انہوں نے مجھے اس گھر

تک پہنچا جہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کو سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت حمزہ نے فرمایا کیا کام ہے۔ میں نے کہا مجھے اس نبی علیہ السلام کی تلاش ہے جو تم میں بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا تجھے ان سے کیا کام ہے میں نے کہا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور تصدیق کروں گا اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں گا۔ اور ان کے ہر حکم کی اطاعت کروں گا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا تو میں نے گواہی دی۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسے مکان میں چھوڑا جہاں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تجھے کیا کام ہے۔ میں نے کہا یہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں مبعوث ہوئے ہیں مجھے ان کی تلاش ہے انہوں نے کہا تجھے ان سے کیا کام ہے۔ میں نے ان سے کہا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور تصدیق کروں گا اور اپنی جان پیش کروں گا اور ان کے ہر حکم کی اطاعت کروں گا انہوں نے کہا کیا تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کی گواہی دے گا۔ میں نے گواہی دی۔ پھر انہوں نے مجھے ایسے گھر میں پہنچایا جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ انہوں نے بھی پوچھا کہ تیری کیا حاجت ہے۔ میں نے کہا مجھے اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش ہے جو تم میں مبعوث ہوئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا تیری ان سے کیا حاجت ہے میں نے کہا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور تصدیق کروں گا اور اپنی جان پیش کروں گا اور ان کے ہر حکم کی اطاعت کروں گا انہوں نے فرمایا کیا تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا۔ میں نے گواہی دی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے اس گھر میں پہنچایا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا تیری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا میرا مقصود وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو تم میں مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تجھے ان سے کیا حاجت ہے میں نے عرض کیا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور تصدیق کروں گا اور جو حکم کریں گے، اطاعت کروں گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔ میں نے کہا میں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر اپنے شہر واپس چلے جاؤ۔ تم اپنے چچا زاد بھائی کو مردہ پاؤ گے

اور اس کا تمہارے سوا کوئی وارث نہیں ہے تم اس کا مال لے لینا اور جب تک ہمارا حکم ظاہر نہ ہو اپنے اہل و عیال میں ہی رہنا۔ فرمایا پھر ابوذر واپس چلے گئے اور مال لیا اور اپنے اہل و عیال کے پاس ہی ٹھیرے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔

(اصول کافی کتاب ج 8 ص 298 الروضہ مصنفہ محمد بن یعقوب کلینی مطبع طہران بازار سلطانی)

☆☆☆☆☆☆☆

کلبی باسناد معتبر از حضرت امام جعفر صادق روایت کردہ است ...... پس مرا با خود برد بخانہ کہ در آنجا حضرت حمزہ بود بر او سلام کردم و از حاجت من پرسید ہماں جواب گفتم گفت گواہی میدہی کہ خدا یکیست و محمد فرستادہ اوست گفتم اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ پس حمزہ مرا با خود برو بہ خانہ کہ حضرت جعفر طیار در آں جا بود سلام کردم و نشستم و از مطلب من سوال کرد وہماں جواب گفتم و تکلیف شہادتین کرد برزبان راندم پس جعفر برد مرا بخانہ کہ حضرت امیر المومنین دراں جا بود و بعد از سوال و امر شہادتین آنحضرت مرا بخانہ بردند کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف داشتند سلام کردم و نشستم و از حاجت من سوال نمودند و کلمہ شہادتین تلقین فرمودند۔ و چوں شہادتین گفتم فرمودند کہ ابوذر بجانب وطن خود برو و تا رفتن تو پسر عمی از تو فوت

کلینی نے معتبر اسناد سے حضرت صادق سے روایت کی ہے ...... تو مجھے اپنے ساتھ وہاں لے گے جس گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے میری غرض دریافت کی میں نے وہی جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم شہادت دیتے ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد اس کے رسول ہیں میں نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مجھے اس گھر میں لے گئے جس میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے بھی میری غرض دریانت کی میں نے وہی جواب دیا انہوں نے شہادتین کی خواہش کی۔ میں نے کلمہ شہادتین پڑھا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مجھے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے گھر لے گئے انہوں نے بھی سوال کے بعد شہادتین کا اقرار لیا اور مجھے اس

شدہ خواہد بود کہ بغیر از تو وارثے نداشتہ باشد مال او بگیر و نزد اھل و عیال خود باش تا امر نبوت ظاہر گردد۔ آخر بنزد ما بیا چوں ابوذر بوطن خویش باز آمد پسر عمش فوت شدہ بود و مال اورا بتصرف در آوردہ مکث نمود تا ہنگامی کہ حضرت بمدینہ ہجرت نمود و امر اسلام رواج گرفت و در مدینہ بخدمت حضرت مشرف شد۔

حیات القلوب فارسی ج 2 ص 919 خاتم المحدثین ملا باقر مجلسی طہرانی ایرانی شیعہ

مکان میں لے گئے جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت نے بھی میرا مدعا دریافت کیا اور کلمہ شہادین کی تلقین فرمائی۔ میں نے کلمہ شہادتین کا اقرار کیا تو حضرت نے فرمایا اے ابوذر اپنے وطن واپس جاؤ تمہارے پہنچنے تک تمہارے چچا زاد بھائی کا انتقال ہو چکا ہو گا اور تمہارے سوا اس کا کوئی اور وارث نہ ہو گا۔ اس کا مال لے لو اور اپنے اہل و عیال کے پاس رہو یہاں تک کہ میں اپنی نبوت کا اعلان کروں۔ پھر میرے پاس چلے آنا۔ غرض ابوذر رضی اللہ عنہ' اپنے وطن واپس آئے تو ان کے چچا زاد بھائی کا انتقال ہو گیا تھا انہوں نے ان کے تمام مال و اسباب پر قبضہ کیا اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دین اسلام رائج ہوا تو وہ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حیات القلوب اردو ج 2 ص 965

☆☆☆☆☆☆☆

پس حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھے اس گھر میں لے گئے جہاں رسول تھے۔ حضرت نے فرمایا تم کیسے آئے؟ میں نے کہا آپ پر ایمان لانے اور تصدیق کرنے کے لیے۔ فرمایا کہو اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ میں نے یہ کلمات زبان پر جاری کیے۔ حضرت نے فرمایا اب تم اپنے شہر کو جاؤ تمہارا بھائی مرگیا ہے۔ اس کا مال اپنے قبضہ میں کرو اور وہیں رہو جب تک اعلان رسالت کا حکم ہو' اللہ دنیا و آخرت میں تمہاری مدد کرے گا۔ جب میں وطن گیا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا۔ (ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب شیعہ ج ا ص 38)

تبصرہ: کتاب "کلمہ علی ولی اللہ" جس کے مندرجات پر سیر حاصل بحث تو ان شاء اللہ العزیز آئندہ صفحات میں کی جائے گی۔ اس کتاب کے مصنف صاحب' جو ماشاء اللہ ایم۔ اے بھی ہیں اور ساتھ ساتھ تاج الافاضل بھی ہیں کتاب کے صفحہ نمبر 8 پر اپنے مخصوص فاضلانہ انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"میرے عرض کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار پر نہ اسلام ہی مکمل ہوتا ہے نہ ایمان" نعوذ باللہ

گزشتہ صفحات جن کا حوالہ جات کا ماخذ ہی کتب اہل تشیع ہیں۔ تاج الافاضل صاحب کے فاضلانہ انداز تحریر کو نہایت خوب صورتی سے اجاگر کر رہی ہیں کہ:

1:- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کی جاتی ہے کہ لوگوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھائیں۔

2:- گروہ قریش کو بلایا جاتا ہے اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اسی کلمۂ پاک کے ساتھ۔

3:- ام المومنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ ہی دولت ایمان سے سرفراز فرماتے ہیں۔

4:- شیر کبریا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اقتداء میں یہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھتے ہیں۔

5:- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جو حقیقی معنوں میں شیر خدا شیر رسول اور سید الشہداء ہیں (ملاحظہ ہو اصول کافی ج 1 ص 137) نے

بھی یہی کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھا۔

6:- حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سبز پروں کے ساتھ جنت میں اڑنے والا فرمایا انہوں نے بھی یہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھا۔

یاد رہے کہ "علی و حمزہ و جعفر (رضی اللہ عنہم) از اہل بیت من اند" انہی بزرگوں سے متعلق یہ الفاظ شیعہ کتب میں موجود ہیں (حیات القلوب ج 2' ص 863)

7:- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جن کے متعلق (بقول شیعہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آسمان نے سایہ نہیں ڈالا اور زمین نے بوجھ نہیں اٹھایا کسی شخص کا جو ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا ہو۔ (حیات القلوب فارسی ص 924) انہوں نے بھی جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ایمان لانے کی خواہش ظاہر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کر ہی ایمان میں داخل فرمایا۔

حیرت کی بات ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا اسلام و ایمان اسی کلمہ پاک سے ہو' حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی کلمہ پاک کو پڑھ کر ایمان لائیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہی کلمہ پاک پڑھیں۔ حضرت حمزہ و حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما بھی یہی کلمہ پڑھیں کہ جس میں علی ولی اللہ کے الفاظ کی کوئی ادنیٰ رمق بھی موجود نہیں' اور بے چارے تاج الافاضل ہیں کہ ان کا نہ اسلام مکمل ہوتا ہے نہ ایمان' جب تک اصلی اور اجماعی کلمہ کے ساتھ اپنا من پسند کلمہ علی ولی اللہ نہ شامل کر لیں (چہ خوب) کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ' حضرت علی المرتضیٰ' اپنے چچا حمزہ و جعفر اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم اور جمیع امت کا ایمان عزیز نہ تھا کہ ان کو اس کلمہ علی ولی اللہ کے ساتھ ملانے سے محروم رکھا۔

شیفتہ صاحب خدا لگتی کہنا کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنی ماں' ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ سے بھی ناراض تو نہیں ہو گئے کہ انہوں نے بروقت آپ کے پسندیدہ کلمہ علی ولی اللہ کی وکالت کیوں نہیں کی۔

اور ایمان کی بات کہنا' خدا نہ کرے نہ کیا' بالفرض اگر آپ کو بھی وہ زمانہ حاصل ہو جاتا اور آپ بھی اس نورانی و مقدس رسول کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب یہ کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا رہے ہوتے' آپ انہیں اپنے پسندیدہ کلمہ علی ولی اللہ بھی ساتھ شامل کرنے کا مشورہ دیتے یا نہ۔

اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وحی ربانی کے مطابق اسی کلمہ پاک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تبلیغ پر مامور و پابند تھے۔ آپ کا مشورہ تو ماننے سے رہے اور آپ کو بھی جب اپنا کلمہ علی ولی اللہ ہی پسند ہے تو کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بات مان لیتے یا اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتے ہوئے فاخرج کا خطاب حاصل کر کے واپس تشریف لے آتے۔

شیفتہ صاحب ایمان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رضا کے مطابق چل کر ہی حاصل ہو سکتا ہے' خدا کرے وہ سب کو نصیب قسمت ہو۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆

انبیاء سابقین علیہم السلام کے کلموں میں بھی اوصیاء کا ذکر نہ تھا

اگر بزعم شیعہ حضرات علی رضی اللہ عنہ کو وصی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مان بھی لیا جائے تو اس بات سے بھی کلمہ علی ولی اللہ ثابت کرنا خلاف سنت الہیہ و خلاف انبیاء سابقین ہے چنانچہ شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں حیات القلوب [1] تحفتہ العلوام [2] نماز امامیہ [3] میں کلمہ لا الہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ لا الہ الا اللہ موسی کلیم اللہ لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ تو موجود ہے مگر ان کے ساتھ کسی وصی ولی اللہ کا ذکر نہیں ہے۔

اگر کلمہ میں وصی کا ذکر جز کلمہ ہوتا تو انبیاء سابقین علیہم السلام کے اوصیاء کا ذکر بھی ضرور ان کے کلموں میں شامل ہوتا۔

---

(1) صفحہ نمبر 666 جلد 1 فارسی (2) صفحہ نمبر 69 (3) صفحہ نمبر 118

انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام اور کلمہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت آدم علیہ السلام:

و در حدیث دیگر از حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منقول است کہ چوں آدم علیہ السلام از آں درخت خورد سر بسوئے آسماں بلند کرد و گفت سوال میکنم از تو بحق محمد کہ مرا رحم کنی پس حق تعالیٰ وحی کرد بسوئے او کہ محمد کیست آدم گفت خداوندا چوں مرا آفریدی نظر نمودم بسوئے عرش تو وديدم کہ در آں نوشتہ بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس دانستم کہ احدے قدرش عظیم ترنیست از آں کہ نام اورا بانام خود قرار دادہٴ پس خدا وحی نمود کہ اے دم او آخر پیغمبران است از ذریت تو اگر او نمی بود ترا خلق نمی کردم۔

اور دوسری حدیث میں انہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے درخت ممنوعہ سے کھایا تو سر آسمان کی جانب بلند کر کے عرض کی کہ اے پالنے والے میں تجھ سے بحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما خداوند عالم نے ان پر وحی کی کہ محمد کون ہیں۔ عرض کی پالنے والے جب تو نے مجھے خلق فرمایا تو میں نے عرش کی جانب دیکھا جس پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے سمجھا کہ کسی اور کی ایسی قدر و منزلت تیرے نزدیک نہیں ہے کہ اپنے نام کے ساتھ تو نے ان کے نام کو جمع کر دیا ہے تو خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اے آدم وہ تمہاری ذریت سے ہیں اور سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ اگر

وہ نہ ہوتے تو میں تم کو خلق نہ کرتا۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 202) (حیات القلوب اردو ج 2 ص 250)

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

فالتقی معہ جبرئیل فی الھواء وقد وضع فی المنجنیق فقال یا ابراھیم ھل لک الی حاجہ فقال ابراھیم اما الیک فلا و اما الی رب العالمین فنعم فدفع الیہ خاتما علیہ مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الجات ظھری الی اللہ واسندت امری الی اللہ وفوضت امری الی اللہ۔

ترجمہ:

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جبریل امین علیہ السلام نے ہوا میں ملاقات کی اور اس وقت ابراہیم علیہ السلام کو گوپھن میں رکھ دیا گیا تھا اور کہا اے ابراہیم علیہ السلام کیا آپ کو مجھ سے کوئی حاجت ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تم سے کوئی حاجت نہیں ہے ہاں خدا سے ضرور ہے۔ پس جرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک انگوٹھی دی جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ الجات ظھری الی اللہ واسندت امری الی اللہ وفوضت امری الی اللہ لکھا ہوا تھا۔

(تفسیر قمی شیعہ ج 2 ص 73)

پس جبریل ابراہیم را ملاقات کرد درمیاں ہوا کہ از منجنیق جدا شدہ بود و گفت اے ابراہیم آیا ترا بسوئے من حاجتے ہست فرمود اما بسوئے تو حاجتے ندارم و بسوئے پروردگار عالمیان دارم پس انگشتری با او داد کہ بر آں نقش کردہ بودند لا الہ الا

اس وقت جبریل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوا میں ملاقات کی جبکہ وہ منجنیق سے جدا ہو چکے تھے اور پوچھا کہ اے ابراہیم علیہ السلام کوئی حاجت مجھ سے ہے آپ نے فرمایا کوئی حاجت تم سے نہیں ہے لیکن عالموں کے پروردگار

الله محمد رسول الله الجات ظهری الی الله واسندت امری الی الله و فوضت امری الی الله پس حق تعالیٰ وحی فرمود باآتش کو نی بردا یعنی باش سرد۔

(حیات القلوب فارسی ج ۱ ص 173)

سے میری حاجت ضرور ہے' اس وقت جبریل نے ان کو ایک انگوٹھی دی جس پر نقش تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول الله الجات ظهری الی الله واسندت ظهری الی الله و فوضت امری الی الله پھر خدا نے آگ کو وحی کی کہ کونی بردا یعنی ٹھنڈی ہو جا۔

(حیات القلوب اردو ج ۱ ص 220)

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام نے جو دو یتیم لڑکوں کی دیوار بنائی اور گری ہوئی دیوار کو بنانے کی وجہ جو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کے سامنے بیان کی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اسے یوں بیان فرمایا ہے واما الجدار فکان لغلمین یتیمین فی المدینته وکان تحته کنزلهما وکان ابو هما صالحا (رہی وہ دیوار' وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا) (پارہ 16 سورہ کہف آیت نمبر 82)

کنز یعنی وہ خزانہ جو دیوار کے نیچے تھا وہ کیا چیز تھی؟ کتب احادیث و تفاسیر اہل سنت میں بے شمار حوالہ جات ہیں کہ وہ سونے کی بنی ہوئی ایک تختی تھی جس پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا مگر اس وقت صرف شیعہ حضرات کی کتابوں سے ہی استفادہ مناسب رہے گا۔

وقیل کان لوحا من ذهب وفیه مکتوب عجبا لمن یومن بالقدر کیف یحزن عجبا لمن ایقن بالرزق کیف یتعب عجبا لمن ایقن بالموت کیف یفرح عجبا لمن یومن بالحساب کیف یغفل عجبا لمن رای الدنیا و

تقلبها باهلها كيف يطمن اليها لا اله الا الله محمد رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) عن ابن عباس والحسن وروی ذالك عن ابی عبدالله عليه السلام

ترجمہ:

کہا گیا ہے کہ وہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی جس میں لکھا ہوا تھا۔ تعجب ہے اس شخص پر جو قضا و قدر پر ایمان رکھے اور غمگین ہو۔ تعجب ہے اس شخص پر جسے رزق ملنے کا یقین ہو اور مشکل میں پڑے۔ تعجب ہے اس پر جسے موت کا یقین ہو وہ کس طرح خوش رہتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو حساب پر ایمان رکھنے کے باوجود غافل رہتا ہو۔ تعجب ہے اس پر جو دنیا کے تغیر و تبدل کو دیکھ کر بھی دنیا میں مطمئن رہتا ہو۔ لا اله الا الله محمد رسول الله حضرت عبداللہ بن عباس و حسن بصری رضی اللہ عنہم کے علاوہ اسے امام جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ (تفسیر مجمع البیان ج 6 ص 488)

وہمیں مروی از حضرت امام ابی عبداللہ علیہ السلام می باشد یعنی کنز مذکور لوحے بود از طلا و دراں مکتوب بود تعجب است از کسے کہ بقضاء و قدر ایمان آورد پس چگونہ محزون میشود و تعجب است از کسے کہ ایمان و ایقان برزق دارد پس چگونہ تعجب می کند و عجب است از کسے کہ بموت ایمان و ایقان دارد پس چگونہ مسرور و خوش حال میشود و تعجب است از کسے کہ بہ یوم الحساب ایمان آوردہ باشد پس چگونہ غافل میشود و تعجب است از کسے کہ تقلب دنیا و اہل آں را مشاہدہ نماید پس چگونہ باں مطمئن میباشد و در ختم

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی روایت کیا گیا ہے یعنی مذکورہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی اور اس میں لکھا ہوا تھا تعجب ہے اس شخص سے جو قضا و قدر پر ایمان لایا پھر کس طرح غمگین رہتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص سے کہ جو اللہ کی طرف سے رزق ملنے کا ایمان اور یقین رکھے اور پھر کس طرح تعجب کرتا ہے اور تعجب ہے اس شخص سے کہ موت پر ایمان و یقین کے بعد کس طرح خوش حال و مسرور رہتا ہے تعجب ہے اس شخص سے کہ قیامت پر ایمان بھی رکھتا ہو اور غافل بھی رہتا ہو

این عبارت نوشتہ بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تعجب ہے اس شخص سے کہ دنیا اور اہل دنیا کی تبدیلی کو دیکھتا ہے اور پھر کس طرح اس دنیا کے ساتھ اطمینان بھی حاصل کرتا ہے اور اس عبارت کے آخر میں لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(تفسیر لوامع التنزیل سید علی الحائری القمی الرضوی لاہوری پارہ 16 ص 25)

☆☆☆☆☆☆☆

بسند ہائے معتبر بسیار از حضرت امیر المومنین علیہ السلام و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق و امام رضا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین منقول است کہ گنج آں دو پسر کہ در زیر دیوار بود لوحی بود از طلاء کہ ایں مواعظ در آں نوشتہ بودند لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(حیات القلوب فارسی ج 1 ص 393)

بہت سی معتبر سندوں کے ساتھ حضرت امیر المومنین (علی) اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور امام رضا علیہم صلوٰۃ اللہ سے منقول ہے کہ جو خزانہ ان دونوں لڑکوں کا اس دیوار کے نیچے تھا وہ سونے کی ایک تختی تھی جس پر کلمہ اور موعظہ نقش تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور پھر اس کے بعد وہی نصیحتیں درج ہیں۔

(حیات القلوب اردو ج 1 ص 500)

عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال کان ذالک الکنز لوحا من ذہب فیہ مکتوب بسم اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ خزانہ ایک سونے کی

تختی تھی جس میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (تفسیر قمی ج 2 ص 40)

☆☆☆☆☆☆☆

لوح من ذهب فيه مكتوب بسم الله الرحمن الرحيم لا اله الا الله محمد رسول الله

ترجمہ:

وہ ایک تختی تھی سونے کی جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور اس کے بعد ویسی ہی نصیحتیں درج ہیں۔ (رجال الکشی ص 498 مطبوعہ کربلاء)

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ملائکہ کرام علیہم السلام:

وچوں نہ ماہ گزشت حق تعالیٰ بملائکہ ہر آسماں وحی نمود کہ فرو روید بسوئے زمین پس دہ ہزار ملک نازل شدند و بدست ہر ملک قندیلے از نور بود روشنی می داد بے روغن و بر ہر قندیلے نوشتہ بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و بر دور کعبہ معظمہ ایستادند و می گفتند ایں نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔

اور جب (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ مبارک میں) نو مہینے گزر گئے خدا نے ہر آسمان کے فرشتوں کو وحی فرمائی کہ زمین پر جاؤ تو دس ہزار فرشتے نازل ہوئے' ہر فرشتے کے ہاتھ میں نور کی ایک قندیل تھی جن سے بغیر تیل کے روشنی ظاہر ہوتی تھی اور ہر قندیل پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔ وہ فرشتے مکہ معظمہ کے گرد جمع ہوئے اور کہتے تھے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 82)

کا نور ہے۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 126)

☆☆☆☆☆☆☆

چوں ثلث شب گزشت حق تعالی جبرئیل را امر فرمود کہ چہار علم از بہشت بزمین آورد و علم سبز را برکوہ قاف نصب کرد و برآں علم سفیدی دو سطر نوشتہ بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و علم دوم را برکوہ ابو قبیس نصب کرد و آں علم دو شقہ داشت و بریک شقہ نوشتہ بود لا الہ الا اللہ و برشقہ دیگر نقش کردہ بودند لا دین الا دین محمد بن عبداللہ و علم سیم را بربام کعبہ زد و برآں نوشتہ بودند طوبی لمن امن باللہ وبمحمد و الویل لمن کفربہ و ردبہ علیہ حرفامما یاتی بہ من عند ربہ چہارم را بر بیت المقدس زد و برآں نوشتہ بودند لا غالب الا اللہ والنصرللہ ولمحمد

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 84)

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک کے بعد) ثلاث رات گزرنے کے بعد بحکم خدا جناب جبرئیل علیہ السلام بہشت سے چار علم لائے' سبز علم کوہ قاف پر نصب کیا جس پر سفید حرفوں سے دو سطروں میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ دوسرے علم کو کوہ ابو قیس پر نصب کیا جس کے دو پھریرے تھے پہلے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر لا دین الا دین محمد ابن عبداللہ تحریر تھا۔ تیسرا علم بام کعبہ پر کھڑا کیا جس پر طوبی لمن امن باللہ وبمحمد والویل لمن کفر بہ ورد علیہ حرفا مما یاتی بہ من عند ربہ چوتھے علم کو بیت المقدس پر نصب کیا جس پر لا غالب الا اللہ والنصر للہ ولمحمد لکھا ہوا تھا۔

(حیات القلوب اردو ترجمہ ج 2 ص 128)

حضور ﷺ کی انگوٹھی مبارک پر

کلمہ میں بھی "علی ولی اللہ" نہ تھا

و بسند معتبر دیگر از حضرت صادق علیہ السلام منقول است کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم دو انگشتری داشت بر یکے نوشتہ بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و بر دیگرے نوشتہ بود صدق اللہ

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 156)

دوسری معتبر حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا دوسری پر صدق اللہ تحریر تھا۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 202)

☆☆☆☆☆☆☆

کان یا مر بالمعروف وینھی عن المنکر بلغ عمرہ ثلاثا وستین سنتہ ولم یخلف بعدہ الا خاتما مکتوب علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ترجمہ:

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اچھے کاموں کا حکم فرمایا کرتے اور برے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے آپ کی عمر تریسٹھ سال کو پہنچی تھی اور آپ نے اپنے پیچھے صرف ایک انگوٹھی مبارک چھوڑی جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(تفسیر قمی ج 2 ص 271)

قلم نے بھی کلمہ "علی ولی اللہ" نہیں لکھا

بلکہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہی لکھا

وبسوئے قلم وحی نمود کہ بنویس توحید مرا پس قلم ہزار سال مدہوش گردید از شنیدن کلام الٰہی و چوں بہ ہوش باز آمد گف پروردگارا چہ بنویسم فرمود بنویس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس چوں قلم نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم راشنید بسجدہ افتاد و گفت سبحان الواحد القہار سبحان العظیم الاعظم پس سربرداشت و شہادتین رانوشت

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 10)

اور قلم کو وحی فرمائی کہ میری توحید لکھ، وہ کلام الٰہی سن کر ہزار سال تک مدہوش رہا۔ جب ہوش میں آیا تو عرض کیا اے پالنے والے کیا لکھوں فرمایا لکھو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب قلم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا تو سجدہ میں گر پڑا اور کہا سبحان الوحد القہار سبحان العظیم الا عظم پھر سر اٹھا کر شہادتیں یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تحریر کیا۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 49)

نیز (جلاء العیون اردو، ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور ج 1 ص 57)

ایمان کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ہی نام ہے۔

عن جمیل بن دراج قالت سالت ابا عبداللہ علیہ السلام عن الایمان فقال شہادۃ ان لا الہ اللہ و ان محمدا رسول اللہ

ترجمہ:

جمیل بن دراج نے کہا میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ایمان

کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔
(اصول کافی عربی مطبوعہ نو لکشور لکھنؤ ج1 ص 382)

اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر راضی ہوتا ہے جو "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتے ہیں۔

فاما اللتان ترضون اللہ بہما فشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ دو چیزیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کی گواہی دینا ہے۔
(تفسیر مجمع البیان اہل تشیع ج 2 ص 276 مطبوعہ بیروت لبنان)
(من لا یحضرہ الفقیہ اہل تشیع مطبوعہ طہران ج 2 ص 59)

☆☆☆☆☆☆☆

مدینہ پاک میں پہلے جمعۃ المبارک کے خطبہ میں بھی کلمہ پاک میں "علی ولی اللہ" نہیں پڑھا گیا۔

وکانت ہذہ الجمعۃ اول جمعۃ جمعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الاسلام فخطب فی ہذہ الجمعۃ وہی اول خطبۃ خطبہا بالمدینۃ فیما قیل فقال الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واستہدیہ و اومن بہ ولا اکفرہ و اعادی من یکفرہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمد عبدہ

ورسولہ۔

ترجمہ:

اور یہ اسلام میں پہلہ جمعہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا اور اس جمعۃ المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور یہی وہ خطبہ ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ پاک میں یہ پہلا خطبہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **الحمد للہ احمدہ واستعینہ .... اشھد ان لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔**

(تفسیر مجمع البیان ج 10 ص 286 مطبع بیروت لبنان)

☆☆☆☆☆☆☆

جو شخص یہ کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

پڑھے اس پر آتش دوزخ حرام ہے۔

جنگ تبوک میں مسلمانوں پر بھوک کا غلبہ ہوا' لوگوں نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ہم اونٹ نحر کر دیں۔ فرمایا فرش بچھاؤ۔ پھر آپ نے دعا فرمائی۔ ایک شخص مٹھی بھر کھجوریں لایا' دوسرا کچھ اور لایا' تیسرا مٹھی بھر دوسری غذا لایا اور یہ سب چیزیں فرش پر رکھ دیں پھر حضرت نے دعا کر کے فرمایا اپنے اپنے برتن بھر لو۔ پس لشکر کا کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے اپنا برتن پر نہ کر لیا اور ہر ایک نے شکم سیر ہو کر کھا لیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ** پھر فرمایا جو یہ کلمہ زبان پر جاری کرے۔ آتش دوزخ اس پر حرام ہے۔

(مجمع الفضائل اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 1 ص 39)

☆☆☆☆☆☆☆☆

جو کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لے اس سے جنگ نہیں۔

علی بن ابراہیم روایت کردہ است کہ چوں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از جنگ خیبر مراجعت نمود اسامہ بن زید را بالشکرے بسوئے بعضے از شہرہا یہود فرستاد در ناحیہ فدک کہ ایشاں را بسوئے اسلام دعوت نماید و در بعضے ازاں شہرہا مردے از یہود بود کہ اور امرداس بن نہیک فدکی می گفتند چوں لشکر حضرت رادید اہل و مال خود را جمع کرد بناحیۂ کوہ رفت و عرض کرا **اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ** پس اسامہ باسلام او اعتنا نکرد و نیزہ بر او زدو اور راکشت وقتیکہ بخدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگشت و واقعہ را عرض کرد حضرت فرمود چرا کشتی مردے را کہ کلمۂ اسلام گفت اسامہ عرض کرد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمہ را از ترس کشتہ شدن گفت فرمود تو پردہ دل اور اشگافتی

علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ خیبر سے واپس آئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ فدک کے اطراف میں یہودیوں کے ایک شہر پر بھیجا کہ ان کو دعوت اسلام دیں۔ انہی شہروں میں سے کسی شہر میں ایک مرد یہودی رہتا تھا جس کو مرداس بن نہیک فدکی کہتے تھے۔ جب اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کو مشاہدہ کیا اس نے اپنا تمام مال و اسباب اور اہل و عیال کو جمع کیا اور سب کو لے کر پہاڑ پر چلا گیا اور وہاں سے **اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ** کا نعرہ لگاتا رہا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے اسلام کو باور نہ کیا اور نیزہ مار کر اس کو مار ڈالا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

کہ بدائی از ترس گفت و تو را باد او چکار است پس حق تعالی ایں آیہ را فرستاد ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 616)

واپس آئے اور واقعہ بیان کیا۔ حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا جب اس نے کلمۂ اسلام زبان پر جاری کیا تو تم نے اسے کیوں قتل کیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس نے قتل کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کیا تو نے اس کے دل کو چیر کر دیکھا تھا کہ وہ خوف سے کلمہ پڑھ رہا ہے۔ تجھ کو اس کے دل سے کیا واسطہ تھا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ولا تقولو لمن القی الیکم السلام لست مومنا

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 671)

☆☆☆☆☆☆☆

قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈا پر بھی کلمہ "علی ولی اللہ" نہیں ہو گا۔

حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود کہ من در آنروز بیایم و جامہ اے

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میں نور کا لباس

از نور پوشیده باشم و تاج پادشاہی و اکلیل کرامت برسر داشتہ باشم و علی ابن ابی طالب، علیہ السلام درپیش روئی من رود و لواو علم در دست او باشد وآں لواء حمداست و براں لواء نوشتہ باشد کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ المفلحون هم الفائزون باللہ۔

پہنے ہوئے اور سر پر بادشاہی اور بزرگی کا تاج پہنے ہوئے آؤں گا اور حضرت علی علیہ السلام میرے آگے منہ کے سامنے چلیں گے اور جھنڈا ان کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ لواء حمد ہے اور اس جھنڈے پر لکھا ہوا ہوگا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلاح یافتہ لوگ ہی مراد کو پہنچنے والے ہیں اللہ کی مدد کے ساتھ۔

حق الیقین علامہ محمد باقر مجلسی شیعہ ج 2 ص 446 مطبوعہ تہران

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت آدم (علیہ السلام) اور ان کی تمام اولاد میرے رایت (جھنڈا) کے سایہ میں ہوگی جس کا طول ایک ہزار سال کی راہ ہوگا۔ اس کی سنان یاقوت سرخ کی ہوگی اور لکڑی براق چاندی کی ہوگی اور اس کا نیچے کا حصہ سبز موتی کا ہوگا اس کی تین ڈوریاں ہوں گی۔ ایک مشرق کی طرف ایک مغرب کی طرف اور تیسری وسط دنیا میں۔ ان پر تین سطریں لکھی ہوں گی پہلی بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری الحمد اللہ رب العلمین تیری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

(مجمع الفضائل ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب ج 2 ص 440)

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی آسمانوں کی کنجی پر بھی کلمہ

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے "علی ولی اللہ" نہیں ہے۔

گفتند کلید آنہا چیست گفت گواہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ است۔

(حیات القلوب فارسی ج 1 ص 663)

علماء یہود نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آسمانوں کی کنجی کیا ہے؟ فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار۔

(حیات القلوب اردو ج 1 ص 874)

☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تھی۔

اس میں "علی ولی اللہ" نہیں تھا۔

پس اسرافیل مہرے بیرون آورد کہ در دو سطر نوشتہ بود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس آں مہر را بر میان دو کتف آنحضرت گزاشت تا نقش گرفت۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 105)

پھر اسرافیل علیہ السلام نے ایک مہر نکالی جس پر دو سطروں میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان نقش کیا۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 149)

دور مہرے پیغمبری کہ درمیان دو کتف اوست دو سطر نوشتہ است سطر اول "لا الہ الا اللہ" سطر دوم "محمد رسول اللہ"۔

اس کے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں شانوں کے درمیان پیغمبری کی دو مہریں ہیں جن میں دو سطروں میں لکھا ہوا

ہے۔ ایک پر "لا الہ الا اللہ" دوسری سطر پر "محمد رسول اللہ"۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 51) (حیات القلوب اردو ج 2 ص 93)

☆☆☆☆☆☆☆
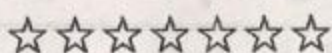
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے براق کی آنکھوں کے درمیان بھی

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تھا "علی ولی اللہ" نہیں تھا۔

وفوق الحمار دون البغل وسرجه من ياقوته حمراء وركابه من درة بيضاء مذمومة بالف زمام من ذهب عليه جناحان مكللان بالدر والياقوت والزبرجد مكتوب بين عينيه لا اله الله وحده لا شريك له وان محمدا رسول الله۔

ترجمہ:

براق گدھے سے بڑے قد والا اور خچر سے چھوٹے قد کا تھا اس کی زین سرخ رنگ کی تھی۔ رکاب سفید موتیوں کی اور ہزار لگام اسے سونے کی دی گئی تھی۔ اس کے دونوں پر موتیوں' یاقوت اور زبرجد سے مرصع تھے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(الاحتجاج الطبرسی ج1 ص 57 مطبوعہ بیروت لبنان)

☆☆☆☆☆☆☆
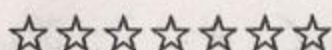
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرف بھی تشریف لے جاتے

شجر و حجر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتے۔

و بر سنگ و کلوخ کہ میگذشت با آواز بلند اورا ندای کروند کہ: السلام علیک یا محمد السلام علیک یا احمد السلام علیک یا حامد السلام علیک یا محمود السلام علیک یا صاحب القول العدل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 103)

جس پتھر اور ڈھیلے کی طرف حضرت علیہ السلام کا گزر ہوتا باواز بلند وہ ندا دیتا السلام علیک یا محمد السلام علیک یا احمد السلام علیک یا حامد السلام علیک یا محمود السلام علیک یا صاحب القول العدل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 147)

و جبریل علیہ السلام سہ علم در پیش آنحضرت گشود و کوہ ہائے مکہ شادی کروند و بلند شدند و درختاں و مرغاں و ملائکہ ہمہ آوازبلند کروند و گفتند لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(حیات القلوب فارسی ج ص 143)

اور جبریل علیہ السلام تین علم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے سامنے لے کر چلے پہاڑ مسرت میں بالیدہ ہوئے درخت طیور اور فرشتے سب نے آوازیں بلند کیں اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(حیات القلوب اردو ص 188)

☆☆☆☆☆☆☆

ہرنی نے بھی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہی پڑھا۔

یہ روایت زید بن ارقم، انس بن مالک، ام سلمہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گزر ایک ہرنی کی طرف سے ہوا جس کو ایک یہودی نے خیمہ کی رسی سے باندھ رکھا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں دو بچوں کی ماں ہوں جو بھوکے ہیں اور میرے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہے۔ پس آپ مجھے کھول دیجئے میں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ حضرت نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تو واپس نہ آئے۔ اس نے کہا خدا میرے اوپر عذاب کرے اگر میں نہ لوٹوں۔ حضرت نے اس کی رسی کھولی۔ وہ چلی گئی اور اپنے بچوں سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم دودھ نہ پیئیں گے۔ دراں حالیکہ تیرے ضامن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری وجہ سے پریشانی میں ہیں۔ پس وہ اپنے بچوں کو لے کر حاضر ہوگئی اور حضرت کے قدموں پر گر پڑی اور دونوں بچے اپنے سر حضرت علیہ السلام کے قدموں پر ملنے لگے یہودی رونے لگا اور اسلام لے آیا اور کہا میں نے رہا کیا۔ اور ایک مسجد بنا دی حضرت نے اس کے گلے میں ایک پٹہ ڈال دیا اور فرمایا تمہارا گوشت شکاریوں پر حرام ہے زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اس ہرنی کو دیکھا کہ جنگل میں تسبیح الٰہی کرتی تھی اور کہتی تھی **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**

(مناقب ابن شہر آشوب اردو ج1 ص 37)

نیز حیات القلوب میں یہی واقعہ لکھ کر کہا کہ بیان کرتے ہیں اس شکاری کا نام اہیب بن سماع تھا اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سنا ہرنی کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھتی تھی۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 308)

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 357)

☆☆☆☆☆☆☆

جن بھی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

ہی پڑھتے ہیں "علی ولی اللہ" نہیں۔

حیات القلوب میں سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا بیان کیا گیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ تین راتیں ایک جن میرے پاس آتا رہا اور اس نے چند اشعار پڑھے جن کا مطلب تھا مجھے جنوں پر اور ان کے اونٹوں پر سوار ہونے پر تعجب ہے جو مکہ کی جانب طلب ہدایت کے لیئے روانہ ہیں اور تو غافل ہے اٹھ اور سامان سفر درست کر کے مکہ میں بہترین اولاد ہاشم کے پاس جا۔ تیسری رات میں نے پوچھا جن کے بارے میں تم کہتے ہو وہ کہاں ہیں۔ اس نے کہا وہ مکہ میں ظاہر ہوئے ہیں اور لوگوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے ایمان لانے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بیان کیا۔ ملخصا

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 353 / حیات القلوب اردو ج 2 ص 404)

☆☆☆☆☆☆☆

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

ہی پڑھا کرتے تھے "علی ولی اللہ" نہیں۔

چوں اسید نشست و مصعب سورہ از قرآن بر او خواند نور اسلام خانہ دلش را روشن کرد و پرسید کہ کسی کہ داخل این امر میشود چکاری کند گفت غسل می کند و

حضرت اسید بن حضیر نے بھی بوقت اسلام یہی کلمہ پڑھا جب اسید (رضی اللہ عنہ) بیٹھ گئے مصعب (رضی اللہ عنہ) نے قرآن کی ایک سورت ان کو سنائی جس

دو جامہ پاک می پوشد و شہادتین می گوید و دو رکعت نمازی کند پس اسید خود را با جامئہ در چاہ افگند و غسل کرد و بیروں آمد و جامہ ہائے خود را افشرد و گفت شہادت رابر من عرض کن پس کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ گفت و دو رکعت نماز ادا کرد۔

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 448)

سے ان کے دل میں ایمان کا نور جلوہ گر ہوا اسید (رضی اللہ عنہ) نے پوچھا جو شخص اس دین میں داخل ہوتا ہے اس کو کیا کرنا چاہئے مصعب (رضی اللہ عنہ) نے کہا پہلے وہ غسل کرتا ہے اور پاک کپڑے پہنتا ہے اور کلمہ شہادتیں زبان پر جاری کرتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے۔ یہ سن کر اسید رضی اللہ عنہ کنویں میں لباس پہنے ہوئے اترے اور غسل کیا پھر باہر آئے اور اپنے کپڑوں کو نچوڑا اور کہا کلمہ شہادتین مجھے سکھاؤ پھر (اسید رضی اللہ عنہ) نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 498)

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بھی بوقت اسلام

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہی پڑھا "علی ولی اللہ" نہیں پڑھا

پس حضرت اور اپنہاں کرد و ایشاں را طلبیہ و گفت عبداللہ بن سلام چگونہ است درمیان شما گفتند بہتر ماست و فرزند بہتر ماست و مہتر ماست و فرزند مہتر ماست و

پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) کو چھپا دیا اور یہودیوں کو طلب فرمایا اور پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا شخص

عالم ماست و فرزند عالم ماست فرمود کہ اگر او مسلمان شود شما مسلمان می شوید گفتند خدا اورا پناہ دہد ازیں پس حضرت فرمود کہ اے عبداللہ بیروں بیا بسوئے ایشاں عبداللہ بیرون آمدو گفت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ

(حیات القلوب فارسی ج 2 ص 473)

ہے۔ وہ بولے ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کا فرزند ہے اور ہم میں سب سے بلند مرتبہ اور سب سے بلند مرتبہ کا فرزند ہے اور ہمارا عالم ہے اور ہمارے عالم کا بیٹا ہے یہ سن کر حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو تم لوگ بھی مسلمان ہو جاؤ گے وہ کہنے لگے خدا اس کو اس امر سے اپنی پناہ میں رکھے یہ سن کر حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا عبداللہ باہر آجاؤ۔ عبداللہ ان کے سامنے آگئے اور کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا رسول اللہ

(حیات القلوب اردو ج 2 ص 523)

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ نے بھی "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے ساتھ "علی ولی اللہ" نہیں ملایا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گرفتار ہو کر حاضر ہوئے تو سوالات و جوابات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فانی قد مننت علیک قال فانی اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک محمد رسول اللہ وقد واللہ علمت انک رسول اللہ حیث رائیتک وما کنت لا شھد بھا وانا فی الوثاق

ترجمہ :

(بے شک) اے ثمامہ بن اثال! میں نے تجھ پر احسان کیا یعنی تجھے آزاد کیا تو ثمامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ اور آپ محمد رسول اللہ ہیں۔ اور اللہ کی قسم میں نے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں مگر میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ قیدی ہوتے ہوئے) خوف کی رنبہ سے اس کی گواہی دوں۔ (کتاب الروضۃ من الکافی ج 8 ص 300 مطبوعہ بازار سلطانی طہران)

☆☆☆☆☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد بھی "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ہی پیغام دیتا تھا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متدر بن عمرو کے ساتھ ستر خیار مسلمین کو بھیجا جن میں حرث بن لصمہ حزام بن ملحان اور عروہ بن اسماء السلمی نافع بن بدیل، ورقاء الخزاعی عامر بن فہیرہ اور منذر بن عمرو ساعدی تھے حزام کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنا ایک خط عامر بن طفیل کے نام دیا، اس نے اس کو پڑھا ہی نہیں۔ حزام نے کہا اے اہل بیرٔ میں خدا کے رسول کا قاصد ہوں میں گواہی دیتا ہوں لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

(مجمع الفضائل ترجمہ اردو مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج1 ص 87)

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی قاصد کی حیثیت میں

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہی پڑھا۔

بروایت مقاتل و زجاج حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ان (غزوہ ذات السلاسل والوں) سے فرمایا میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا پیامبر ہو کر تم سے کہتا ہوں "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہو ورنہ میں تلوار سے تمہاری گردنیں اڑا دوں گا۔

(اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 2 ص 401)

☆☆☆☆☆☆☆

منادی روزانہ پانچ مرتبہ ندا کرتا ہے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

حیات القلوب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا آدم میرے پدر ہیں لیکن خدا نے جو کچھ ان کو فضیلت بخشی ہے اس سے بہتر مجھے عطا کی ہے۔ یہودیوں نے پوچھا وہ کیا؟ فرمایا منادی روزانہ پانچ مرتبہ ندا دیتا ہے **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ** آدم رسول اللہ نہیں کہتا۔ حیات القلوب اردو ص 237 ج 2 / حیات القلوب فارسی ص 186 ج 2

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والدین نے بھی

کلمہ "علی ولی اللہ" نہیں پڑھا۔

شیخ السنۃ قاضی ابو عمر اور عثمان بن احمد نے روایت کیا ہے کہ فاطمہ بنت اسد

(رضی اللہ عنہا) نے حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایسا خرمہ کھاتے دیکھا جس کی خوشبو مشک و عنبر سے زیادہ تیز تھی۔ فرمایا مجھے بھی اس میں سے دو فرمایا اس شرط پر دوں گا کہ تم یہ کلمہ پڑھو لا الہ الا اللہ وانی محمد رسول اللہ انہوں نے یہ کلمات زبان پر جاری کیے۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک خرمہ ان کو دیا انہوں نے کھایا تو لذیذ معلوم ہوا۔ دوسرا طلب کیا تاکہ وہ ابو طالب کو کھلائیں آپ نے عہد لیا یہ اس وقت ان کو دیں۔ جب وہ کلمہ شہادتین زبان پر جاری کریں جب رات آئی تو ابو طالب نے ایسی خوشبو سونگھی جو اس سے قبل کبھی نہ سونگھی تھی پوچھا یہ کیسی خوشبو ہے۔ انہوں نے کہا پہلے کلمہ شہادتین زبان پر جاری کرو جب دوں گی انہوں نے شہادت دی اور کہا اس کو کسی پر ظاہر نہ کرنا ورنہ قریش طعنہ زنی کریں گے اور کھلم کھلا دشمن بن جائیں گے۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہ والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے وہ خرمہ ان کو دے دیا۔ ابو طالب نے کھالیا۔ اسی رات حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا حمل قرار پایا۔ حمل قرار پاتے ہی جناب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا حسن زیادہ ہو گیا۔

(اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب شیعہ ج 2 ص 245)

☆☆☆☆☆☆☆

پہلے امام حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کلمئہ پاک "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں اپنا نام "علی ولی اللہ" شامل نہیں کیا۔

قال علی علیہ السلام دع هذا یا عمرو ان سمعت منک وانت متعلق باستار الکعبته تقول لا یضمن علی احد فی الحرب ثلاث خصال الا اجبته الی واحدة قا مات یاعلی قال احدها تشهد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ قال نح عنی هذه فاسال الثانیة فقال ان ترجع

و ترد هذا الجيش عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فان يكٔ صادقا فانتم اعلى به عينا وان يكٔ كاذبا كفتكم ذوبان العرب امره فقال اذا لا تتحدث نساء قريش بذلكٔ ولا تنشد الشعراء في اشعارها انى جبنت و رجعت على عقبى من الحرب وخذلت قوما راسونى عليهم فقال امير المومنين عليه السلام فالثالثة ان تنزل الى فانكٔ راكب وانا راجل حتى انا بذكٔ فوثب عن فرسه و عرقبه وقال هذه خصلة ماطننت ان احدا من العرب يسو منى عليها ثم بدا۔

ترجمہ:

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے عمرو ان فضول باتوں کو جانے دے۔ معاملہ کی بات کر میں نے خود تجھ سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ تو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ لڑائی کے وقت جو شخص تین حاجتیں میرے سامنے پیش کیا کرے گا میں ان میں سے ایک بات ضرور مان لیا کروں گا۔ اب میں تجھ سے تین باتیں کہتا ہوں ان میں سے کسی ایک کو تو قبول کرے۔ عمرو نے کہا ہاں اے علی بیان کرو وہ کیا ہیں فرمایا اول تو یہ ہے کہ تو کلمہ شہادت زبان پر جاری کرے اور یہ کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس نے کہا اسے تو جانے دو فرمایا دوسرا امر یہ ہے کہ تو یہاں سے چلا جا اور اس لشکر کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ہٹا لیجا اس لیے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں تو تم دیکھ لوگے کہ وہ کس طرح غالب آتے ہیں۔ اگر معاذ اللہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جھوٹے ہیں تو تم جیسے بہادروں کو تکلیف کی کیا ضرورت ہے۔ عرب کے بھیڑیے ہی ان کا کام تمام کردیں گے۔ عمرو نے کہا یہ بھی نہیں ہو سکتا اگر اب میں ایسا کروں تو قریش کی عورتیں مجھ پر طعن کریں گی اور میری نامردی اور بزدلی کے اشعار گایا کریں گی کہ میں بزدل ہو کر لڑائی سے ہٹ گیا اور قدم میں نے پیچھے ہٹا دیا اور جس قوم نے مجھے اپنا سردار بنایا تھا ان کی میں نے نصرت چھوڑ دی۔ حضرت نے فرمایا تو اب تیسری بات یہ ہے کہ میں پیادہ ہوں اور تو سوار ہے تو

بھی مجھ سے لڑنے کے لیے اپنے گھوڑے سے اتر پڑ۔ یہ سنتے ہی وہ اپنے گھوڑے سے کود پڑا اور اس کو بے پا کر دیا یعنی ایک ہاتھ تلوار کا مار کر اس کے چاروں پاؤں کاٹ ڈالے اور کہنے لگا اس کا مجھے کبھی خیال بھی نہیں گزرا تھا کہ کوئی عرب اس شان سے مجھے اپنی لڑائی کے لیے بلائے گا اور پھر جنگ شروع ہو گئی۔

(تفسیر قمی ج 2 ص 184، ضمیمہ ص 433 'غزوات حیدری ص 232)
(ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 2 ص 400 (بالفاظ مختلفہ)

☆☆☆☆☆☆☆
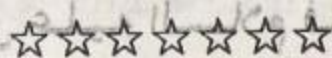
و انشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وه ان محمدا عبده و رسوله صلى الله عليه وآله وسلم شهادتين تصعدان القول و ترفعان العمل لا يخف ميزان توضعان فيه ولا يثقل ميزان ترفعان عنه۔

ترجمہ:

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدائے وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' یہی دونوں گواہیاں (شہادتیں) قول و عمل کو بلند کرتی ہیں جس ترازو میں یہ دونوں گواہیاں رکھ دی جائیں اس کا پلہ ہلکا نہیں ہو سکتا اور جس ترازو سے یہ دونوں اٹھالی جائیں اس کا پلہ بھاری نہیں ہو سکتا۔

نہج البلاغہ خطبہ نمبر 114 ص 400/ 399 'مطبوعہ حمایت اہل بیت وقف رجسٹرڈ 10۔ ریلوے روڈ' لاہور

☆☆☆☆☆☆☆
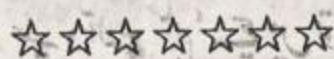
یہ علی (رضی اللہ عنہ) کے صبر و استقلال اور دور اندیشی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی دنیا کے چپہ چپہ پر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ صحیح و سالم موجود ہے۔ (ابتدائیہ نہج البلاغہ مضمون گزارش واقعی ص 124)

☆☆☆☆☆☆☆
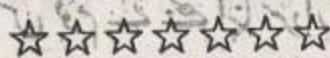
فتح خیبر کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی

کلمہ پاک کے ساتھ "علی ولی اللہ" نہیں بڑھایا۔

اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے سوال کیا گیا۔ جواب میں حکم ہوا کہ جب تک وہ سب قائل شہادتین نہ ہو جائیں جس پر آگے بڑھے تن تنہا بے دھڑک، حارث و مرحب و غیرھما کو قتل کیا بائیں ہاتھ سے اس مشہور قلعہ کے زبردست دروازہ کو جو در کا بھی اور پل کا بھی کام دیتا تھا اکھیڑ ڈالا۔ تمام اہل قلعہ کو داخل دائرہ اسلام کیا۔ مرحب کی بہن جو آیندہ زوجہ رسول ہونے والی تھی عزت و احترام سے خدمت رسول خدا میں بھجوا دیا اور حکم جناب رسول خدا کی اس طرح تعمیل کی کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان محمدا رسول اللہ نہ فقط اہل قلعہ سے کہلوا دیا بلکہ آج تک صولت حیدری کے خوف سے پانچوں وقت مسلمان ہر جگہ پکارتے ہیں۔ (ضمیمہ ص96)

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آغاز خلافت کا خطبہ اور کلمہ شہادتین۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان امیر المومنین لما بویع بعد مقتل عثمان صعد المنبر فقال الحمد للہ الذی علا فاستعلی ودنا فتعالی وارتفع فوق کل منظر واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ....

ترجمہ:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی

شہادت کے بعد امیر المومنین علی علیہ السلام کی بیعت کی گئی آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا الحمد للہ الذی علا الی آخرہ واشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمدا عبدہ و رسولہ۔

(کتاب الروضہ من الکافی ج 8 ص 67)

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ الفاظ علی ولی اللہ کو کلمہ کا جزء سمجھتے ہوتے یا معاذ اللہ اپنی طرف سے کلمۂ پاک میں علی ولی اللہ کے الفاظ شامل کرنا چاہتے تو اس سے بہتر موقعہ نہ تھا کہ خلافت و حکومت بھی اپنی تھی، کلمہ بھی اپنا من پسند جاری کرا دیتے مگر حضرت علی رضی اللہ کے آغاز خلافت کے اس خطبہ نے ثابت کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی خوف و خطر اور تقیہ کے بھی اسی کلمہ پاک کو درست و صحیح مانا اور یہی کلمۂ پاک ان کا پسندیدہ تھا۔

نیز اسی کتاب الروضہ من الکافی جو کہ شیعہ حضرات کی حدیث کی معتبر کتاب ہے کے صفحہ 31، 171 اور 360 پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات میں بھی کلمہ شہادتین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی پڑھنا بیان کیا گیا ہے جو حضرات مکمل عبارات ملاحظہ فرمانا چاہیں وہ کتاب "الروضۃ الکافی میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

خطبہ نکاح سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

میں علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادتین ہی پڑھا۔

ابن مردویہ نے روایت کی ہے پھر علی (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا تم بھی خطبہ پڑھو۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی ...... و انشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شھادۃ تبلغہ و ترضیہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

(ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 3 ص 499)

غور فرمائیں کہ اگر کلمہ شہادتین سے اسلام و ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا تو (معاذ اللہ) نکاح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کیسے مکمل ہوا ہوگا کیوں کہ بزبان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خطبہ نکاح میں جو کلمہ پاک پڑھا گیا اس میں بھی یار لوگوں کا پسندیدہ کلمہ **علی ولی الله** نہیں پڑھا گیا۔ دیکھئے شیفتہ صاحب اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

دوسرے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے بھی

"لا الہ اللہ محمد رسول اللہ" ہی پڑھا "علی ولی اللہ" نہیں پڑھا۔

ایک بار ابو سفیان (رضی اللہ عنہ) نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ میری آپ سے ایک حاجت ہے آپ میرے ساتھ اپنے ابن عم محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے پاس چلیں اور ان سے پختہ معاہدہ کرا کے تحریر کرا دیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو سفیان آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جو معاہدہ کر چکے ہیں اس سے پھریں گے نہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پس پردہ یہ گفتگو سن رہی تھیں اور امام حسن (رضی اللہ عنہ) ان کے سامنے زمین پر چل رہے تھے اس وقت ان کا سن مبارک 14 ماہ کا تھا ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا اے بنت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) آپ اس لڑکے سے کہیں کہ میرے بارے میں اپنے جد سے کلام کریں۔ یہ سن کر ابو سفیان کی طرف بڑھے اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک پر مکا مارا اور بقدرت خدا گویا ہوئے جب تک **لا الہ الا اللہ محمد رسول الله** نہ کہے گا میں تیرا شفیع نہ ہوں گا۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے آل محمد کو ذریت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں قرار دے کر یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کی نظیر بنایا۔ **واتیناہ الحکم صبیا**

(ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب ج 4 ص 517) (جلاء العیون اردو ج 1 ص 336)

نیز حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ اور کلمہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ حیات القلوب جلد دوم فارسی ص 641 / اردو ص 696' پر بھی درج ہے۔

جلاء العیون میں ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک اعرابی سے اس سے متعلق چند گزشتہ باتیں اس کے سامنے بیان کیں۔ اس کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ سے اس کی گفتگو درج ہے دھونڈا۔

اعرابی نے کہا یہ سب باتیں آپ نے کیوں کر جانیں۔ تم نے میرے دل کی خبر بیان کی گویا اس سفر میں تم میرے ہمراہ تھے اور میرے امور میں سے کوئی چیز تم پر مخفی نہ رہی۔ گویا غیب کی باتیں کرتے ہو۔ اب کہو اسلام کیا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ امام حسن (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ، وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس اعرابی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اور اسلام اس کا نیک ہوا کہ خود رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے تھوڑا قرآن تعلیم فرمایا۔ (ترجمہ جلاء العیون ج 1 ص 340)

☆☆☆☆☆☆☆

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور اجماع امت بزبان امام حسن رضی اللہ عنہ

ان الناس قد اجتمعوا علی امور کثیرۃ لیس بینھم اختلاف فیھا ولا تنازع ولا فرقۃ علی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ و عبدہ والصلوت الخمس الزکوۃ المفروضۃ و صوم شھر رمضان و حج البیت ثم

اشیاء کثیرة من طاعة اللہ لا یحصی و لا یعدھا الا اللہ۔

ترجمہ:

امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک لوگوں نے بہت سے امور پر اجماع کیا ہے۔ ان امور میں تمام لوگوں کے درمیان نہ کوئی اختلاف و تنازعہ اور نہ ہی کوئی فرقہ بندی ہے۔ 1۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و عبدہ کی گواہی پر، 2 پانچ نمازوں کی فرضیت پر 3 زکوۃ کے فرض ہونے پر 4 ماہ رمضان المبارک کے روزوں پر 5 حج بیت اللہ پر اس کے بعد اللہ کی اطاعت سے متعلق بہت سی چیزیں ہیں جن کی گنتی اللہ ہی جانتا ہے۔ (الاحتجاج الطبرسی ج 2 ص 6)

☆☆☆☆☆☆☆

بعد از شہادت تیسرے امام حسین رضی اللہ عنہ

نے بھی اسی کلمہ کی تبلیغ فرمائی۔

جب راہب اس سربزرگوار کو اپنے گرجا میں لے گیا اس کا گرجا اس سر مطہر کے نور سے روشن ہو گیا اور صدائے ہاتف سنی کہ خوشا حال تیرا اور خوشا حال اس شخص کا جو اس بزرگوار کی حرمت جانے پھر راہب نے سر مطہر کو گلاب سے دھویا اور مشک و کافور سے معطر کر کے اپنی جائے نماز پر رکھا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ پروردگار (بحق عیسیٰ علیہ السلام) حکم کر کہ یہ سربزرگوار مجھ سے کلام کرے ناگہ آنحضرت کا سرمبارک گویا ہوا اور فرمایا اے راہب تو کیا چاہتا ہے۔ راہب نے عرض کی۔ آپ کون ہیں حضرت کے سر مبارک نے فرمایا میں فرزند دلبند محمد مصطفیٰ و جگر گوشہ علی مرتضیٰ و نور دیدہ فاطمہ زہراء و شہید کربلا و تشنہ لب مظلوم اہل جور و جفا ہوں جب راہب نے یہ کلام غم انجام سنا خروش بلند کیا اور اپنا منہ آنحضرت کے منہ پر رکھ کر کہا جب تک آپ میری شفاعت کا اقرار نہ کریں گے تب تک میں اپنا منہ نہ اٹھاؤں گا۔ ناگاہ سرمبارک سید الشہداء سے آواز آئی کہ

تو میرے جد کا دین قبول کر کہ بروز جزا تیری شفاعت کروں۔ راہب نے کہا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله پس حضرت نے اس کی شفاعت قبول فرمائی۔ (جلاء العیون اردو ج 2 ص 233)

(مناقب ابن شہر آشوب اردو ترجمہ ج 5 ص 546)

☆☆☆☆☆☆☆

امام چہارم زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما بھی

کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی گواہی دیتے ہیں۔

وعن الامام علی بن موسی الرضا علیه و علی ابائه السلام باسناد ابائه عن علی بن حسین رضی الله عنهما ان یهودیا سال امیر المومنین علیا رضی الله عنه قال اخبرنی عما لیس للله وعما لیس عند الله وعما لا یعلمه الله تعالی فقال علی کرم الله وجهه اما لا یعلمه الله فذلک قولکم یا معشر الیهود عزیر ابن الله والله لا یعلم له ولدا و اما لیس عند الله فلیس عند الله ظلم للعبید واما لیس للله فلیس للله شریک قال الیهودی وانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله۔

ترجمہ:

اور امام علی بن موسیٰ رضا ان پر اور ان کے آباء کرام پر سلام ہو اپنے باپ دادا کی سند سے علی بن حسین امام زین العابدین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہا مجھے بتاؤ اللہ تعالیٰ کے لیے کیا نہیں ہے اور اللہ کے پاس کیا نہیں ہے۔ اور کس چیز کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتے تو علی کرم اللہ

وجہ نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ نہیں جانتا سو وہ تمہارا اے یہودیوں کی جماعت یہ قول ہے کہ عزیر (علیہ السلام) اللہ کا بیٹا ہے اور اللہ اپنے لیے اولاد نہیں جانتا' اور وہ جو اللہ کے پاس نہیں ہے سو وہ اللہ کے پاس بندوں کے لیے ظلم نہیں ہے اور وہ جو اللہ کے لیے نہیں ہے سو اللہ تعالیٰ کے لئے شریک نہیں ہے تو یہودی نے کہا میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہوں۔ (مسند اہل بیت 18/17 بحوالہ مسند امام رضا)

☆☆☆☆☆☆☆

محمد بن علی بن حسین امام محمد باقر رضی اللہ عنہم

نے بھی کلمہ "علی ولی اللہ" نہیں پڑھا۔

خطبہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ:

الحمد لله الذی لا تاخذه سنة ولا نوم له ما فی السموت وما فی الارض الی اخر الآية واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا (صلی الله عليه وآله وسلم) عبده ورسوله۔ (الروضۃ من الکافی ص 350)

☆☆☆☆☆☆☆

پانچویں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی زبانی سینوں والے کلمہ کا ثواب

عن ابی جعفر عليه السلام قال من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله كتب الله له' الف حسنة

ترجمہ:

ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ کہا اللہ تعالیٰ اس کے لیئے ہزار نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (اصول کافی مطبع لکھنؤ ج ا ص 612)

☆☆☆☆☆☆☆

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی دعا میں بھی کلمہ سینوں والا

عن ابی حمزۃ قال اخذت ھذا الدعاء عن ابی جعفر محمد بن علی علیھم السلام قال وکان ابو جعفر علیہ السلام یسمیہ الجامع بسم اللہ الرحمن الرحیم اشھد ان لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ الی اخرہ

ترجمہ:

ابو حمزہ (ثمالی) نے جو کہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا خادم خاص تھا کہا کہ میں نے یہ دعا پانچویں امام محمد باقر سے حاصل کی امام محمد باقر اس دعا کو دعا جامع کا نام دیا کرتے تھے' وہ دعا یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ۔

نہ معلوم کلمہ علی ولی اللہ کے احباب کے نزدیک امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی دعا بھی قبول ہوتی تھی یا کہ نہیں کیوں کہ بقول شیفتہ صاحب اس سے نہ اسلام ہی مکمل ہوتا ہے نہ ایمان بلکہ یہ تو دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی پہلی علامت ہے۔

گویا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا ایمان کامل و اکمل ہونے کے باوجود کلمہ علی ولی اللہ والوں کے نزدیک نہ معلوم ابھی پہلی علامت ہی ہے یا کہ مکمل ہو چکا ہے ہم اہل سنت کے لیے تو امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا ایمان و کلمہ دل کا چین اور آنکھوں کا سرور ہے۔

امام ششم جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

عن جمیل بن دراج قالت سالت ابا عبداللہ علیہ السلام عن الایمان فقال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔

ترجمہ:

جمیل بن دراج نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینا ایمان ہے۔ (اصول کافی مطبع لکھنؤ ج ۱ ص 382)

☆☆☆☆☆☆☆

سونے کے وقت بھی کلمہ سینوں والا

عن ابی عبد اللہ السلام انہ اتاہ ابن لہ لیلۃ فقال یا ابت ارید ان انام فقال یا بنی قل اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عبدہ و رسولہ

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک بیٹا رات کے وقت ان کے پاس آیا اور کہا کہ ابا جان میرا ارادہ ہے کہ اب میں سو جاؤں تو آپ نے فرمایا بیٹا (سونے سے پہلے) یہ کلمہ پڑھ اشہد ان لا الہ الہ اللہ وان محمدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عبدہ و رسولہ پڑھ لے۔

(اصول کافی مطبع لکھنؤ ج ۱ ص 621)

☆☆☆☆☆☆☆

ساتویں اور آٹھویں امام موسیٰ کاظم

اور امام علی رضا رحمتہ اللہ علیہما کا بوقت وصیت کلمہ

وھو کاتب الوصیۃ الاولی اشھد ھم انہ یشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ ورسولہ وان الساعہ آتیۃ لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور وان البعث بعد الموت حق و ان الوعد حق و ان الحساب حق و القضاء حق و ان الوقوف بین یدی اللہ حق وان ماجاء بہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ حق وان مانزل بہ الروح الامین حق علی ذالک احیا و علیہ اموت و علیہ ابعث ان شاء اللہ واشھدھم ان ھذہ وصیتی بخطی وقد نسخت وصیۃ جدی امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام و وصیۃ محمد بن علی علیھما السلام قبل ذالک نسختھا حرفا بحرف و وصیۃ جعفر بن محمد علی مثل ذالک وانی قد اوصیت الی علی۔

ترجمہ:

حضرت امام موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ نے جب اپنے بیٹے امام علی رضا آٹھویں امام کے لئے وصیت لکھنا چاہی تو بہت سے لوگوں کو گواہ بنایا اور حضرت خود اس وصیت کے لکھنے والے تھے آپ (امام موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ) نے ان لوگوں کو گواہ بنایا کہ وہ (امام موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ) لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کی گواہی دیتے ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ قبروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا۔ اور اس کا وعدہ حق ہے اور حساب حق ہے اور قضاء حق ہے اور خدا کے سامنے کھڑا ہونا حق ہے اور جو محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لائے حق ہے اور جو روح الامین لے کر آئے حق ہے اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اور اسی عقیدہ پر میں مروں گا اور اسی پر روز قیامت اٹھوں گا ان شاء اللہ اور میں ان لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس وصیت کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ اور یہ وہی وصیت ہے جو میرے جد امیر المومنین علی علیہ السلام نے کی تھی اور ان کے وصی محمد بن علی علیہما السلام نے اس سے پہلے یہی وصیت کی تھی میں نے حرف بحرف وہی لکھا ہے اور ایسی ہی وصیت میرے والد جعفر بن محمد رحمتہ اللہ علیہما نے کی تھی اور میں نے یہ وصیت کی ہے اپنے فرزند امام علی رضا کے لئے۔ (اصول کافی عربی مطبع لکھنؤ ج ا ص 196)

☆☆☆☆☆☆☆

امام نہم محمد تقی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی سینوں والا کلمہ ہی پڑھا۔

حکیمہ بنت ابو الحسن موسیٰ (کاظم) بن (امام) جعفر (صادق علیہ السلام) سے مروی ہے کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت کا وقت آیا تو امام رضا علیہ السلام نے مجھے بلایا کہ آپ یہاں رہیے۔ خیزران (والدہ امام محمد تقی رحمتہ اللہ علیہما) کو درد زہ عارض ہے۔ گھر میں چراغ جل رہا تھا اور دروازہ حجرہ کا بند تھا اتفاقاً چراغ گل ہو گیا' مجھے اندھیرا ہو جانے سے پریشانی ہوئی۔ ناگاہ امام محمد تقی پیدا ہوئے۔ ان کے بدن پر ایک چیز کپڑا جیسی تھی جو ایسی روشن تھی کہ سارا گھر اس سے روشن ہو گیا میں نے گود میں لیکر وہ جھلی بدن پر سے ہٹا دی۔ امام رضا (علیہ السلام) امام محمد تقی کے والد ماجد تشریف لائے میں نے ان کی گود میں دے دیا۔ انہوں نے گہوارہ میں لٹا کر فرمایا آپ اس کے پاس رہیے۔ تیسرے روز بچہ (امام محمد تقی رحمتہ اللہ علیہ) نے پہلے تو آسمان کی طرف نظر کی۔ پھر داہنے بائیں دیکھ کر کہا **اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا رسول اللہ** میں خوف زدہ سی ہو گئی اور امام رضا علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا۔ فرمایا اے حکیمہ اس سے زیادہ عجائبات تم دیکھو گی۔ (مناقب علامہ ابن شہر آشوب اردو (ج اا ص 756)

(جلاء العیون اردو ج 2 ص 390)

☆☆☆☆☆☆☆

امام دہم علی نقی رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی کلمہ سینوں والا

ابو محمد فحام سے مروی ہے کہ متوکل نے ابن جہم سے سوال کیا کہ اس زمانہ میں اشعر الناس کون ہے۔ اس نے شعراء جاہلیت اور اسلام کا ذکر کیا پھر اس نے یہی سوال امام علی نقی علیہ السلام سے کیا' فرمایا الجمانی اور اس کے یہ اشعار پڑھے ...... متوکل نے پوچھا کہ گرجوں یعنی ناقوسوں سے کیا آواز آتی ہے۔ فرمایا **اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمدا رسول اللہ۔**

(مجمع الفضائل ترجمہ اردو مناقب علامہ ابن شہر آشوب ج 12 ص 766)

☆☆☆☆☆☆

گیارہویں امام حسن عسکری رحمتہ اللہ علیہ اور کلمہ شریف

ملیکہ خاتون نے کہا پھر چودھویں شب میں نے خواب دیکھا کہ بہترین زنان عالمیان جناب فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہا) میرے دیکھنے کو تشریف لائیں اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا مع ایک ہزار کنیزان حوران بہشتی خدمت جناب فاطمہ میں حاضر تھیں۔ حضرت مریم نے مجھ سے کہا یہ خاتون یعنی جناب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تمہارے شوہر امام حسن عسکری (رحمتہ اللہ علیہ) کی بہترین مادر ہیں۔ یہ سن کر میں ان کے دامن مبارک سے لپٹ کر رونے لگی' اور میں نے شکایت کی کہ حضرت امام حسن عسکری (رحمتہ اللہ علیہ) مجھ پر جفا کرتے ہیں۔ اور میری ملاقات سے پرہیز کرتے ہیں۔ جناب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میرا فرزند حسن عسکری تیری ملاقات کو کیوں کر آئے حالاں کہ تو بخدا شرک کرتی ہے اور مذہب ترسا رکھتی ہے۔ یہ میری خواہر حضرت مریم خدا کی طرف سے تیرے دین کی بیزاری کرتی ہے اگر تجھے یہ منظور ہے کہ خداوند عالم (حضرت مسیح علیہ السلام و حضرت مریم تجھ سے خوشنود ہوں اور حسن عسکری (رحمتہ اللہ علیہ) تیرے دیکھنے کو آئیں۔ پس کہہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ وان ابی محمدا رسول اللہ جب میں نے یہ دو کلمہ طیبہ پڑھے جناب فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے اپنے سینہ سے لگالیا اور تسلی دلاسہ دے کر فرمایا کہ اب میرے فرزند حسن عسکری کے آنے کی منتظر رہنا میں ان کو تمہارے پاس بھیج دوں گی۔ بعد اس کے میں خواب سے بیدار ہوئی اور اس کلمہ کی مداومت رکھتی اور منتظر ملاقات آنحضرت تھی۔ دوسری شب جب میں سو گئی خورشید جمال آنحضرت طالع ہوا میں نے عرض کی اے دوست من جب کہ میرا دل اپنی محبت سے نوازا پھر اپنے جمال کی مفارقت میں مجھ پر کیوں جفا کی۔ حضرت نے فرمایا میرے دیر میں آنے کا اور کوئی سبب سوائے اس کے نہیں کہ تم مشرکہ تھیں۔ اب چوں کہ مسلمان ہو گئی ہو' ہر شب میں تمہارے پاس آؤں گا۔ (جلاء العیون اردو ج 2 ص 416)

☆☆☆☆☆☆☆

بارہویں امام محمد مہدی رحمتہ اللہ علیہ کی تشریف آوری

کے وقت بھی کلمہ سینوں والا ہو گا۔

عن رفاعة بن موسی قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول ولہ' من فی السموت والارض طوعا و کرھا قال اذا قام القائم لا یبقی ارض الا نودی فیھا بشھادہ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ

ترجمہ: رفاعہ بن موسیٰ نے کہا میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ قرآن حکیم کی آیت ولہ اسلم من فی السموت والارض طوعا و کرھا سے متعلق فرماتے تھے کہ جب امام محمد مہدی کھڑا ہونے والا کھڑا ہو گا تو تمام روئے زمین کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی سے گونج اٹھے گی۔ (تفسیر العیاشی ج1 ص183)

شیعہ علماء و مجتہدین

اور کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

شیعہ خاتم المحدثین اور نائب امام علامہ محمد باقر مجلسی اور کلمہ پاک:

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ ہر کہ شہادتین، بگوید و نماز کند مسلمان است

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کلمہ شہادتین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ کہے اور نماز ادا کرے وہ مسلمان ہے۔

حق الیقین ج 1 ص 214

شیعہ حجتہ الاسلام السید محمد کاظم الطباطبائی بھی اسی کلمہ پڑھنے والے کو مسلمان مانتے ہیں۔

یکفی فی الحکم باسلام الکافر اظہارہ الشہادتین

ترجمہ:

کافر شہادتین یعنی اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ پڑھ لے تو یہ اس کو مسلمان سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

(العروۃ الوثقیٰ للسید محمد کاظم الطباطبائی حجتہ الاسلام شیعہ مطبع بغداد 1330ھ ص 45)

شیعہ حجتہ الاسلام سید العلماء و المجتہدین آقا روح اللہ خمینی موسوی بھی اسی کلمہ پڑھنے والے کو مسلمان مانتے ہیں:

اگر کافر شہادتین بگوید یعنی بگوید اشہدان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ مسلمان میشود

اگر کافر شہادتین کہے یعنی اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ تو مسلمان ہو جائے گا۔

(منتخب توضیح المسائل از حجتہ الاسلام آقا روح اللہ خمینی شیعہ مطبع النجف الاشرف ص 36)

شیعہ حجتہ السلام السید حسین البروجردی الطباطبائی بھی اسی کلمہ پڑھنے والے کو مسلمان مانتے ہیں:

اگر کافر کلمۂ شہادتین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ پڑھ لے تو وہ مسلمان ہو جائے گا۔

(ترجمہ توضیح المسائل مصنفہ حجتہ الاسلام السید حسین البروجردی شیعہ
مترجمہ الحاج اختر عباس صاحب شیعہ وسن پورہ لاہور ص 29)
(مطابق فتویٰ مرجع الشیعہ فقیہ العصر سید محمد کاظم شریعت مدار)

☆☆☆☆☆☆☆

کچھ کتاب "کلمہ علی ولی اللہ" سے متعلق بھی

کتاب ہذا کے شیعہ مصنف مولانا علی حسنین شیفتہ ایم اے تاج الافاضل صاحب ہیں اور امامیہ مشن لاہور نے اسے شائع کیا ہے اور مصنف صاحب بزعم خود اسے ایک تحقیقی مطالعہ قرار دیتے ہیں مگر کتاب کیا ہے' ذاکرانہ ظرافت کا پورا نمونہ۔

کبھی شیخی ولاف زنی' کبھی اقرار' کبھی انکار' اور دم آخریں منت و سماجت بس مجالس محرم کا نمونہ ہے۔

کبھی ان علیا منی و انا منہ اور کبھی من کنت مولا ہ اور انما ولیکم اللہ و رسولہ الآیہ سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا سائل کو انگوٹھی دینا بحالت نماز اور کبھی ان ھذا اخی و وصیی و خلیفتی کا تذکرہ غرضیکہ شیعی مجالس سے ذوق رکھنے والوں کے لیے اسکتاب میں سب کچھ ہے مگر نہیں ہے تو صرف کلمہ علی ولی اللہ جس کی توضیح و تحقیق مصنف صاحب نے انتہائی ضروری قرار دی ہے۔ یقین جانیئے پوری کتاب میں کسی ایک جگہ بھی کلمہ شیعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ علی ولی اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی المرتضی یا امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی زبانی بلکہ بارہ امام رحمتہ اللہ علیہم میں سے کسی ایک کی زبانی بھی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ لفظ علی ولی اللہ شیعہ کتب سے بھی ثابت نہیں فرما سکے۔

بہرحال ہم عصر ہونے کے لحاظ سے اس کتاب پر تبصرہ ہمارا اخلاقی فرض ہے لیجے وہ حاضر ہے وھو ھذا:

مصنف موصوف کتاب ہذا کے صفحہ نمبر3 پر تحریر فرماتے ہیں:

"چوں کہ ساری دنیا میں فرقہ شیعہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان چودہ سو سال سے کلمۂ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد کلمہ ایمان علی ولی اللہ کا اعلان و اقرار کرنا اپنے لیے ضروری جز ایمان سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اس مسئلے کی توضیح و تحقیق انتہائی ضروری ہے۔"

چہ خوب:

کیا کہنے اس توضیح و تحقیق کے کہ پوری کتاب میں ایک حوالہ بھی بزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر امام محمد مہدی شیعہ مزعومہ امام غائب بارہویں تک اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے لے کر بنت النبی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تک تو پیش نہ کر سکے اور دعویٰ ہے چودہ سو سال سے کلمہ علی ولی اللہ پڑھے جانے کا۔

اسی کا نام الفت ہے محبت اس کو کہتے ہیں

صفحہ 7 پر تحریر فرماتے ہیں:

"کیا منافقین بھی اسی کلمہ مذکورہ (یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کا اقرار نہیں کرتے تھے؟ کیا اس زمانے میں احمدی حضرات بھی اسی کلمہ مذکورہ کا اقرار نہیں کرتے؟"

شاباش:

اس مسئلہ میں تو شیفتہ صاحب واقعی آپ ان سے بھی نمبر لے گئے۔ منافقین اور احمدی حضرات کو تو جرات نہ ہو سکی کہ ہادئی برحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے کلمہ سے سر مو تجاوز کریں۔ یہ سب آپ اور آپ کے فرقہ شیعہ کا ہی حصہ ہے اور یہ آپ کے بڑے جگرے کی بات ہے

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

صفحہ 8 پر تحریر فرماتے ہیں:

"کیا یہ حقیقت نہیں کہ نماز پنجگانہ کی دو دو رکعتوں پر مدینے میں آکر مزید رکعات کا اضافہ کر دیا گیا۔ یہ اضافہ ربیع الثانی 1ھ میں ہوا (دیکھئے تاریخ طبری جلد دوم ص 119 مطبوعہ مصر) شعبان 2ھ میں بیت المقدس کے بجائے خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا (تاریخ طبری جلد دوم ص 128 مطبوعہ مصر) اسی 2ھ میں رمضان کے روزے فرض قرار دیئے گئے' زکوٰۃ فطرہ واجب ہوئی اور نماز عید پڑھی گئی (تاریخ طبری جلد دوم ص 129' مطبوعہ مصر) کیا یہ اضافے نہیں؟"

ماشاء اللہ!

شیفتہ صاحب کو تاریخ طبری پر کتنا عبور ہے اور وہ مذکورہ بالا اضافوں سے بھی واقف ہیں۔ کتنی تحقیق ہے۔ ماشاء اللہ! نظر بد دور!

شیفتہ صاحب سچ فرمائیے! آپ اپنے ان دلائل سے مطمئن ہیں؟ کیا واقعی آپ نے کلمہ علی ولی اللہ ثابت کر دیا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں!

تو فرمائیے شیفتہ صاحب یہ اضافے کسی امام بارگاہ کے متولی یا کسی شیعہ ذاکر یا مجتہد نے فرمائے تھے یا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یقیناً آپ یہی فرمائیں گے کہ یہ سب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے ہی ہوا تو

بس بات سیدھی سی ہے کہ آپ بھی آئیں مرد میداں بنیں اور اپنا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے ثابت کردیں۔ ہم ابھی سے اس کلمہ کا ورد شروع کردیں گے ورنہ ہم تو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر کسی اور کے شیفتہ ہرگز نہ بنیں گے۔

صفحہ 14 پر ہے:

"علامہ ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر مسمی بہ جامع البیان مطبوعۃ المطبعۃ الکبریٰ مصر 1323ھ کی جلد 6 کے صفحہ 186 پر حضرت علی علیہ السلام کی شان میں آیت مذکورہ کا نازل ہونا دو راویوں کے ذریعہ بیان کیا ہے۔ پہلی روایت عتبہ بن حکیم سے مروی ہے اور دوسری روایت غالب بن عبیداللہ سے ہے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ آیت انما ولیکم اللہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ انہوں نے حالت رکوع میں صدقہ دیا"

1-- سوال ہے انصاف طلب صاحب دل لوگوں سے کہ کیا اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ یہاں ولی سے مراد علی رضی اللہ عنہ ہیں تو کیا یہ بات ولایت کو مستلزم ہے کہ جو بھی ولی اللہ ہو اس کا نام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ کلمہ طیبہ میں شامل کرلیا جائے۔ شیعہ مجتہدین حضرات سے پوچھ لیں کیا امام حسن و حسین، امام زین العابدین رضی اللہ عنہم اور دیگر ائمہ کرام اولیاء اللہ نہ تھے تو پھر سب کا نام اذان میں شامل کرلینا چاہیے۔ بسم اللہ کیجئے، انتظار کس بات کی۔

2-- کیا شیعہ حضرات کے محدث جلیل محمد بن مسعود بن عیاش کی لکھی ہوئی قرآن پاک کی تفسیر العیاشی مکتبہ علمیہ اسلامیہ تہران کے ج 1 ص 328 پر یہ عبارت نہیں ہے کہ:

عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنو قال ھم الائمتہ

علیھم السلام ترجمہ : امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ کے قول انما ولیکم اللہ الآیۃ سے متعلق ہے کہ وہ آئمہ کرام علیہم السلام ہیں اور حاشیہ پر البحار ج ص 35' البرہان ج 1 ص 483' اثبات اہداۃ ج 3 ص 48 کے حوالہ جات بھی درج ہیں۔

3-- غالب بن عبیداللہ جو آیت انما ولیکم اللہ الآیۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہونے کے راوی ہیں ان کی شخصیت ہی اس روایت کے بھرم اتارنے کو کافی ہے۔ ملاحظہ ہو لسان المیزان اور میزان الاعتدال:

غالب بن عبیداللہ العقیلی الجزری قال ابن المدینی کان ضعیفا ولیس بشئی وقال ابن سعد کان ضعیف الحدیث وقال ابو حاتم ھو متروک الحدیث و منکرالحدیث

ترجمہ : غالب بن عبیداللہ عقیلی جزری' ابن مدینی نے کہا ضعیف ہے اور کوئی شے نہیں' ابن سعد نے کہا ضعیف تھا' ابو حاتم نے کہا کہ وہ متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے۔ (لسان المیزان ج 4 ص 415)

میزان الاعتدال ج 2 ص 321 میں ہے:

قال ابن معین لیس بثقتہ وقال الدار قطنی وغیرہ متروک

ترجمہ : ابن معین نے کہا کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور دار قطنی نے کہا وہ متروک الحدیث ہے اور اسی طرح ہی دیگر حضرات کا کہنا ہے۔ اب فرمائیے شیفتہ صاحب کیسی رہی آپ کی توضیح و تحقیق جو نہایت ضروری ہے۔ اور یہی حال دوسرے راوی کا ہے خود کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں' ورنہ: ؎

کبھی فرصت میں سن لینا داستان اس کی

صفحہ 21 پر ہے:

"ابراہیم بن زیاد سبلان نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عباد بن عباد نے کہ میں یونس بن

خباب کے پاس گیا اور [illegible] سے عذاب قبر کی حدیث کے بارے میں پوچھا تو اس نے وہ حدیث مجھ سے بیان کی اور پھر کہا کہ یہاں ایک اور کلمہ بھی ہے جسے ناصبیوں نے چھپا ڈالا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا مرنے والے سے اس کی قبر میں پوچھا جائے گا کہ تیرا ولی کون ہے؟ پس اگر وہ جواب میں کہے گا کہ میرے ولی علی ہیں تو نجات پائیگا"

لعنۃ اللہ علی الکاذبین:

رافضی لوگ جن کا یہ نام بقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے (دیکھئے روضۃ الکافی ص 34) کی یہ عادت قدیمہ ہے کہ جب وہ اہل سنت (کثرہم اللہ تعالیٰ) کی طرف کسی بھی بڑے جھوٹ کی نسبت کرتے ہیں جن کا ان کے پاس کوئی حوالہ یا ثبوت نہیں ہوتا تو لفظ ناصبی لکھ کر اپنی تہی دستی اور تبرا بازی کا ثبوت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی کسی غالی مفرط شیعہ کا نام فلاں بن فلاں لکھ کر اپنی مرضی کا مواد سمو دیتے ہیں۔

یہی حال اس عبارت کا ہے کہ یہاں ایک اور کلمہ بھی ہے جسے ناصبیوں نے چھپا ڈالا ہے۔

یعنی ابراہیم بن زیاد سے عباد بن عباد نے بیان کیا کہ وہ یونس بن خباب کے پاس گیا۔ اور پھر یونس بن خباب نے جو کچھ بیان کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔

یونس بن خباب آخر ہے کون جو ایسے واہیات بکتا ہے؟ تو لیجئے ہم اس کے چہرہ سے ابھی نقاب کشائی کرتے ہیں۔ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

میزان الاعتدال میں ہے:

یونس بن خباب کان رافضیا قال یحیی بن سعید کان کذابا وقال ابن معین رجل سوء ضعیف وقال ابن حبان لا تحل الراویۃ عنہ وقال النسائی ضعیف وقال الدار قطنی رجل سوء فیہ شیعۃ مفرطۃ وقال البخاری منکر الحدیث' ابراہیم بن زیاد سبلان ثنا عباد بن عباد

قال اتى يونس بن خباب فسالته عن حديث عذاب القبر فحدثني به فقال هنا كلمته احفوها الناصبة قلت ما هي قال انه يسئل في قبره من وليك فانّ قال علي نجا فقلت والله ما سمعنا هذا في ابائنا الاولين فقال لي من اين انت قلت من اهل البصرة قال انت عثماني خبيث انت تحب عثمان وانه قتل بنتي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت قتل واحدة فلم زوجه الاخرى فامسك۔

ترجمہ:

یونس بن خباب رافضی تھا۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ جھوٹا تھا: ابن معین نے کہا کہ بہت برا آدمی تھا اور ضعیف تھا' ابن حبان نے کہا کہ اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے اور نسائی نے کہا کہ ضعیف تھا اور دار قطنی نے اسے بہت برا اور مفرط شیعہ قرار دیا اور بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث تھا (رحمہم اللہ تعالیٰ) (اور بیان کیا کہ) ابراہیم بن زیاد سبلان نے کہا ہم سے بیان کیا عباد بن عباد نے کہ میں یونس بن خباب کے پاس آیا اور اس سے عذاب قبر کی حدیث کے بارے میں پوچھا اس نے مجھ سے وہ حدیث بیان کی پھر کہا کہ یہاں ایک اور کلمہ بھی تھا جسے ناصبیوں نے چھپا دیا ہے میں نے پوچھا' وہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا مرنے والے سے قبر میں پوچھا جائے گا تیرا ولی کون ہے۔ پس اگر وہ علی (رضی اللہ عنہ) کا نام لے گا تو نجات پائے گا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں نے اپنے آباؤ اجداد سے بھی یہ نہیں سنا۔ تو یونس بن خباب مجھ سے کہنے لگا تو کہاں کا رہنے والا ہے؟ میں نے کہا میں بصرہ کا رہنے والا ہوں تو یونس بن خباب کہنے لگا تو عثمانی ہے اور خبیث ہے اور تو عثمان (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھتا ہے حالاں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کو قتل کیا تھا۔ میں نے کہا جب عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کو قتل کر دیا تھا تو پھر دوسری صاحبزادی حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں کیوں دے دی؟ جس کا یونس بن خباب سے کوئی جواب نہ بن سکا اور خاموش ہو گیا۔

سونپ دی تھی؟

امامت کا سوال ہے ذرا سوچ سمجھ کر۔

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

خیر یہ تو شیفتہ صاحب کے حسن ذوق کی خاطر چند جملے نوک قلم پر آگئے اب ذرا خصائص نسائی میں سے مندرجہ روایت پر نظر فرماتے چلیے۔ اس میں ابن فضیل ہے جس کے متعلق تقریب التہذیب کے صفحہ 441 پر ہے۔ ابن فضیل ھو محمد (ابن فضیل محمد ابن فضیل ہے۔ یہ ابن فضیل اور دوسرا راوی اجلح دونوں شیعہ حضرات کی بزرگ ترین ہستیاں ہیں۔

اجلح کے متعلق میزان الاعتدال ج ا ص 27 پر ہے کہ:

قال ابو حاتم لیس بالقوی و قال النسائی ضعیف له رای سوء . الخ
یعنی ابو حاتمؒ نے اسے کمزور قرار دیا نسائیؒ نے اسے ضعیف اور بری رائے والا اور ابن عدیؒ نے اسے شیعہ قرار دیا۔

محمد بن فضیل کے متعلق تقریب التہذیب ص 315 پر ہے رمی باتشیع یعنی شیعیت کے ساتھ مشہور ہے اور میزان الاعتدال ج 3 ص 122 پر ہے کان شیعیا محترقا کہ محمد بن فضیل بڑا جذباتی قسم کا شیعہ تھا۔

امید ہے کہ شیفتہ صاحب پر اپنے بودے دلائل کی حقیقت واضح ہو گئی ہوگی ۔

کچھ اس طرح سے کیا میں نے شکوہ بیداد
نگاہیں جھک گئیں ان سے کچھ جواب نہ بنا

صفحہ 40 پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب جذب القوب الی دیار المحبوب کی فارسی عبارت اور پھر اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے یہاں اسی کتاب سے اردو ترجمہ حاضر ہے۔ وہو ہذا۔

جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت علی مرتضی سلام اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے مدینہ کے بعض باغوں میں تشریف لے گئے یکایک درخت میں سے آواز آئی ھذا محمد سید الانبیاء و ھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاھرین (یہ محمد

(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہیں سردار نبیوں کے اور یہ علی (رضی اللہ عنہ) ہیں سردار اولیاء کے باپ ائمہ طاہرین کے۔ اس کے بعد دوسرے درخت کے پاس گزرا ہوا تو آواز آئی **ھذا محمد رسول اللہ وھذا علی سیف اللہ** (یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں رسول اللہ کے اور یہ علی (رضی اللہ عنہ) سیف اللہ ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو صیحانی کہتے ہیں کیوں کہ صیحہ لغت میں بمعنی آواز کے ہے۔

اور صفحہ 41 پر لکھتے ہیں: اس حدیث شریف سے نہ صرف علی ولی اللہ ثابت ہوا بلکہ علی علیہ السلام کا سید الاولیاء ہونا اور ائمہ طاہرین کا پدر دو بزرگوار ہونا بھی ثابت ہوا۔

بات پھر وہی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ولی ہیں' اولیاء کے سردار ہیں۔

1-- سوال یہ ہے کہ یہ کونسا شرعی قاعدہ ہے کہ جو ولی ہو' اولیاء کا سردار ہو اس کا نام کلمہ شریف میں ہونا چاہئے اس کے بغیر اسلام و ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

2-- آپ کی پیش کردہ عبارت میں تو علی، سیف اللہ بھی ہے۔ اگرچہ آپ اور آپ کے نظریہ سے متعلق وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ کل کس نئی چیز کو ایجاد کرلیں گے مگر یہ بات ہم کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ فی الحال آپ کے کلمہ شریف میں بھی علی سیف اللہ کے الفاظ شامل نہیں ہیں۔ یہ عجیب منطق ہے آپ کی۔ کہ ایک ہی حدیث کو پیش کر کے ایک صفت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کلمہ کا جزو بنا لیتے ہیں اور دوسری صفت کو نتیجۃً ذکر تک نہیں کرتے۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

3-- شیفتہ صاحب آپ کی تصنیف شریف کا نام نامی تو "کلمہ علی ولی اللہ" ہے مگر پیش کردہ روایت میں تو کلمہ پاک کی پہلی جزو جو خدا تعالیٰ کی توحید و الوہیت پر دلالت کرتی ہے یعنی لا الہ الا اللہ ہی مفقود ہے۔ آپ نے کس گمان فاسد سے بغیر لا الہ الا اللہ کے کسی روایت کے الفاظ کو ثبوت کلمہ کے لیے پیش کر دیا۔ سچ ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔

بروز حشر گر پرسند چوں فتنہ بپا کر دی
چہ خواہی گفت قربانت شوم من نیز مشتاقم

کتاب کلمہ علی ولی اللہ کے ص 48/47 پر بحوالہ کتاب کفایۃ الطالب عباس بن بکار اور کلبی وغیرہ کے ذریعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت اور پھر اس کا اردو ترجمہ درج کیا گیا ہے کہ عرش اعظم پر لکھا ہے **لا الہ الا اللہ وحدی لا شریک لی و محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی** یعنی نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے میرا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بندے اور میرے پیغمبر ہیں۔ میں نے ان کی تائید کی ہے علی کے ذریعے۔

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے
وہ سب ایک دم میں بھلا دیا

کتاب کا نام کلمہ ولی اللہ اور دلیل ہے **ایدتہ بعلی** سچ ہے۔ جو بات کی لاجواب کی۔

شیفتہ صاحب! غازی عباس کے علم یا پنجہ یا جس جس کی قسم آپ کے مذہب میں ہے، وہ قسم اٹھا کر کہیں کہ واقعی آپ کلمہ میں **ایدتہ بعلی** پڑھتے ہیں؟ کیا آپ نے اسی کے ثبوت کے لیئے کتاب "کلمہ علی ولی اللہ" لکھی؟

اتنے جوڑ توڑ کی کیا ضرورت تھی۔ بس ایک روایت پیش کر دیتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مزعومہ بارہ اماموں میں سے کسی نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ علی ولی اللہ پڑھا ہو۔ مگر آپ بھی مجبور ہیں، تحقیق نام کی ہر چیز آپ کے ہاں مفقود ہے۔ ذرا اوراق پلٹ کر دیکھیے ہم نے بطفیل مشکل کشا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، بارہ ائمہ کرام رضی اللہ عنہم، انبیاء سابقین علیہم السلام اور اجماع امت سے کس طرح کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثابت کیا ہے اور آخر میں شیعہ مجتہدین اور مصنفین کی کتب سے بھی آپ پر احسان فرمایا ہے۔ **ھل جزاء الاحسان الا الاحسان**

رہا **ایدتہ بعلی** تو قرآن پاک کی آیت **ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین** پڑھ لیجئے انشاء اللہ شرح صدر ہو گا۔

خداوند کریم تو اعلان فرما رہے ہیں کہ آپ کی تائید تمام مؤمنین کے ذریعہ کی گئی ہے ایک علی رضی اللہ عنہ کی تائید کا ذکر روایت میں آیا تو آپ نے ان کا نام جزو کلمہ بنا لیا اور

جب تمام مؤمنین کی تائید کا ذکر قرآن میں ہے تو پھر کیا اب تمام مؤمنین کے نام کلمہ میں گنوایا کریں گے۔ شاباش ۔

اس کی طرف سے دل نہ پھرے گا کہ دوستو
اب ہو چکا کہ جس کا طرفدار ہو چکا!

سوئے غریباں یک نظر:

روایت مذکورہ پر اجمالی تبصرہ ہو چکا اب ذرا رواۃ کی صحت دریافت فرماتے چلیں۔ شیفتہ صاحب کلبی تو آپ کا دیرینہ بزرگ اور وفادار ہے۔ آج آپ عباس بن بکار سے ملئے۔ میرے خیال میں آپ کا ان سے تعارف پہلے نہیں ہے ورنہ آپ کے علم میں ہوتا کہ اس باطل روایت کا کرتا دھرتا یہی عباس بن بکار ہے

زہر ٹپکے ہے نگاہ یار سے
مر گیا وہ جس کو دیکھا پیار سے

لسان المیزان ج 3 ص 238 پر ہے:

ومن اباطيله عن خالد بن ابى عمرو الازدى عن الكلبى عن ابى صالح عن ابى هريرة رضى الله عنه قال مكتوب على العرش لا اله الا الله وحدى محمد عبدى ورسولى ايدته بعلى ومن مصائبه حدثنا عبدالله بن زياد الكلبى عن الاعمش عن زر عن حذيفة رضى الله عنه مرفوعا فى المهدى فقال سلمان يا رسول الله فمن اى ولدك قال من ولدى هذا و ضرب بيده الحسين انتهى ..... و قال ابو نعيم الاصبهانى يروى المناكير لا شئى ومن مناكيره ..... سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول النظر الى على عبادة .... عن ام سليم قالت لم يرلفاطمته دم فى حيض و لا نفاس هذا من وضع العباس۔

ترجمہ: اور اسی عباس کی باطل روایتوں میں سے ہے: خالد بن ابی عمر وازدی سے کلبی سے ابو صالح اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے "کہ عرش پر لکھا ہوا ہے: لا الہ الا اللہ وحدی محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی اسی عباس کے مصائب میں سے ہے حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت امام مہدی کے بارے میں کہ سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' وہ آپ کے کونسے بیٹے کی اولاد میں سے ہوں گے تو آپ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میرے اس بیٹے سے ہوں گے اور ابو نعیم اصفہانی نے کہا وہ کچھ نہیں ہے منکر روایتیں بیان کرتا ہے اور اسی کی منکر روایتوں میں سے ہے طلیق خزاعی نے اپنے باپ سے اور اس نے دادا کے حوالہ سے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے' اور ام سلیم کے حوالہ سے اسی عباس کی گھڑی ہوئی بات ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حیض و نفاس میں خون نہ تھا۔

لائے اس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

چالاکی و عیاری:

مصنف کتاب "کلمہ علی ولی اللہ" کی انتہائی چالاکی و عیاری قابل داد ہے کہ جس روایت کو محققین اسماء الرجال اسی عباس بن بکار کی وجہ سے ہی باطل قرار دے رہے ہیں اور اس کے نام کے تحت اسی کی باطل روایت لکھ کر درج کر رہے ہیں مصنف صاحب اسی باطل روایت سے استدلال فرماتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ نہ تو انہیں محققین کا راوی مذکور کے متعلق "لاشئی" لکھنا کھٹکتا ہے اور نہ ہی انہیں اس کے وضاع یعنی جھوٹی روایتیں گھڑنے والا ہونے پر اور منکر روایتیں بیان کرنے والا ہونے پر شرمساری و ندامت ہوتی ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ جب من گھڑت کلمہ بناتے وقت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوف نہیں ہے تو بندوں کا کیا ڈر

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

کچھ اذان کے بارے میں

اگرچہ ہماری کتاب "کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا موضوع و مقصد کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا بدلائل پیش کرنا تھا۔ جسے الحمد للہ حسب استطاعت پورا کر دکھایا مگر شیعہ حضرات چوں کہ کلمہ کی طرح اپنی اذان میں بھی ذکر رسالت یعنی اشھدان محمدا رسول اللہ کے بعد اشھدان امیرالمومنین علی ولی اللہ کہتے ہیں اس لیئے ثبوت کلمہ کے بعد شیعہ حضرات کی کتب معتبرہ سے ہی اذان سے متعلق چند حوالہ جات قارئین کے پیش خدمت ہیں۔

ثم سمعت الاذان فاذا ملک یوذن لم یرفی السماء قبل تلک اللیلۃ فقال اللہ اکبر اللہ اکبر فقال صدق اللہ عبدی انا اکبر فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھدان لا الہ الا اللہ فقال اللہ صدق عبدی انا اللہ لا الہ غیری فقال اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللۃ فقال اللہ صدق عبدی ان محمدا عبدی و رسولی انا بعثتہ و انتجبتہ فقال حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ فقال صدق عبدی و دعا الی فریضتی فمن مشی الیھا راغبا فیھا محتسبا کانت لہ کفارۃ لما مضی من ذنوبہ فقال حی علی الفلاح حی علی الفلاح فقال اللہ ھی الصلاح و النجاح و الفلاح۔

ترجمہ:

پھر میں نے اذان سنی تو دیکھتا کیا ہوں کہ اذان ایک ایسا فرشتہ دے رہا ہے جو اس رات سے پہلے کبھی آسمان میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اور خدا تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ سچ کہتا ہے میں اس سے بڑا ہوں کہ کسی طرح کوئی میرا وصف بیان کر سکے۔ پھر اس نے کہا اشھدان لا الہ الا اللہ اشھدان لا الہ الا اللہ اس پر

خدائے تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ سچ کہتا ہے خدا میں ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر اس نے کہا اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اس پر خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے۔ میں نے ہی اسے مبعوث کیا اور میں نے ہی اسے منتخب کیا۔ پھر اس نے کہا حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے سچ کہا اور میرے فریضہ کی طرف بلایا۔ پس جو شخص بخوشی خاطر اور امیدوار ثواب ہو کر اس کی طرف جائے گا تو اس کے جو گناہ گزر چکے ہیں ان کا کفارہ ہو جائے گا۔ پھر اس نے کہا حی علی الفلاح حی علی الفلاح خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک یہ نماز صلاح بھی فلاح بھی نجاح بھی ہے۔

(عبارت عربی از تفسیر القمی علی بن ابراہیم قمی شیعہ مطبع النجف ج 2 ص 11)
(اردو ترجمہ از ضمیمہ اشارات تفسیر مقبول احمد دہلوی شیعہ ص 274)

اور تفسیر العیاشی میں ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما اسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت الصلوۃ فاذن جبریل فلما قال اللہ اکبر اللہ اکبر قالت الملائکۃ اللہ اکبر اللہ اکبر فلما قال اشہدان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ قالت الملائکۃ خلع الانداد فلما قال اشہدان محمدا رسول اللہ قالت نبی بعث فلما قال حی علی الصلوہ قال حث علی عبادۃ ربہ فلما قال حی علی الفلاح قالت افلح من تبعہ

ترجمہ:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی نماز کا وقت ہوا تو جبریل علیہ السلام نے اذان کہی۔ جب جبریل (علیہ السلام) نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو فرشتوں نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جب جبریل (علیہ السلام) نے اشہدان لا الہ الا اللہ کہا فرشتوں نے کہا بت جدا ہو گئے۔ جب

جبریل (علیہ السلام) نے اشھدان محمدا رسول اللہ کہا تو فرشتوں نے کہا وہ نبی ہیں جو مبعوث فرمائے گئے ہیں جب جبریل علیہ السلام نے حی علی الصلوۃ کہا تو فرشتوں نے کہا اس نے اپنے رب کی عبادت کی طرف دعوت دی۔ جب جبریل علیہ السلام نے حی علی الفلاح کہا تو فرشتوں نے کہا کامیاب ہوا وہ جس نے اس کی اتباع کی۔

تفسیر العیاشی ج 2 ص 278

نیز

جبریل علیہ السلام کا اسی طرح اذان فرمانا حیات القلوب فارسی ج 2 ص 393 اور اردو ج 2 ص 444 پر بھی درج ہے۔

شیعہ مجتہدین کے نزدیک بھی اشھدان علیا ولی اللہ کے الفاظ اذان و اقامت کا جزو نہیں ہیں۔

چناں چہ شیعہ حضرات کے حجتہ الاسلام السید حسین البروجردی اور فقیہ العصر الحاج سید محمد کاظم شریعت مدار کے فارسی میں لکھے ہوئے فتاویٰ کی کتاب کا اردو ترجمہ توضیح المسائل مترجمہ اختر عباس صاحب کے ص 148/147 اور موجودہ شیعہ حکمران ایران روح اللہ خمینی کی کتاب منتخب توضیح المسائل فارسی مطبوعہ النجف الاشرف کے ص 140 پر شیعہ حضرات کی اذان درج ہے جس میں اشھدان علیا ولی اللہ کے الفاظ بالکل نہیں ہیں اور ساتھ ہی اس بات کی وضاحت بھی کردی گئی ہے کہ یہ الفاظ اذان و اقامت کی جزو نہیں ہیں۔

شیعہ حضرات کی فقہ کی معتبر کتاب العروۃ الوثقی مصنفہ شیعہ حجتہ الاسلام مولانا السید محمد کاظم الطباطبائی مطبعہ دار السلام بغداد 1330ھ کے صفحہ 214 پر اذان و اقامت کی فصل پر شیعہ حضرات کی اذان بغیر الفاظ اشھدان علیا ولی اللہ درج ہے اور ساتھ ہی پر زور الفاظ میں یہ وضاحت موجود ہے۔

واما الشھادۃ لعلی ع بالولایۃ وامرۃ المومنین فلیست جزو منھما (مگر علی رضی اللہ عنہ کی ولایت اور امارت کی شہادت تو یہ اذان اور اقامت کا دونوں جزو نہیں ہیں۔

(العروۃ الوثقی ص 214)

اسی طرح شیعہ حضرات کی معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں شیعہ

حضرات کی اذان درج ہے مگر اشھدان علیا ولی اللہ کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے:

وقال مصنف هذا الكتاب هذا هو الاذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه والمفوضة لعنهم الله قد وضعوا اخبارا و زادوا فى الاذان محمد وال محمد خير البرية مرتين وفى بعض روايا تهم بعد اشهدان محمدا رسول الله اشهدان عليا ولى الله مرتين و منهم من روى بدل لا ذالك اشهدان عليا امير المومنين حقا مرتين و لاشك فى ان عليا ولى الله وانه امير المومنين حقا و ان محمدا وآله صلوات الله عليهم خير البرية ولكن ليس ذالك فى اصل الاذان وانما ذكرت ذالك ليعرف بهذه الزيادة المتهمون بالتفوض

ترجمہ:

اس کتاب کا مصنف ابو جعفر الصدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی کہتا ہے کہ یہی وہ اذان ہے جو صحیح ہے۔ اس میں نہ تو زیادتی کی جائے نہ کمی اور مفوضہ اللہ ان پر لعنت کرے انہوں نے اپنی طرف سے بہت سی خبریں گھڑلی ہیں اور انہوں نے اذان میں محمد وال محمد خیر البریہ کے الفاظ دو دفعہ بڑھا لیے ہیں اور ان کی بعض روایتوں میں اشھدان محمدا رسول اللہ کے بعد دو دفعہ اشھدان علیا ولی اللہ ہے۔ انہی میں سے ہی وہ شخص ہے جس نے اشھدان علیا ولی اللہ کا بدل اشھدان امیر المومنین حقا دو دفعہ کہنا کہا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ کے ولی ہیں اور وہ امیر المومنین بھی یقینی ہیں اور محمد اور آپ کی آل صلوات اللہ علیہم خیر البریہ بھی ہیں لیکن یہ الفاظ اصل اذان میں نہیں ہیں اور میں نے یہ اس لیئے بیان کر دیا ہے تاکہ مفوضہ (لعنتی) لوگوں کی پہچان ہو جائے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ج 1 ص 188 طبع تہران)

ان روایات شیعہ حضرات اور شیعہ علماء و مجتہدین کی تحریروں اور خصوصاً صاحب

من لا یحضرہ الفقیہ کا اشہدان علیا ولی اللہ کہنے والوں کو لعنتی قرار دینا، پر آگاہی کے بعد کسی مخلص مومن و مسلمان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنی من مانی کرتے ہوئے مسلمانوں کی اجماعی اذان کو چھوڑ کر صرف ضد اور اظہار تعصب کے لیے اذان میں ان الفاظ کا اضافہ اپنی طرف سے کرے جو اذان کا جزو نہیں ہیں بلکہ بقول شیعہ مصنف ان الفاظ کا موجد ایک لعنتی فرقہ مفوضہ ہے۔ اعاذنا اللہ عنہا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مَا عَلَيْنَا يَا اَخِي اِلَّا الْبَلَاغ

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ
محمد و علی الہ واصحابہ وازواجہ و
ذریاتہ اجمعین الی یوم الدین

مفتی محمد شفیع
خطیب جامع عمر ڈسکہ (ضلع سیالکوٹ)

اختتام
17 ربیع الثانی 1403ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اذان اور قرآن حکیم

واذانادیتم الی الصلوۃ اتخذوھاھزواولعباذلک بانھم قوم لایعقلون۔المائدہ

ترجمہ:۔اور جب تم نماز کے لیے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں (ترجمہ از اعلحضرت مولانا احمد رضاخاں رحمتہ اللہ علیہ)

اور تفسیر انوار التنزیل للبیضاوی میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے

ای اتخذوالصلوت والمنادات وفیہ دلیل علی ان الاذان مشروع للصلوۃ روی ان نصرانیا بالمدنیہ کان اذاسمع الموزن یقول اشھدان محمد رسول اللہ قال احرق اللہ الکاذب فدخل خادمہ ذات لیلتہ بناواھلہ نیام فتطایر شرر ھافی البیت فاحرقہ واھلہ

ترجمہ۔۔یعنی یہود نماز اور اذان کا تمسخر کرتے اور اس میں یہ دلیل ہے کہ اذان نماز کے لیے ایک شرعی حکم ہے روایت کیا گیا ہے کہ مدنیہ طیبہ میں ایک نصرانی رہتا تھا وہ جب بھی موذن کی آواز اشھدان محمد الرسول اللہ

کو کہتے ہوئے سنتا تو وہ کہتا اللہ جھوٹے جلادے ایک رات اس کا خادم آگ لایا اور اس کے گھر والے سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور اس نے اس نصرانی اور اسکے گھروالوں کو جلادیا تفسیر انوار التنزیل للبیضاوی ج ا/231 اور ایسا ہی دیگر تفاسیر القران میں ہے ملاحظہ ہو تفسیر حسینی 188 مطبع محمدی بمبئی تفسیر کنزالعرفان مطبع تاج کمپنی 171 تفسیر موضح الفرقان 152 تفسیر نعیمی پارہ 6 — 577 تفسیر محمدی 66 شیعہ تفسیر مجمع البیان طبع بیروت 213 — (ج3)

اس ایت مبارکہ میں امام بیضاوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے فیہ دلیل علی ان الاذان مشروع للصلوہ ترجمہ یہ دلیل ہے کہ اذان نماز کے لیے شرعی حکم ہے کنزالعرفان میں مولانا نعیم الدین۔(مراد آبادی) رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی سے بھی ثابت ہے (ص171)

تفسیر نعیمی میں ہے کہ اذان کا ثبوت قرآن مجید سے ہے جیسا کہ نادیتم الی الصلوۃ کی ایک تفسیر سے معلوم ہوا جو کہے کہ اس کا ثبوت صرف حدیث ہے غلط ہے دوسرے مقام پر قرآن حکیم فرماتا ہے اذانودی للصوۃ من یوم الجمعۃ وہاں بھی اذان جمعہ کا ذکر ہے پارہ 6 — 579 — آیت نمبر 2 ومن احسن قولا ممن دعاالی اللہ وعمل صالحا وقال انی من المسلمین (حم سجدہ)

ترجمہ - اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں

فرمان ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمودہ کہ نمی بنیم ایں آیت واالادر شان موذناں

ترجمہ - عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت موذنوں کے حق میں نازل ہوئی تفسیر حسینی فارسی (ص 768) و تفسیر خزائن العرفان — (ص 694) و مصنف ابن ابی شیبہ ج 152/1 حاشیہ تفسیر جلالین میں بحوالہ کلبی موجود ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا موذن اذان کہتا تو یہودی کہتے کہ یہ اذان کی آواز اور یہ کام کتنا برا ہے تب اللہ تعالی نے یہ آیت ومن احسن قولا الایتہ اور اذانادیتم الی الصلوہ دونوں آیتیں اتاریں تفسیر جلالین شریف 102

اور تفسیر صاوی علی الجلالین میں ہے ومنھم من یدعوا الی اللہ تعالی بالاعلام باداء الفرائض کالموذنین ترجمہ - اور اللہ تعالی کی طرف بلانے والوں میں وہ بھی ہے جو فرائض کی ادائیگی کے لیے بلائے جیسا کہ اذان کہنے والے موذنیں حضرات تفسیر صاوی (ج 4/24)

تفسیر بیضاوی میں ہے قیل نزلت فی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقیل فی الموذنین ترجمہ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت موذنوں کی شان میں اتری بیضاوی (ج 2 ص 268)

اذان اور موئذن کی شان از احادیث

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع الندا بالصلوۃ ذھب

حتی یکون مکان الروحاء قال سلیمن فسئالقہ عن الروحاء فقال ھی من المدینتہ ستہ وثلثون میلا۔
ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے سنا شیطان جب اذان کی آواز نماز کے لئے سنتا ہے تو مکان روحاء تک بھاگ جاتا ہے سلیمن کہتے ہیں میں نے روحاء کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ مدنیہ منورہ سے 36 میل کے فاصلے پر ہے۔ صحیح ابن خزیمہ ج1/205 مسلم شریف باب فضل الاذن ج1/187 مصنف ابن ابی شیبہ 154(ج1)

(2) قال ابو سعید سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یسمع مدی صوت الموذن جن ولا انس ولا شئی الا شھد لہ یوم القیمہ

ترجمہ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا کہ جن انسان اور کوئی شے ایسی نہیں جو موذن کی آواز سنتی ہو مگر قیامت کے دن وہ اسکی گواہی دیگی۔

(3) عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموذن۔ یغفرلہ مدی صوتہ ویشھد لہ کل رطب ویابس

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جہاں تک موذن کی آواز پہنچتی ہے اسکے لیے بخشش کر دیجاتی ہے اور ہر تر و خشک چیز اسکی گواہی دیتی ہے۔ ابوداود 76-اج صحیح ابن خزیمہ 204 — ج ا سنن ابن ماجہ 53 نسائی شریف 67اج مصنف ابن ابی شبیہ 152 — (اج)

(4) عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالصلوہ فتحت ابواب السماء واستیجب الدعا

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان کہی جاتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ مسند ابی داوٗد الطیالسی 282 — (ج9)

(5) عن عیسی بن طلحہ قال سمعت معاویہ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الموذنوں اطول الناس اعناقا یوم القیمۃ

ترجمہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا موذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی ابن ماجہ (53-اج) مسلم شریف

187-ج1مصنف ابن ابی شبیہ 151 — ج1

اذان کی شرعی حیثیت

(1) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علمنی سنت الاذان

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا مجھے اذان کی سنت سکھلائیں مشکوہ۔باب الاذان

(2) اذان پانچ نمازوں اور جمعہ کے لیے سنت موکدہ ہے تفسیرات احمدیہ مترجم از ملاجیون رحمتہ اللہ علیہ

(3) آذان سنت ہے اور شعار دین میں سے ہے مرات المناجح شرح مشکواہ المصابح از مفتی احمد یار خان رحمتہ اللہ علیہ

4— پس وحی آمد کہ آں کلمات کہ براسمان شنیدہ بودید برزمین سنت اذان باشد

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وحی آئی کہ وہ کلمات جو آپ نے آسمانوں پر سنے تھے زمین پر وہی اذان سنت ہو گی مسک الختام شرح بلوغ الرام (ص 261 — اج) مدارج النبوت 351 ج ا

(5) هوسنته للرجال فی مکان عال ھی کالواجب۔ ترجمہ۔وہ یعنی اذان مردوں کے لیے بلند مقام پر کھڑے ہو کر کہنا سنت ہے اور واجب کیطرح ہے الدر المختار 28 ج ا

(6) اور ھدایہ میں ہے الاذن سنته للصلوات الخمس۔ ترجمہ۔پانچ نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان سنت ہے ھدایہ 70 ج ا اور حاشیہ ھدایہ میں ہے قال بعض مشائخنا واجب ترجمہ۔ہمارے بعض مشائخ نے کہا ہے کہ اذان واجب ہے 71 ج ا

(7) اور فتاوی رضویہ میں ہے جمعہ وجماعت پنجگانہ کے لیے اذان سنت موکدہ وشعار اسلام و قریب بواجب ہے فتاوای رضویہ (376 — ج2)

(8) سب فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنت موکدہ ہے علم الفقہ (140— ج2)

(9) فقہ اسلامیہ کی ضخیم اور معتبر کتاب بہار شریعت میں ہے فرض پنجگانہ کہ ان ہی میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مستحبہ کیساتھ وقت پر ادا کیے جائیں تو ان کے لیے اذان سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے بہار شریعت (ص 24 ج 3)

تارکین اذان کے خلاف جہاد

1- عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ کان اذا غزابنا قوما لم یکن یغیر بنا حتی یصبح و ینظر فان سمع اذان کف عنہم وان لم یسمع اذان اغار علیہم

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی قوم کیساتھ جنگ کے لیے ہمارے ساتھ جاتے تو ان پر حملہ نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جائے انتظار فرماتے اگر اذان سن لیتے تو ان پر حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے بخاری شریف 86-ج 1 اور اسی مضمون کی حدیث مسلم شریف 186- ج 1 اور مسک الختام — (262) پر بھی ہے

(2) ایک تو وہ اسلام کا شعار ہے اور اس کی وجہ سے کسی ملک کو دار الاسلام ہونے کا حکم دیا جاتا ہے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ اگر آپ اذان سن لیا کرتے کچھ نہ کرتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو اس شہر کو غارت کر دیتے حجۃ اللہ البالغہ مترجم (ص 300)

(3) تاج العلماء مولانا شاہ محمد نقی علی خاں بریلوی الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں لکھتے ہیں امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں تارکین اذان سے جہاد کرنا درست ہے الکلام الاوضح (367) بہار شریعت — (24 — ج 3) اوجز المسالک — 189 — 1 — ج مرات المناجیح — 402 — مستخلص الحقائق — 145 —

اذان کی تاریخی حیثیت

(1) اذان کے لغوی معنی اعلان و اطلاع عام ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے واذان من اللہ و رسولہ اور فرماتا ہے فاذن موذن بینہم

شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے مسلمانوں میں ہجرت کے بعد سن ایک

ہجری میں شروع ہوئی مرات المناجیح (399 — ج ا — 405 — ج ا —)

(2) مدارج النبوت میں ہے دازو قائع واقعہ در سنہ اولی تشریح اذان ست و بعض آں را از وقائع سنہ ثانیہ داشتہ اند ترجمہ سن ایک ہجری کے واقعات میں سے اذان کے شرعی حیثیت سے جاری ہونے کا لکھا ہے اور بعض نے اسے سن ۲ ہجری میں جارے ہونا واقعہ ہے (مدارج النبوہ 70 ج 2 مسک الختام 261 — اج)

(3) علم الفقہ میں ہے اذان کی ابتدا مدنیہ منورہ میں سنہ ایک ہجری سے ہوئی علم الفقہ 136 — ج 2

اذان کیسے شروع ہوئی

(1) مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد نماز باجماعت تو ہوتی تھی مگر جب تک اذان کی مشروعیت نہ ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ بلند آواز سے الصلوہ جامعتہ پکارتے تھے اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اس آواز پر جمع ہو کر مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کرتے تھے ملاحظہ ہو مراسیل ابی داؤد (ص 5) اوجز المسالک (ص 172) مدارج النبوہ 348 — اج - 350 — امعارج النبوہ — 21 — 4 ج علم الفقہ مصنفہ مولوی عبد الشکور لکھنوی 136 — ج 2 اور طبقات ابن سعد وغیرہ

(2) اور کبھی الصلوۃ الصلوۃ کی آواز لگا کر لوگوں کو نماز باجماعت کے وقت کی اطلاع دی جاتی تھی جیسا کہ صحیح ابن خزیمہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال کانت الصلوۃ اذاحضرت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعی رجل فی الطریق فنادی الصلوۃ الصلوۃ الصلوۃ فاشتد ذلک علی الناس

ترجمہ — جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں نماز کا وقت ہوتا تو ایک شخص راستہ میں دوڑتا جاتا تھا اور الصلوۃ الصلوۃ الصلوۃ کی آواز دیتا تھا یہ لوگوں پر بڑا دشوار گزرتا تھا صحیح ابن خزیمہ (191 — اج)

اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس مسئلہ میں فکر مند تھے چنانچہ ابوداود شریف میں ہے عن ابی عمیر بن انس عن عمومتہ لہ من الانصار قال اھتم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم للصلوۃ کیف یجمع الناس لھا فقیل لہ انصب رایتہ عند حضور الصلوۃ فاذا راؤھا اذن بعضھم بعضا فلم فلم یعجبہ ذلک قال فذکر لہ القنع یعنی الشبور وقال زیاء شبور الیھود فلم یعجبہ ذلک وقال ھو من امر الیھود قال فذکر لہ الناقوس فقال ھو من امر النصاری فانصرف عبداللہ بن زید وھو مھتم لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاری الاذان فی منامہ قال فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاخبرہ فقال یا رسول اللہ انی لبین نائم قبل ذلک فکتمہ عشرین یوما قال ثم اخبرانبی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال لہ ما منعک ان تخبرنی فقال سبقنی عبداللہ بن زید فاستحییت فقال رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا بلال قم فانظر ما یامرک بہ عبداللہ بن زید فافعلہ فاذن بلال

ترجمہ — حضرت ابی عمیر بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے انصاری چچا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فکر مند ہوئے کہ نماز کے لیے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے آپ سے عرض کیا گیا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا بلند کیا جائے جب لوگ اس کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو بلالیا کریں گے آپ نے اسکو پسند نہ فرمایا پھر آپ سے قنع یعنی بوق کا ذکر کیا گیا جو یہودی اپنی عبادت کا وقت بتانے کے لیے استعمال کرتے تھے آپ نے وہ بھی پسند نہ فرمایا اور فرمایا وہ یہودیوں کی علامت ہے پھر آپ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ عیسائیوں کا کام ہے اتنے میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وجہ سے فکر مند تھے تو ان کو خواب میں آذان سکھلائی گئی صبح کو جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو خبر دی اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حالت نیم بیداری میں تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے آذان سکھائی اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے بیس دن پہلے یہ خواب دیکھا تھا اور اسے چھپائے رکھا پھر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم مجھے بتانے سے کیوں رکے رہے عرض کیا مجھ سے پہلے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ذکر کردیا اس لیے مجھے شرم محسوس ہوئی پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ

کھڑے ہو جاؤ اور دیکھو جو تمہیں عبداللہ بن زید کہیں وہ کرو تو حضرت بلال رضی اللہ نے اذان کہی ابوداؤد (ج ا—71)

اس حدیث پاک سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جو اذان خواب میں بتلائی گئی وہ سب سے پہلی آذان تھی جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہلوائی گویا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سب سے پہلے موذن تھے چنانچہ مسند امام احمد میں ہے

عن معاذ بن جبل قال جاء رجل من الانصار الی النبی فقال انی رایت فی النوم کانی مستیقظ اری رجلا نزل من السماء علیہ بردان اخضران نزل علی جذم حائط من المدینۃ فاذن مثنی مثنی ثم جس ثم اقام فقال مثنی مثنی قال نعم ما رایت علمہا بلالا قال قال عمر قد رایت مثل ذلک و لکنہ سبقنی

ترجمہ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ و سلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے خواب دیکھا ہے جیسا کہ میں جاگ رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا جو مدینہ منورہ کی دیوار پر آسمان سے اترا اس پر سبز رنگ کی دو چادریں تھیں اس نے آذان کہی دو دو دفعہ پھر بیٹھ گیا پھر اقامت کہی اور اقامت کے کلمات بھی دو دو دفعہ کہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ٹھیک ہے جو کچھ تو نے دیکھا بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا مگر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ مجھ پر سبقت لے گئے مسند امام احمد بن حنبل (232—5ج)

اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا اذان کا واقعہ اور ان کا بحکم نبی صلی اللہ علیہ والہ و سلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آذان سکھلانا مندرجہ ذیل کتب احادیث میں ملاحظہ فرمائیں مصنف ابن ابی شیبہ مکتبہ سلفیہ ملتان (ص 136 ج 1) و اسنادہ صحیح شرح معانی ال آثار والمعروف طحاوی شریف مطبع اسلامیہ لاہور 193—اج اسنادہ صحیح

الدرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ محبوب المطالع دہلی (61 اسنادہ صحیح

جامع ترمذی مطبع نور محمد کراچی سندہ ا صحیح 55—اج

صحیح ابن خزیمہ طبع بیروت 197—اج سنن ابی دواد (74—اج) سعید کمپنی کراچی

سنن الدار قطنی دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور 242(ج ا)

مسند امام احمد بن حنبل مطبع بیروت 246— ج5

مدارج النبوت 350—اج

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث پاک سے چند باتیں واضح ہو گیئں

—1سب سے پہلے آذان حضرت عبداللہ بن زید انصاری نے خواب اور بیداری کی ملی جلی حالت میں فرشتے سے سنی

—2 حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جب حضور علیہ السلام سے اذان کا خواب والا واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انکے خواب کو سچا قرار دیا جیسا کہ دیگر کتب احادیث میں بالوضاحت موجود ہے

3— حضور علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی بیان کی ہوئی اذان کو درست قرار دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ یہ اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلادیں تاکہ وہ پانچ نمازوں اور جمعہ کے لیے یہ اذان دیا کریں

کیا آذان یا کوئی اور شرعی حکم خواب سے ثابت ہو سکتا ہے

کتب احادیث میں جہاں ابتدائے اذان کا ذکر ہے اور اسکے مستقل ابواب موجود ہیں تو وہاں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نیم خوابی میں اذان سکھلائے جانے کا اور پھر اسے حضور علیہ السلام کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلانے کا تذکرہ بھی تواتر کے ساتھ موجود ہے تو ان وجوہ سے آپ یہ تاثر ہر گز نہ لیں کہ اسلام میں اذان جیسی اہم عبادت کی بنیاد صرف ایک خواب پر ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنوں نے یہ واقعہ دیکھا خود فرماتے ہیں

لو قلت ان لم اکن نائما لصدقت انی انا بین النائم و یقظان

ترجمہ۔اگر میں یہ کہوں کہ جب میں نے اذان دینے والے کی اذان سنی میں سویا ہوا نہ تھا تو میں نے سچ ہی کہا کیونکہ میں ابھی سونے اور جاگنے کی درمیانی حالت میں ہی تھا

مسند امام احمد بن حنبل (246 — ج5)

اور کتاب الصلوۃ لابی نعیم میں ہے لولا اتہاق النفس تعلت انی لم اکن نائما

ترجمہ۔اگر مجھے خود پر تہمت کا خدشہ نہ ہو تو میں یہ کہہ دوں کہ میں سویا ہوا نہ تھا

کتاب الصلوۃ لابی نعیم بحوالہ اوجز المالک

شرح موطا امام مالک 171 — اج

اور سنن ابی دواد میں ہے

لولا ان یقول الناس لقلت انی کنت۔ یقظانا غیر نائم

ترجمہ۔اور اگر لوگوں کی باتوں کا خیال نہ ہو تو میں کہہ دوں میں جاگ رہا تھا سویا ہوا نہ تھا

ابو داود 174 اج

ان تمام روایات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ تعلیم اذان کے وقت سوئے ہوئے نہ تھے بلکہ غلبہ نیند تھا ہاں جن روایات میں لفظ نائم آیا ہے وہاں اسی غلبہ نیند کو نائم سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا اپنا خواب کہہ کر واقعہ سنانا اور حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا

انہا لرویا حق انشاء اللہ

تمہارا یہ خواب انشاء اللہ سچا ہے ملاحظہ ہو ابو داود 72۔ اج سنن دارمی 214 — اج سنن الدار قطنی 241 — اج یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یقین کامل تھا کہ اس واقعہ کے بعد خداوند تعالی ضرور بذریعہ وحی اذان داخل شعار اسلام فرمائیں گے چنانچہ مراسیل ابو داود میں ہے

فذھب عمر الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیخبر بالذی رای وقد جاء الوحی بذالک قال فماراءی عمر الا بلال یوذن

فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قد سبقک بذالک الوحی حین اخبرہ عمر

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی خواب میں اذان سنی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا واقعہ سنانے کے لیے حاضر ہوئے تو حضور علیہ السلام کو اس کے متعلق وحی نازل ہو چکی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آذان دے رہے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ بیان کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھ سے پہلے مجھ پر یہ وحی آچکی ہے۔

ترمذی شریف (حاشیہ 54 ج 1) مصنف عبد الرزاق مراسیل ابی داؤد (6) مدارج النبوت (ص 350 ج 1) علم الفقہ (ص 36 ج 2) مسک الختام (صفحہ 261 ج 1) حاشیہ ابن ماجہ (صفحہ 51 ج 1) مدارج النبوت اور مسلک الختام میں ہے۔

وتحقیق انست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم در شب معراج کلمات اذان راشنید اما حکم نہ شد کہ ایں کلمات رادر اذان برائے نماز بگوید الخضرت در مکہ بے اذان نماز می کرد تا بمدنیہ آمد۔ ور داین باب باصحاب مشاورت کردو بعضے اصحاب اذان در خواب شنید ند پس وحی آمد کہ آن کلمات راکہ بر آسمان شنیدہ بود بر زمین سنت اذان باشد

ترجمہ۔ اذان کے متعلق تحقیق یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان کے کلمات معراج کی رات فرشتے سے سنے مگر یہ حکم نہ ہوا کہ ان کلمات کو نماز کے لیے اذان میں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بغیر اذان ہی نماز ادا فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور اس بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا بعض صحابہ نے اذان کو خواب میں سنا۔ پس حضور علیہ السلام کو وحی آئی کہ جن کلمات کو آپ نے آسمان پر سنا تھا وہی کلمات زمین پر سنت اذان ہوں گے۔

مدارج النبوت (351۔ اج مسلک الختام 261۔ اج) معارج النبوت 21۔ ج 4 حاشیہ ترمزی 54۔ اج وحاشیہ ابن ماجہ 51 بحوالہ لمعات

ان روایات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اذان صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے خوابوں سے ہی نہیں بلکہ معراج کی شب فرشتہ کے ذریعے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر

وحی الٰہی سے بھی ثابت ہے۔

ہاں یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بذریعہ فرشتہ سکھلائی گئی اذان اور وحی الٰہی کے ذریعہ حضور علیہ السلام کو حکم دی گئی اذان کے کلمات بالکل ایک ہی جیسے تھے۔ اور وہی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پڑھنے کا حکم دیا گیا کما مر۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو کونسی اذان سکھلائی گئی

عن محمد بن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ قال حدثنی ابی عبد اللہ بن زید قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل یضرب بہ للناس لجمع الصلوۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس فقال وما تصنع بہ ذلک فقلت ندعوا بہ الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی ماھو خیر من اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوۃ، حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے واسطے ناقوس بنانے کا حکم دیا میں سو رہا تھا کہ ایک شخص ناقوس ہاتھ میں لیئے نمودار ہوا میں نے کہا اے خدا کے بندے کیا تو ناقوس فروخت کرتا ہے اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے میں نے کہا ہم اس سے نماز کے لیے لوگوں کو بلائیں گے تو وہ کہنے لگا کیا میں تجھے اس سے کوئی اچھی چیز نہ بتا دوں میں نے کہا ضرور تو اس نے کہا تم کہا کرو اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ ابو داؤد (ج ا ص 71)

عن محمد بن عبد اللہ بن زید عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ھم بالبوق وامر بالناقوس فنحت فاری عبد اللہ بن زید فی المنام قال رائیت رجلا علیہ ثوبان اخضران یحمل ناقوسا فقلت لہ۔ یا عبد اللہ تبیع الناقوس قال ماتصنع بہ قلت انادی بہ الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی خیر من ذلک قلت وما ھو قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ

اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ - اشھد ان لا الہ الا اللہ - اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ - حی علی الصلوۃ حی اللہ اکبر 'اللہ اکبر' لا الہ الا اللہ قال فخرج عبد اللہ بن زید حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما راءی قال یا رسول اللہ رائیت رجلا علیہ ثوبان خضران یحمل ناقوسا فقص علیہ الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صاحبکم قد راءی رویاء فاخرج مع بلال الی المسجد فالقھا علیہ ولیناد بلال فانہ اندی صوتا منک قال فخرجت مع بلال الی المسجد فجعلت القیھا علیہ وھو ینادی بھا

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے کسی علامت کے مقرر کرنے کی فکر تھی کبھی ناقوس کی رائے ہوتی اور کبھی بوق جستجو ہوتی اور حضور علیہ السلام نے ناقوس کا حکم دیا تھا اس شب میں نے کی ایک شخص کو دو سبز کپڑے پہنے ناقوس اٹھائے دیکھا میں نے اس سے کہا تو یہ لوگوں کو نماز کے لئے بلاؤں گا — اس نے کہا کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ بتا دوں میں نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا تم کہا کرو اللہ اکبر 'اللہ اکبر اللہ اکبر' اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر' لا الہ الا اللہ پھر عبد اللہ بن زید حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو دیکھا تھا عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ میں نے ایک شخص کو سبز کپڑے پہنے اور ناقوس اٹھائے دیکھا اور ساری خبر بیان کی۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے ساتھی نے یہ خواب دیکھا (اے عبد اللہ بن زید) تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف جاؤ اور بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلاؤ وہ اذان دیں گے کیونکہ انکی آواز تم سے زیادہ بلند ہے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا میں انہیں بتاتا جاتا تھا اور وہ اذان کہتے تھے۔

ابن ماجہ (51)

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اذان کا یہ واقعہ دیگر کتب احادیث میں بھی بتغیر الفاظ صراحتا موجود ہے چنانچہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو

سنن دارمی (214اج) صحیح ابن خزیمہ 191 — اج مطبع بیروت

شرح معانی الاثار المعروف بہ الطحاوی ترجمہ 190اج جامع المسانید خوارزمی 300اج مسند امام احمد بن حنبل ج4

عنوان بالا کے تحت درج کی گئی احادیث میں یہ بات بالکل واضح ہو چکی کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جو اذان سکھلائی گئی وہ منجانب اللہ الہام کی گئی تھی اور اسکی حضور علیہ السلام نے بھی تصدیق فرمائی اور اسی اذان کی تصدیق و تائید میں خداوند کریم نے حضور علیہ السلام پر وحی فرماکر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسے شرف قبولیت سے نوازا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ آذان کہلوا کر انہیں اسلام میں موذن اول کے مقام پر سرفراز فرمایا اور اسی اذان کے الفاظ کو ہی پڑھنا قیامت تک سنت قرار دے دیا گیا

قارئین کرام اوپر بیان کی گئی احادیث میں اذان کے جو الفاظ دیئے گئے ہیں وہی اصل اذان ہیں اور الحمد اللہ آج اہل سنت کی تمام مساجد میں یہی اذان پڑھی جاتی ہے اور وہی الفاظ گونجتے ہیں جو حضور علیہ السلام کو وحی کے ذریعے تعلیم فرمائے گئے اور جو موذن اول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پڑھوائے گئے آپ بغور ملاحظہ فرمائیں ان میں نہ تو علی ولی اللہ کے الفاظ ہیں اور نہ ہی خلفیہ بلافصل کے الفاظ

نامعلوم یہ کس شریر کی شرارت ہے کہ آج مسلمانوں کی اس اجتماعی عبادت کو بگاڑ کر اس میں وہ کلمات بڑھادیئے گئے جن کا مسئلہ اذان میں عنداللہ و عندالرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی وجود نہیں نہ صرف یہ بلکہ ان الفاظ میں توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی ہے اور مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی سازش بھی

اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اور

آذان الملاعنہ

اس بات کا سہرا محسن و امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ہی کے سر ہے کہ برصغیر ہندو پاک میں وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بہت پہلے اس فتنے کے مضرات کو بھانپتے

ہوئے اس کی سرکوبی کے لیے مختصر مگر جامع کتاب الادلتہ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ لکھ کر علماء عرب و عجم سے داد تحسین حاصل کی اور اپنا فرض منصبی بھی ادا فرمادیا برصیغر پاک وہند میں جب بڑے بڑے صاحب جبہ و دستار کی روافض کے خلاف زبان و قلم تھرتھرا رہی تھی اور کفر شیعہ کو مختلف فیہ مسئلہ اور شیعہ سنی کا نکاح جائز قرار دیا جارہا تھا اور شیعہ کے روپیہ پیسہ سے مسجد بنانا جائز تعزیہ شیعہ کو عین اسلام قرار دیا جارہا تھا تو اس وقت مولانا احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ہی تھے۔ جنوں نے شیعہ کے متعلق یہ فتوی دیا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے علماء بریلی اور کفر شیعہ پر عنقریب ہم ایک اہم مقالہ سپرد قلم کررہے ہیں انشاء اللہ فی الحال ہم مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ کی ایک کتاب کا صفحہ قارئین کے لیے فوٹو سٹیٹ پیش کررہے ہیں امید ہے قلب و جگر گرمادیگی اعلحضرت مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ اذان میں علی ولی اللہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

آپ فرماتے ہیں کہ یہ کلمہ مغضوبہ مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبراء ہے اور اسکا سننا سنی کے لیے بمنزلہ تبراء سننے کے نہیں بلکہ حقیتا تبراء سننا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ الادلتہ الطاعنہ فی آذان الملاعنہ 22

پھر فرماتے ہیں یہ زیادتیاں اس فرقہ ملعونہ کی نکالی ہوئی ہیں جو باتفاق اہل سنت وشیعہ کافر ہیں اذان الماعنہ 31 مکتبہ ضاء السنتہ ملتان

شیعہ اور اذان

شیعہ قوم کے حجتہ الاسلام السید محمد کاظم الطباطبائی اپنی تصنیف العروۃ الوثقی فصل اذان واقامت میں لکھتے ہیں

لااشکال فی تاکد رجحانھافی الفرائض الیومیہ

ترجمہ۔ آذان کو موکدہ جاننے کے رحجان میں کوئی شک نہیں ہے پھر آگے لکھتے ہیں

وذھب بعض العلماء الی وجوبھا

ترجمہ - اور بعض علماء اذان کے وجوب کے قائل ہیں

(العروۃ الوثقی طبع بغداد 213)

فرقہ شیعہ کے نزدیک اذان کی ابتداء

عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما اسری برسول اللہ الی السماء فبلغ البیت المعمور و حضرت الصلوۃ فاذن جبریل و اقام فتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وصف الملائکۃ والنبیون خلف محمد

الفروع من الکافی عربی طبع تہران 302 — ج 3

ترجمہ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب رسول خدا معراج کو تشریف لے گئے پس بیت المعمور پہنچے اور نماز کا وقت آیا تو جبریل نے اذان دی اور اقامت کہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آگے بڑھے اور ملائکہ اور انبیاء نے انکے پیچھے صفیں باندھیں

ترجمہ - فروع کافی از مولانا سید ظفر حسن شیعہ (261)

شب معراج اذان جبریل میں علی ولی اللہ نہیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما اسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت الصلوۃ فاذن جبریل فلما قال - اللہ اکبر - اللہ اکبر قالت الملائکۃ اللہ اکبر اللہ اکبر فلما قال اشھد ان لا الہ الا اللہ قالت الملائکۃ خلع الانداد فلما قال اشھد ان محمد رسول اللہ قالت نبی بعث فلما قال حی علی الصلوۃ قالت حث علی عبادۃ ربہ فلما قال حی علی الفلاح قالت افلح من تبعہ

ترجمہ - امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی نماز کا وقت ہوا تو جبریل علیہ السلام نے اذان کہی جب جبریل نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو فرشتوں نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جب جبریل نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو فرشتوں نے کہا وہ نبی ہیں جو مبعوث فرمائے گئے ہیں جب جبریل نے حی علی الصلوۃ کہا تو فرشتوں نے کہا اس نے اپنے رب کی عبادت کی طرف دعوت دی جب جبریل نے حی علی الفلاح کہا تو فرشتوں نے کہا کامیاب ہوا وہ جس نے اسکی اتباع کی

تفسیر عیاشی 2/278ج طبع تہران

من لا یحضرہ الفقیہ (183/ج ا مطبع تہران)

شب معراج کی آذان میں علی ولی اللہ نہیں

مشہور شیعہ مورخ و محدث ملا باقر مجلسی اپنی کتاب حیات القلوب میں واقعہ معراج کے تحت لکھتے ہیں

پھر میں نے اذان سنی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اذان ایک ایسا فرشتہ دے رہا ہے جو اس رات سے پہلے کبھی آسمان میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے میں اس سے بڑا ہوں کہ کسی طرح کوئی میرا وصف بیان کر سکے پھر اس نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ سچ کہتا ہے خدا میں ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پھر اس نے کہا اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے بیشک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے میں نے اسے مبعوث کیا اور میں نے ہی اسے منتخب کیا پھر اس نے کہا حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے سچ کہا اور میرے فریضہ کی طرف بلایا پس جو شخص بخوشی خاطر اور امیدوار ثواب ہو کر اسکی طرف جائے گا تو اس کے جو گناہ گزر چکے ہیں انکا کفارہ ہو جائیگا پھر اس نے کہا حی علی الفلاح۔ حی علی الفلاح خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک یہ نماز فلاح بھی ہے نجاح بھی ہے نجات بھی ہے حیات القلوب اردو 444/ج 2 حیات القلوب فارسی 393/ج 2 اشارات تفسیر از مولوی مقبول احمد دہلوی شیعہ 274/ تفسیر قمی طبع نجف 11/ج 2

صاحب انصاف قارئین! غور فرمائیں کہ معراج کی شب جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آسمانوں پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز باجماعت پڑھائی تو وہاں بھی نماز سے پہلے فرشتہ نے جو آذان پڑھی اسمیں کہیں بھی علی ولی اللہ یا خلیفہ بلا فصل کے الفاظ نہیں کہے گئے فرشتہ سے آسمانوں پر وہ ہی اذان کہلوائی گئی جو آج زمین پر اہل سنت کی مساجد میں پڑھی جاتی ہے تو گویا عرش

و فرش پر خدا کے ہاں پسندیدہ آذان اہل سنت کی ہی آذان ہے

فروع کافی میں ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما ھبط جبریل علیہ السلام بالاذان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان راسہ فی حجر علی علیہ السلام فاذن جبریل علیہ السلام واقام فلما انتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی سمعت قال نعم یا رسول اللہ قال حفظت قال نعم قال ادع بلالا فعلمہ فدعا علی علیہ السلام بلالا فعلمہ

ترجمہ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب جبرئیل علیہ السلام آذان لے کر آئے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سر آغوش علی علیہ السلام میں تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آذان و اقامت کہی جب وحی منقطع ہوئی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے کہا اے علی تم نے سنا فرمایا جی ہاں - پوچھا ان کلمات کو یاد کر لیا کہا جی ہاں فرمایا بلال کو بلا کر تعلیم دو حضرت علی نے بلال کو بلا کر تعلیم دی

فروع کافی 302/ج 3 من لا یحضرہ الفقیہ 183/ج ا

ترجمہ فروع کافی ناشر شمیم بکڈپو کراچی (261 ج ا)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ موذن اول تھے

مجمع الفضائل اردو ترجمہ مناقب علامہ ابن شہر آشوب میں ہے اور موذن بلال اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اذان دی

مجمع الفضائل 70 حصہ اول

اور فروع کافی میں ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان طول حائط مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قامتہ فکان یقول صلی اللہ علیہ والہ وسلم لبلال اذا دخل الوقت یا بلال اعل فوق الجدار وارفع صوتک بالاذان

ترجمہ - فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مسجد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دیوار کی بلندی قد آدم تھی جب وقت نماز آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلال سے فرماتے دیوار کے اوپر جا کر

بلند آواز سے اذان دو

فروع کافی عربی 307/ج 3 فروع کافی اردو (265/ج 3)

یہی وہ بلال رضی اللہ عنہ موذن اول رسول اللہ علیہ صلی اللہ علیہ و سلم ہیں جن سے حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی اذان سننے کی خواہش سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی اور پھر ان سے اذان سنی جیسے وہ نبی علیہ السلام کے حکم سے آپ کے سامنے اذان کہتے تھے

من لا یحضرہ الفقیہ 194/ج ا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی سینوں والی اذان پڑھتے

معانی الاخبار میں ایک لمبی روایت ہے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خود آذان پڑھنے اور اسکے معانی بیان فرمانے کا ذکر ہے اس روایت کو بیان کرنے والے زیادہ تر رواۃ اولاد و خاندان علی رضی اللہ عنہ سے ہی ہیں وھو حذا احد ثنی موسی بن جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن علی عن ابیہ علی بن حسین عن ابیہ الحسین بن علی بن ابی طالب علیھم السلام قال کنا جلوسا فی المسجد اذ صعد الموذن المنارہ فقال اللہ اکبر اللہ اکبر۔ الی اخرہ

ترجمہ ــ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جب موذن نے منارہ پر چڑھکر اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اس روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے بعد خود اذان پڑھتے ہیں اور اذان کے الفاظ کے معانی و تشریح بیان فرماتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اذان اسطرح پڑھتے ہیں

اللہ اکبر - اللہ اکبر - اللہ اکبر - اللہ اکبر - اشھد ان لاالہ الااللہ اشھد ان لاالہ الااللہ - اشھد ان محمد رسول اللہ - اشھد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ - حی علی الصلوۃ - حی علی الفلاح - حی علی الفلاح - اللہ اکبر اللہ اکبر - لاالہ الااللہ (معانی الاخبار 34 تا 39)

قارئین! آپ نے خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائی ہوئی اذان بھی پڑھ لی میرے خیال میں کسی کلمہ گو کو جب کہ وہ کلمہ بھی صحیح پڑھتا ہو نہ کہ اذان کی طرح اسے نامکمل سمجھ کر اس

میں اپنی طرف سے اضافہ کرتا ہو انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی علماء حق کا کام مسائل کا بدلائل بیان کردینا ہے جو ہم نے اپنی بساط بھر کردکھایا باقی رہا ہدایت کا مسئلہ تو واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

ایک شبہ کا ازالہ

جب کوئی شخص صراط مستقیم سے بھٹک کر غلو وضلالت کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہو تو عام طور پر وہ کج روی وکج بحثی کو اپنا شعار بنالیتا ہے کچھ ایسی ہی صورت مسئلہ اذان میں اپنائی گئی کہ چلو اگر علی ولی اللہ اور خلیفہ بلا فصل نبی علیہ السلام سے ثابت نہیں ہے تو کیا ہوا تم بھی تو آذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہتے ہو وہ کب نبی علیہ السلام سے ثابت ہے وہ بھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اذان میں اضافہ کیا تھا شاباش

ماروں گھٹنہ پھوٹے آنکھ

اذان میں علی ولی اللہ وخلیفہ بلافصل تو آپ ثابت نہ کرسکے نہ خداوند تعالی کی طرف سے اور نہ جبریل ومصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اور الصلوۃ خیر من النوم کو بدعت عمری لکھ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ملاحظہ ہو رسالہ لاجواب مقالہ مولوی تاج دین حیدری شیعہ طبع کراچی

سچ ہے لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اللہ کے بندو یہ تو تب تھا کہ ہم اس بات کے قائل ہوتے کہ الصلوۃ خیر من النوم کی اذان میں ابتدا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی اور علی ولی اللہ وغیرہ کی ابتدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو آپ طعنہ دے سکتے تھے کہ ایک صحابی سے ثابت شدہ بات آپ مانتے ہیں اور ایک سے ثابت شدہ کو نہیں مانتے بہرحال اس فرقہ کی مجبوری ہے وہاں ایسے ہی دلائل سے کام چلتا ہے مگر مسلک اہل سنت دلائل وبراھین سے ثابت ہے ہماری اذان بھی ثابت ہے اور اذان میں الصلوۃ خیر من النوم بھی ثابت ہے لیجے جناب

سنن ابی ماجہ میں ہے

عن سعید ابن میسب عن بلال انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یوذنہ الصلوۃ الفجر فقیل ہو نائم فقال الصلوہ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم فاقرت فی تاذین الفجر فثبت الامر علی ذلک

ترجمہ ۔سعید بن میسب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بلال سے روایت کی کہ وہ نبی علیہ السلام کے پاس نماز فجر کے لیے بلانے کو حاضر ہوئے تو کہا گیا کہ حضور علیہ السلام سو رہے ہیں تو انہوں نے الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم کہا تو صبح کی اذان میں یہ الفاظ مقرر کر دیئے گئے

(سنن ابن ماجہ /52)

یہی حدیث بتغیر الفاظ مصنف ابن ابی شیبہ (140/ ج ا) دارمی شریف 215/ ج ا) پر بھی موجود ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں الصلوۃ خیر من النوم کے بعد فادخلت فی الاذان یعنی یہ الفاظ اذان میں داخل کر دیئے گیے کے الفاظ بھی موجود ہیں اور مشہور صحابی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اذان سکھلائی تو فرمایا

فاذا اذنت بالاولی من الصبح فقل الصلوۃ خیر من النوم مرتین واذا اقمت فقل ھا مرتین قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ

ترجمہ ۔جب تم صبح کو پہلے اذان کہا کرو تو الصلوۃ خیر من النوم دو دفعہ کہا کرو اور جب تم اقامت کہو تو قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ دو دفعہ کہا کرو۔

سنن دار قطنی 235/ ج ا صحیح ابن خزیمہ 201/ ج ا

حدثنا عبد العزیز بن رفیع قال سمعت ابا محذورہ یقول کنت غلاما صبیا فاذنت بین یدی رسول اللہ صلی علیہ والہ وسلم الفجر یوم حنین فلما بلغت حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق فیھا الصلوہ خیر من النوم

ترجمہ ۔عبد العزیز بن رفیع حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو محذورہ رضی اللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں ابھی چھوٹا بچہ تھا کہ حنین کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ کے سامنے فجر کی اذان پڑھی جب میں حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح پر پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس میں الصلوۃ خیر من النوم کو بھی ملاؤ

(سنن دار قطنی 237/ج ا)

اور انہی ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہے عن ابی محذورہ انہ اذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولابی بکرو لعمر فکان یقول فی اذانہ الصلوۃ خیر من النوم

ترجمہ۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے سامنے اذان پڑھی تو وہ اپنی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ 140/ج ا

صحیح ابن خزیمہ میں ہے

عن انس قال من السنۃ اذا قال الموذن فی اذان الفجر حی علی الفلاح قال الصلوہ خیر من النوم

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موذن جب صبح کی آذان میں حی علی الفلاح کہے تو الصلوۃ خیر من النوم کہنا سنت ہے

(صحیح ابن خزیمہ 202/ج ا)

دار قطنی 243/ج ا

احادیث مندرجہ بالا سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال وابو محذورہ رضی اللہ عنہما کا اذان فجر میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اسے سنت کہنا ہر قسم کے خارجی شبہات کو رد کر دیتا ہے تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ الصلوۃ خیر من النوم بدعت عمری نہیں بلکہ سنت نبوی ہے

مولوی تاجدین حیدری نے جو کہ شیعہ حضرات کے تاج المبلغین اور مناظر بھی ہیں اپنے رسالہ لاجواب عقائد کے صفحے نمبر 64 پر زیر عنوان الصلوۃ خیر من النوم بدعت عمری ہے بحوالہ موطا امام مالک لکھا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موذن آیا نماز صبح کی خبر کرنے کو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا اس نے الصلوۃ خیر من النوم یعنی نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر المومنین تو حکم کیا حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے موذن کو کہ کہا کرے اس کلمہ کو صبح کی اذان میں

قارئین انصاف فرمائیں کہ یہاں بدعت عمری والی کونسی بات ہے جبکہ قبل ازیں ہم بحوالہ احادیث ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت بلال اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنھما دونوں کو اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنے کا حکم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا- اور انس رضی اللہ عنہ الصلوۃ خیر من النوم کو سنت قرار دے رہے ہیں تو پھر بھی اسے بدعت عمری کہنا یا تو حیدری صاحب کی سینہ زوری ہے یا پھر ذخیرہ احادیث سے ناواقفیت جو کہ ان کے مناظرانہ منصب کے بالکل خلاف ہے حیدری صاحب آپ ہی فرمائیں کہ کیا اتنی روایات کے ہوتے ہوئے اور حضرت بلال اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنھما کے اذان میں روزانہ بوقت صبح الصلوۃ خیر من النوم دو دفعہ کہنے کے باوجود بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہو سکا یہ بات قرین قیاس ہے؟ ہرگز نہیں تو جب ان کو الصلوۃ خیر من النوم کے صبح کی اذان میں سنت ہونے کا علم ہو چکا تھا اور روزانہ سنتے آرہے تھے تو جب موذن نے ان کے پاس آکر الصلوۃ خیر من النوم کہا تو کیا ان کا یہ فرض منصبی نہ تھا کہ وہ موذن کو فوراً ٹوک دیتے کہ بھائی یہ الصلوۃ خیر من النوم میرے دروازے پر نہیں بلکہ جاکر اذان میں کہا کرو صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا سنت ہے موذن نے بجائے اذان کے ان کے پاس جاکر صرف انہیں تک محدود کر کے الصلوۃ خیر من النوم کہا تو آپ نے فرمایا یہ اذان میں کہا کرو یعنی جو طریقہ سنت اذان ہے اس کے مطابق اذان پڑھو

بتائیے اس میں اعتراض والی کونسی بات ہے

رہا حیدری صاحب کا بحوالہ حاشیہ ہدایہ یہ لکھنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو شویب یعنی الصلوۃ خیر من النوم کہتے دیکھا تو آپ نے حکم دیا کہ اس بدعتی کو مسجد سے نکال دو

(لاجواب مقالہ 65)

حیدری صاحب خیانت تو کسی دین کا حصہ نہیں نہ معلوم آپ کو یہ کہاں سے ورثہ میں مل گئی دیکھیے حاشیہ ہدایہ میں عبارت یوں موجود ہے

ان علیا رای موذن یثوب فی العشاء فقال اخرجوا هذا المبتدع من المسجد

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عشاء کے وقت تثویب کہتے دیکھاتو آپ نے فرمایا اس بدعتی کو مسجد سے نکال دو غور فرمائیں کہ موذن نے عشاء کے وقت تثویب کہی جس کے لیے فی العشاء کے الفاظ موجود ہیں اور اس سے قبل آپ خود (صفحہ 64) پر حاشیہ ہدایہ کی عبارت لکھ کر اسکا ترجمہ یہ فرما چکے ہیں اصل تثویب سوائے الصلوۃ خیر من النوم کے کوئی اور نہ تھی وہ بھی فجر کی اذان میں ملاحظہ ہو لاجواب مقالہ (64)

اب جبکہ آپ خود یہ تسلیم فرما چکے اور لکھ چکے کہ اصلی تثویب الصلوۃ خیر من النوم ہے اور وہ بھی اذان فجر میں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم پڑھنے والے کو مسجد سے نکال کر اس بات کی سزا دی کہ اس نے بجائے فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم پڑھنے کے عشاء کی اذان میں پڑھا تھا

حیدری صاحب! یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہم اہل سنت اور ہماری اذان کی بھرپور تائید ہوئی نہ کہ مخالفت کہ جس نے ہم اہل سنت کی اذان کے الفاظ الصلوۃ خیر من النوم کے اوقات میں تبدیلی کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مسجد سے نکال باہر کیا حیدری صاحب آپ نے تثویب کی تعریف کسی اور مقصد کے لیے درج کی تھی مگر نتیجہ آپ کے خلاف نکلا ہاں آپ نے فی العشاء کے الفاظ کو کاٹ کر اچھے مناظر ہونے کا مظاہرہ نہیں کیا پھر آپ نے ہدایہ ہی کے حاشیہ کے حوالے سے لکھا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے موذن سے تثویب یعنی الصلوۃ خیر من النوم سنا تو بقول مجاہد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس الصلوۃ خیر من النوم کہنے والے بدعتی کے پاس سے باہر نکل جائیں

(لاجواب مقالہ 65)

اب ہم لگے ہاتھوں ہدایہ کی اصل عبارت بھی نقل کر دیتے ہیں تاکہ حیدری صاحب کے علم و دیانت کی حقیقت سب پر واضح ہو جائے حیدری صاحب مناظرہ سوہاوہ میں ہم نے آپ کی تقریری خوبیوں کا نظارہ کیا تھا اور آج تحریری میدان بھی دیکھ لیا۔ آپ کی ان خیانتوں کو دیکھ کر خوف ہو رہا ہے کہ جن کی وکالت کے آپ دعوے دار ہیں بروز محشر کہیں ان سے ہی ڈانٹ تو نہ پڑے گی۔

بہر حال یہ آپ کے سوچنے کا مسئلہ ہے ہم ہدایہ کی عبارت نقل کئے دیتے ہیں

وھو ھذا فی سائر الصلوت لماروی ان علیا رای موذنا یثوب فی العشاء فقال اخرجوا ھذا المبتدع من المسجد وروی مجاھد قال دخلت وابن عمر مسجدا فصل فیہ الظھر فسمع موذنا یثوب فغضب وقال قم حتی تخرج من ھذا المبتدع

ہدایہ اولین مطبع مجتبائی دہلی 72 حاشیہ نمبر 12 مطبع علیمی دہلی 72 حاشیہ نمبر 12 مکتبہ عربیہ دستگیر کالونی کراچی 72 حاشیہ نمبر 12 قرآن محل کراچی 89 حاشیہ 7 ملک سراج دین لاہور 76 حاشیہ نمبر 12

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ ہدایہ کی کتنی اصل عبارت اور ترجمہ آپ نے اپنے نظریہ کی بھینٹ چڑھادی۔ حیدری صاحب آپ اپنے نظریئے کی جیسے چاہیں تبلیغ فرمائیں یا تقیہ کرلیں یہ آپ کا اپنا مسئلہ ہے لیکن خدارا اپنے نظریئے کی اشاعت کے لیے عبارات کتب میں تو خیانت نہ کریں ویسے ایک بات یادرکھیں جس نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے جھوٹ اور خیانت کا سہارا لینا پڑے عقل مند لوگوں کے نزدیک تو ایسا نظریہ و عقیدہ خود محل نظر ہو کر رہ جاتا ہے نہ معلوم کبھی آپ کو یہ خیال آیا کہ نہیں۔ بہر حال کبھی فرصت میں اس پہلو پر بھی سوچئے گا۔ نتیجہ تو خدا کے ہاں ہی ہے۔ وھوا **المقلب القلوب و الابصار**

مذکورہ بالا عربی عبارت اور ترجمہ میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ موذن نے بوقت ظہر تثویب یعنی بقول آپ کے الصلوۃ خیر من النوم کہہ دیا تھا آپ ایک دفعہ پھر اپنے رسالہ کی صفحہ 64 کی یہ عبارت پڑھیں۔

"اصل تثویب سوائے الصلوۃ خیر من النوم کے کوئی اور نہ تھی اور وہ بھی فجر کی آذان میں

(رسالہ لاجواب مقالہ 64)

جب آپ خود تسلیم کرچکے کہ الصلوۃ خیر من النوم سنی محدثین اور فقہا کے نزدیک تثویب ہے اور وہ بھی فجر کی اذان میں۔ جب مولا علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ سنی تھے اور سینوں کے ہی پیشوا اور یہ بات تہ شدہ ہے کہ سینوں کی نزدیک الصلوۃ خیر من النوم فجر کی ازان میں ہی ہے تو آپ ہی بتائیں یہ دونوں پیشوایان اہل سنت عشاء اور ظہر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنے کی بدعت کو کیسے گوارا فرماسکتے تھے ہاں فجر کی آذان میں الصلوۃ خیر من النوم کو کبھی انہوں نے روکا ہو

تو مطلع فرمائیں احسان ہو گا۔

شیعہ اور الصلوۃ خیر من النوم

حیدری صاحب نے لکھا "یاد رہے کہ سنی محدثین اور فقہاء الصلوۃ خیر من النوم کو تثویب کہتے ہیں ہم بھی جواباً حیدری صاحب سے عرض پرداز ہیں کہ۔

یاد رہے کہ شیعہ محدثین اور فقہاء الصلوۃ خیر من النوم کو تثویب کہتے ہیں اور ہماری اس عرض کو دیوانے کی بڑنہ سمجھیں بلکہ یہ بات حقیقت ہے کہ شیعہ علماء و فقہانے الصلوۃ خیر من النوم کو تثویب ہی لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

من لا یحضرہ الفقیہ شیعہ حضرات کی حدیث کی معتبر کتاب کے 188 کے حاشیہ نمبر۱ میں التثویب کے تحت لکھا ہے والمراد بہ قول الموذن فی اذان الصبح الصلوۃ خیر النوم

ترجمہ: تثویب سے مراد موذن کا صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا ہے اور کتاب فروع کافی 303 ج 3 کے حاشیہ نمبر۱ میں لکھا ہے۔

التثویب فی الاذان ھو قول الصلوۃ خیر من النوم

ترجمہ: تثویب اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا ہے۔

آپ فرمائیں حیدری صاحب کہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں یا نہیں کہ شیعہ محدثین اور فقہاء الصلوۃ خیر من النوم کو تثویب کہتے ہیں خیر یہ تو حاشیہ بجواب حاشیہ تھا لیکن ہم صرف حاشیہ تک نہیں رہیں گے بلکہ آپ کے اصل کی طرف آتے ہیں چنانچہ شیعہ حضرات کی معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ جس کے متعلق شیخ علی الاخوندی شیعہ نے لکھا۔

ھو ثانی اصول الاربعۃ۔ کہ شیعہ کی اصول اربعہ کی کتب میں اس کتاب کا دوسرا نمبر ہے اسکے صفحہ 188 پر شیعہ کی اذان بروایت امام جعفر صادق درج ہے جس میں علی ولی اللہ و خلیفتہ بلا فصل تو نہیں مگر اس اذان کے آخر میں لکھا ہے ولاباس ان یقال فی صلاۃ الغداۃ علی اثر حی علی خیر العمل۔ الصلوۃ خیر من

النوم مرتین للتقیتہ

ترجمہ: اور صبح کی نماز میں حی علی خیر العمل کے بعد تقیتہ دو دفعہ الصلوۃ خیر من النوم کہنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ج1/188

شیعہ حضرات کو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا حکم ہے جب تم شیعہ اذان میں حی علی خیر العمل کہتے ہو تو اسکے بعد تقیتہ دو دفعہ الصلوۃ خیر من النوم بھی کہہ لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

گویا جہاں تقیہ علامت مذہب شیعہ ہے وہاں الصلوۃ خیر من النوم بھی کہہ لیا کرو جب تقیہ میں کوئی حرج نہیں تو الصلوۃ خیر من النوم کہنے میں کیا حرج ہے فروع کافی کے اردو ترجمہ میں شیعہ ادیب و مترجم سید ظفر حسن نے بھی تثویب کا معنی الصلوۃ خیر من النوم ہی لکھا ہے ملاحظہ ہو ترجمہ فروع کافی (الشافی ج3/261)

یاد رہے کہ اس الصلوۃ خیر من النوم والی امام جعفر کی بتائی اذان کو لکھ کر خود شیعہ مصنف شیخ صدوق نے لکھا ہے۔

ھذا ھوالاذان الصحیح یہی وہ آذان ہے جو صحیح ہے۔ اور شیعہ حضرات کی حدیث کی مشہور کتاب الاستبصار لابی جعفر طوسی میں ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال النداء و التثویب فی الاذان من السنتہ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اذان میں ندا اور تثویب یعنی الصلوۃ خیر من النوم کہنا سنت ہے۔

یاد رہے کہ تثویب کا معنی کتب اہل تشیع سے الصلوۃ خیر من النوم ہونا ہم قبل ازیں ثابت کر چکے ہیں۔

قارئین کرام! ہم نے اہل سنت کی اذان وحی الہی' الہام صحابی اور تعلیم نبی علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے معتبر کتب اہل سنت و اہل تشیع سے باحوالہ ثابت کر دکھائی نیز اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا موذن اول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زبانی اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے بادلائل ثابت کر دیا ہے۔ من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر

انعامی چیلنج

ہر اس شیعہ مبلغ و مناظر کو جو اذان میں علی ولی اللہ خلیفتہ بلا فصل موذن اول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی اذان سے کسی حدیث سے ثابت کردے اسے فی حوالہ مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا ہے کوئی مائی کالال جو ہمارے چیلنج کو قبول کرے۔ ھل من مبارز

اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے کون ہیں

شیعہ رئیس المحدثین ابی جعفر صدوق من لا یحضرہ الفقیہ میں لکھتا ہے۔ والمفوضتہ لعنھم اللہ قد وضعوا اخبارا وزادوا فی الاذان محمد وال محمد خیر البریتہ مرتین وفی بعض روایا تھم بعد اشھد ان محمد رسول اللہ اشھد ان علیا ولی اللہ مرتین و منھم من روی بدل ذلک اشھد ان علیا امیر المومنین حقا مرتین ولا شک فی ان علیا ولی اللہ وانہ امیر المومنین حقا وان محمدا والہ صلوات اللہ علیھم خیر البریتہ ولکن لیس ذلک فی اصل الاذان وانما ذکرت ذلک لیعرف بھذہ الزیادۃ المتھمون بالتفویض المدلسون انفسھم فی جملتنا اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ ان پر لعنت کرے کچھ جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گھڑیں اور اذان میں محمد و آل محمد خیر البریہ بڑھایا اور انہیں کی بعض روایات میں اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد اشھد ان علیا امیر المومنین حقا دوبار روائیت کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں۔ اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل علیھم السلام تمام جہان سے بہتر ہیں مگر یہ کلمے اصل اذان میں نہیں اور میں نے یہ اس لئے ذکر کردیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان لیئے جائیں جو مذہب تفویض سے متہم ہیں اور براہ فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی فرقہ امامیہ) میں داخل کرتے ہیں۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج 1/ 188

اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے مفوضہ کون ہیں

من لا یحضرہ الفقیہ ج 1/ 188 کے حاشیہ 2 میں ہے۔ المفوضتہ فرقتہ ضالتہ قالت بان اللہ خلق محمدا وفوض

الیہ خلق الدنیا فھو الخلاق وقیل بل فوض الی علی علیہ السلام ترجمہ۔ مفوضہ (اذان میں علی ولی اللہ) کہنے والا ایک گمراہ فرقہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے مخلوق کا پیدا کرنا آپ کے سپرد کر دیا اب وہی پیدا کرتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بلکہ یہ اختیار حضرت علی علیہ السلام کو سونپ دیا گیا ہے۔ مشہور مورخ مولوی محمد نجم الغنی خاں رام پوری نے اپنی تصنیف مذاہب الاسلام میں مفوضہ کو غلاۃ شیعہ فرقوں میں شمار کیا ہے ملاحظہ ہو (صفحہ 25) اور اسی کتاب میں ہے کہ ابو بکر باقلانی شاگرد ابو الحسن اشعری نے ملل و النحل میں کہا ہے لاخلاف بین الائمہ فی تکفیر غلاۃ الروافض وھم الذین زعموا ان اللہ قد حل فی الانبیاء ثم فی الائمہ یعنی آئمہ میں اتفاق ہے اس بات پر کہ غلاۃ روافض کافر ہیں اور وہ وہ ہیں کہ یہ زعم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں حلول کیا ہے پھر آئمہ میں حلول کیا ہے بحار الانوار کی دسویں جلد میں علل الشرائع سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق نے غلاۃ اور مفوضہ پر لعنت کی ہے اور شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی اثنا عشری کہتے ہیں کہ غلاۃ اور مفوضہ (یعنی اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) کافر ہیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور ترساء اور آتش پرست اور قدریہ اور حروریہ اور جبریہ اور سب اہل بدعت مذاہب باطلہ سے بدتر ہے ابو ہاشم جعفری سے مروی ہے کہ میں نے جناب امام رضا سے پوچھا کہ غالی کیسے ہیں فرمایا کہ کافر ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں۔ مذاہب الاسلام 146

مفوضہ کے بارے میں شیعہ علماء کا فیصلہ

مشہور شیعہ مورخ ابی محمد الحسن بن موسیٰ النوبختی نے (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) فرقہ مفوضہ کو شیعوں کے غالی فرقوں میں شمار کیا ہے حوالہ کیلئے دیکھو فرق الشیعہ عربی طبع نجف 84

علامہ طبرسی شیعہ کا فیصلہ

وقد روی عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام من ذم الغلاۃ و المفوضۃ و تکفیر ھم و تضلیلھم ھم والبرات منھم و من

مشہور شیعہ مؤرخ ابی محمد الحسن بن موسیٰ النوبختی نے (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) فرقہ مفوضہ کو شیعوں کے غالی فرقوں میں شمار کیا ہے حوالہ کیلئے دیکھو فرق الشیعہ عربی طبع نجف 84

علامہ طبرسی شیعہ کا فیصلہ

وقد روی عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام من ذم الغلاۃ والمفوضۃ وتکفیرھم و تضلیلھم ھم والبرات منھم ومن والاھم ترجمہ اور تحقیق حضرت ابوالحسن رضا علیہ اسلام سے (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) غالی مفوضہ فرقہ کی مذمت اور ان کی تکفیر اور گمراہی روایت کی گئی ہے اور اس فرقہ سے اور ان سے دوستی رکھنے والوں سے بھی بیزاری روایت کی گئی ہے۔ احتجاج طبرسی (ج 231/2)

اور مشہور شیعہ محدث شیخ صدوق قمی نے اپنی کتاب عیون اخبار الرضاء میں باقاعدہ باب باندھا ہے باب ماجاء عن الرضا علیہ السلام فی وجہ دلائل الائمۃ علیھم السلام والرد علی الغلاۃ والمفوضۃ لعنھم اللہ ترجمہ باب وہ جو امام رضا علیہ السلام سے ائمہ علیھم السلام کے دلائل کے بارے میں اور غالی اور مفوضہ کے بارے میں آیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے عیون اخبار الرضا ج 200/2 اور اسی کتاب میں ہے عن ابی ھاشم الجعفری قال سالت اباالحسن الرضا علیہ السلام عن الغلاۃ والمفوضۃ فقال الغلاۃ کفار والمفوضۃ مشرکون من جالسھم او خالطھم او اکلھم او شاربھم او واصلھم او زوجھم او تزوج منھم او آمنھم او ائتمنھم علی امانۃ او صدق حدیثھم او اعانھم بشطر کلمۃ خرج من ولایۃ اللہ عزوجل وولایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وولایتنا اھل البیت۔

ترجمہ۔ ابی ہاشم جعفری کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے غالیوں اور مفوضہ کے بارے میں پوچھا تو رضا علیہ السلام نے کہا کہ غالی کافر ہیں اور مفوضہ (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) مشرک ہیں جو ان کی مجلسوں میں جائے یا جو ان سے میل جول رکھے اور جو ان کے ساتھ کھائے یا پیئے یا ملاقات رکھے اور جو انہیں رشتہ دے یا رشتہ لے۔ جو ان کی امانت رکھے یا اپنی کوئی چیز ان کے پاس امانت رکھے یا ان کی کسی بات کی تصدیق کرے یا ایک بات سے بھی ان کی مدد کرے

وہ اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ہم اہل بیت کی دوستی اور محبت سے خارج ہے۔

عیون اخبار الرضاج 203/1 طبع تہران

شیعہ مجتھد العصر حجتہ الاسلام علامہ حسین بخش جاڑا اور مفوضہ

غالی اور مفوضہ (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) مذہب امامیہ میں کافرو مشرک ہیں۔ لمعتہ الانوار 107

شیخ صدوق قمی شیعہ اور مفوضہ لعنھم اللہ

اعتقادنا فی الغلاۃ والمفوضۃ انھم کفار باللہ جل اسمہ وانھم شر من الیھود والنصاری والمجوس واھل البدعۃ ترجمہ غالیوں اور مفوضہ (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والوں) کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ لوگ خدائے جل اسمہ کے منکر ہیں اور یہ لوگ بدتر ہیں یہود اور نصاری اور مجوس اور قدریہ سے اور خوارج سے بلکہ اور تمام اہل بدعت سے۔ رسالہ اعتقادیہ عربی واردو شیخ صدوق طبع امامیہ مشن لاہور 177

اور اسی کتاب کے 179 حاشیہ نمبر 2 میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو یہ فرمائیں کہ تم لوگ خدا کے سوا کسی کو اپنا خدا نہ سمجھو اور مفوضہ ملاعنہ (اذان میں علی ولی اللہ کہنے والے) ان جناب کو خدا جانیں کیسا برا یہ مذہب ہے، خدا ان سے محفوظ رکھے۔

مشہور شیعہ مورخ و محدث ملا محمد باقر مجلسی کا فیصلہ

علامہ مذکور نے اپنی کتاب اعتقادات الامامیہ میں تفویض کی نفی کا باب باندھا ہے اور اسکے تحت لکھتے ہیں۔ یہ عقیدہ ہرگز نہ رکھو کہ ان ذوات عالیہ نے خدا کے حکم سے اس کائنات کو پیدا کیا ہے۔

اسی عبارت کے حاشیہ میں شیعہ مجتہد علامہ شیخ محمد حسین مترجم کتاب ھذا نے لکھا ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ خدا نے تو صرف سرکار محمد و آل محمد کو خلق کیا ہے بعد ازاں ان حضرات نے اس کائنات کو خلق کیا ہے اور یہ کہ خدا نے نظام کائنات چلانے کا کام ان ذوات عالیہ کے سپرد کر دیا ہے اب یہی بزرگوار خلق کرتے رزق دیتے اور مارتے اور جلاتے ہیں یہ کھلم کھلا تفویض ہے یہ عقیدہ باتفاق جمیع اھل حق باطل و عاطل ہے قرآن اور پورا دفتر حدیث اس کے بطلان کے دلائل سے چھلک رہا ہے۔

ائمہ معصومین نے اس فاسد عقیدہ رکھنے والوں کو کافر و مشرک اور ملعون قرار دیا ہے۔

اعتقادات الامامیہ 64

شیعہ مجتھدین کا بھی اذان میں علی ولی اللہ سے انکار

شیعہ رئیس المحدثین ابی جعفر الصدوق ابن بابویہ قمی کا فیصلہ گزشتہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرماچکے کہ اذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ کہنے والے مفوضہ لعنتی لوگ ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور یہ بھی آپ بحوالہ کتب شیعہ پڑھ چکے کہ اذان میں علی ولی اللہ کہنے والا فرقہ مفوضہ کافر و مشرک ہے۔

شیعہ حجتہ الاسلام روح اللہ الخمینی ایرانی کا فیصلہ

اشھد ان علیا ولی اللہ جزو اذان و اقامہ نیست ترجمہ اشھد ان علیا ولی اللہ اذان و اقامت کا جز نہیں

ہے۔ منتخب توضیح المسائل فارسی طبع نجف اشرف 140

شیعہ حجتہ الاسلام السید محمد کاظم الطباطبائی عراقی کا اذان میں علی ولی اللہ کا انکار

اما الشھادۃ لعلی علیہ السلام بالولایۃ و امرۃ المومنین فلیست جزا منھما

ترجمہ مگر حضرت علی علیہ السلام کی ولایت اور امیر المومنین ہونے کی گواہی اذان اور اقامت دونوں کا جزو نہیں ہے۔ العروۃ الوثقیٰ مطبع دار الاسلام بغداد عربی 214

شیعہ آیت اللہ العظمیٰ ابو القاسم الخوئی کا فیصلہ

اشھد ان علیا ولی اللہ اذان اور اقامت کا جز نہیں ہے توضیح المسائل ابو القاسم الخوئی مترجم 167 مطبع جامعہ تعلیمات اسلامی کراچی

مرجع الشیعہ الحاج سید محمد کاظم شریعت مدار کا فیصلہ

اشھد ان علیا ولی اللہ یعنی حضرت علی علیہ السلام کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق وہ اللہ کی طرف سے تمام مخلوق پر ولی و حاکم ہیں یہ اذان و اقامت کا جز نہیں اردو ترجمہ توضیح المسائل سید محمد کاظم شریعت مدار (صفحہ 148)

شیعہ رئیس المحدثین ابو جعفر شیخ صدوق اور دیگر شیعہ علماء مجتہدین حضرات کی ان تحریروں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اذان میں علی ولی اللہ نہ ہی تو اذان کا حصہ ہے اور نہ ہی مسلمانوں نے اسے کبھی اپنایا بلکہ یہ ایک کافر و مشترک مفوضہ لعنتی فرقہ کی ایجاد ہے جسے شیعہ حضرات بھی مسلمان

ماننے کو تیار نہیں اور نہ ہی ان کی اس ایجاد کو اپنی اذان کا جزء تسلیم کرتے ہیں للهٰذا کسی بھی فرقہ یا شخص کو کافرو مشرک لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن اول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلائی ہوئی اذان پر اضافہ کر کے اسلام میں رخنہ اندازی اور انتشار کا باعث نہیں بننا چاہیے بلکہ اتحاد ملی اور مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے وہی اذان کہنی اور سننی چاہئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہلواتے رہے تاکہ انتشار وافتراق کی راہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسدود ہو جائیں اور حق کا بول بالا ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین الی یوم الدین مفتی محمد شفیع رضوی جامع شہیدیہ قلعہ دیدار سنگھ "قلعہ دیدار مصطفیٰ" ضلع گوجرانوالہ

20 جمادی الاول 1416ھ بروز پیر مطابق 16 اکتوبر 1995ء

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذاللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ، بیٹے، ماں، بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان

جانے یا انکے کافر ہونے میں شک کرے۔ باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کیلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کیلئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ لمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

تقریظ

از

شیخ الحدیث استاذ العلماء و رئیس الفقہاء

حضرت علامہ الحاج **مولانا محمد شریف** صاحب

نقشبندی، مجددی، جماعتی، رضوی

مہتمم دار العلوم نقشبندیہ ڈسکہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

طالعة هذه الرسالة المباركة والعجالة النافقة المسماة باسم "كلمه لا اله الا الله محمد رسول الله" التى الفت فى تعيين الفاظ الكلمة الطيبة والاذان الفها العالم اليلمعى و الفاضل اللوذعى والحبر الالمعى المعروف باسم مولانا مفتى محمد شفيع صانه المولى القوى من كل شرخفى و جلى و اثبت ماشاء الله تعالى الفاضل المؤلف بالحجج القاهرة والا دلة الساطعة والبراهين القاطعة اعتى بالكتاب والسنة وكتب اهل الحق اهل السنة وكتب الخصم اهل الشيعة الشنيعة ان كلمة الطيبة شهادة ان لا اله الا الله و ان

محمدا رسول الله هى كلمة الايمان ويدخل الكافر بهذه الكلمة فى الاسلام و هذه الكلمه الطيبة لا اله الا الله محمد رسول اللّٰه معروف بين المسلمين من عهد النبى صلى الله عليه وسلم الى هذا الزمان وهى جارية على السنة اهل الايمان ولا يزاد على ذلك شئ كمثل الرافض واهل الطغيان لا نهم يزيدون على هذه الكلمة كلمة على ولى اللّٰه او على وصى رسول اللّٰه باغواء الشيطان وما حصل لهم الا الخسران ولذالك حرموا من الجنان و لزمت عليهم النيران اعاذ اللّٰه اهل الحق من ظلم اشخاصهم وانا ادعوا من اللّٰه للمؤلف ان شكر سعيه المبارك وتقبل منه هذه الخدمت الدين واعانة للاسلام

رقمہ

عبده الضعيف محمد شريف

النقشبندى المجددى الجماعتى القادرى الرضوى عفى عنه

خادم دار العلوم النقشبنديه الواقعه على

طريق الكالج فى بلدة دسكه

محب مکرم مولانا محترم جناب مفتی محمد شفیع صاحب رضوی زید مجدہ

السلام علیکم و رحمتہ اللہ!

گزشتہ دنوں سخت علیل رہا اور ہسپتال میں داخل تھا اب گھر آگیا ہوں دوائی جاری ہے۔ آپ کی تصنیف کلمہ طیبہ کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے آپ نے نہایت ہی مدلل طریقہ سے اس موضوع میں کلام کیا ہے۔ یہ کتاب عوام و خاص کے لئے بہت فائدہ مند ہے اللہ تعالی قبول فرمائے۔ اور اسے آپ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے آمین۔

میری صحت کے لئے دعا بھی فرمائیں۔

سید محمود احمد رضوی حزب الاحناف
لاہور